سبيل الرشاد لما

يحتاج إليه العباد

قد انطبع بمطبع مفيد عام
الواقع في بلدة آگره
سنة ۱۳۰۳ الهجرية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی الہ وصحبہ وکل من
وفی عہدہ اما بعد اس رسالہ مین وہ چند باتین لکھی جاتی ہین جنکا معلوم کرنا ہر مرد
وعورت مسلمان کو واسطے عمل کے دین اسلام پر ضرور ہے ہر بات کو احادیث مطہرہ سے علحدہ
فصل مین لکھا گیا ہے ان فصول کو **نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال**
اہل بیت اس خستہ حال نے تجویز کرکے بتایا ہے اللہ تعالے اونکو اور مجھکو اور سب مستورات اہل
اسلام کو توفیق حسن عمل کی بخشے آمین ؛

مقدمۃ الکتاب

انسان کا حال ضروری اسیقدر ہے کہ پہلے پیدا ہوتا ہے پھر جوان پھر بوڑہا ہوتا ہے جب
پیدا ہوا تو محتاج کہانے پینے پہننے گہر مین رہنے سواری رکہنے کا ہوتا ہے کوئی بانہ بناتا ہے
نکاح کرتا ہے پہر آخر کو مرجاتا ہے موت وتکلیف دنیاوی ایک مصیبت ہوتی ہے اوپر اجر پاتا ہے
مرنے کے بعد قبر مین جانا ہوتا ہے جب تک زندہ ہے محتاج ادب واخلاق کا رہتا ہے اسلئے اس

رسالہ مین یہی چند باتین ضروری لکھی گئی ہین جنکے پڑھنے سمجھنے سے آدمی انسان بن سکتا ہے ورنہ انسان وحیوان مین کچھ فرق نہین ہے خاتمہ کتاب مین ذکر جہاد ذکر کا کردیا گیا ہے کہ جسکے بغیر بھی مسلمانونکو چارہ نہین ❊

فصل بیان مین احکام ولادت کے

اسلام مین نکاح سے پیدا ہو نا اولاد کا مطلوب ہے بحدیث معقل بن یسار مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم تم بیاہ کرو دوست رکھنے والی جننے والی عورت سے مین بڑا چاہتا ہون تمہارے سبب سے اور امتون پر اسکو ابو داود ونسائی نے روایت کیا ہے یعنی جب اولاد زیادہ ہوگی تو میری امت اور امتون سے تعداد نفری مین بڑھ جاویگی سب امتون سے زیادہ یہی امت بہشت مین جاویگی حدیث سمرہ مین مرفوعا آیا ہے ہر نبی کا ایک حوض ہوگا وہ فخر کرینگے کہ کسکے حوض پر لوگ زیادہ آتے ہین مین امید رکہتا ہون کہ سب سے زیادہ لوگ میرے ہی حوض پر آوینگے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے غریب کہا ہے یہہ زیادتی اوسیوقت ہوسکتی ہے کہ بچے زیادہ پیدا ہون پہر جب کوئی بچہ پیدا ہو تو اول اوسکی تبریک تحنیک کرنا چاہیے عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بچونکو لاتے تہے آپ اونکو دعا برکت دیتے تحنیک کرتے تہے تحنیک یعنی کہجور چباکر اوسکی مٹھاس بچے کے تالو مین ملدیتے اسما بنت ابی بکر حمل سے تہین تبا مین عبد اللہ بن زبیر پیدا ہوئے وہ انکو لیکر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئین آپکی گود مین رکہدیا رسول خدا نے کہجور منگوائی چباکر بچے کے مونہہ مین ڈالی تحنیک کی دعا برکت دی سب سے پہلے اسلام مین یہی بچہ پیدا ہوا تہا متفق علیہ یعنی مدینے مین بعد ہجرت کے اولاد مہاجرین مین سے ورنہ نعمان بن بشیر انصاری انسے بہی پہلے مدینے مین پیدا ہوچکے تہے بعد ہجرت کے یہہ پہلا معاملہ ہے جو اسلام مین بچے سے بعد ولادت کے کیا جاتا ہے اسکے بعد اذان دینا ہے کان مین ابی رافع نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ آپنے اذان دی کان مین حسن بن علی کے

جب فاطمہ علیہا السلام نے انکو جنا شل اذان نماز کے اسکو ترمذی و ابو داؤد نے روایت کیا ہے ترمذی
نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے معلوم ہوا کہ اذان دینا کان مین بچے کے سنت ہے مسند ابی یعلی موصلی
مین امام حسین سے مرفوعاً آیا ہے کہ جسکے بچا پیدا ہو پہر اوسنے سیدہے کان مین اوسکے اذان بائین کان
مین اقامت کہی تو ام الصبیان کا ضرر اوسکو نہ پہونچیگا کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی یہہ دوسرا
معاملہ ہے جو بچے سے کیا جاتا ہے تیسرا معاملہ یہہ ہے کہ اوسکا عقیقہ کرے جسطرح سنت صحیحہ مین آیا ہے
نہ اوسطرح جسطرح کتابی مجوسی وغیرہ کرتے ہین حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ہر بچہ فطرت پر پیدا
ہوتا ہے پہر ان باپ اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی کر ڈالتے ہین پہر یہہ آیت پڑہی فطرۃ اللہ
التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم متفق علیہ معلوم ہوا کہ
ہر کافر کا بچہ بہی مسلمان ہی پیدا ہوتا ہے گو پہر اوسکو کتابی یا مجوسی کر ڈالا جاوے غرضکہ توحید ایک
ایسی چیز ہے کہ ماں کے پیٹ سے ہمراہ ہر انسان کے آتی ہے اس توحید کے بعد جب سات دن گزر جاوین
تو عقیقہ کرنا سنت یا مستحب ہو جاتا ہے حدیث سلمان بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے ہر بچے کے ساتھ عقیقہ
ہے اوسکی طرف سے خون بہاؤ اوس سے ایذا کو دور کرو رواہ البخاری عقیقہ سے مراد ذبیحہ
ہے ام کرز نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے طرف سے پسر کے دو بکریان
ہین طرف سے دختر کے ایک بکری کچہہ نقصان نہین نر ہون یا مادہ اسکو ابوداؤد و ترمذی و نسائی
نے روایت کیا ہے ترمذی نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے حسن بصری کی حدیث مین سمرہ سے مرفوعاً یون آیا ہے
کہ بچا اپنے عقیقہ مین گرو ہوتا ہی ساتوین دن اوسکی طرف سے جانور ذبح کرین نام رکہین سر منڈائین رواہ احمد
والترمذی وابوداؤد والنسائی محمد باقر بن علی زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ عنہم
نے کہا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرف سے حسن کے عقیقہ کیا تو فاطمہ سے فرمایا
اسکا سر منڈاؤ برابر وزن اسکے بالون کے چاندی صدقہ کرو تو لا تو وہ چاندی برابر ایک درہم
کے یا کچہہ کم درہم سے تہی اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن غریب کہا ہے چوتہا معاملہ یہہ ہے
کہ بچے کا نام رکہے ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے زیادہ دوست

نام طرف اللہ کے عبد اللہ عبد الرحمن ہین رواہ مسلم یعنی وہ نام جسمین خدا کا بندہ ہونا ثابت
ہو نو دو ؟ نام ہین جسکے ساتھ لفظ عبد کا ملا دیا جاویگا اوس نام کا بھی یہی حکم ہے حدیث
ابی ہریرہ مین مرفوعا یون آیا ہے کہ سب سے زیادہ بدتر نالایق نام ہین دن قیامت کے نزدیک
اللہ کے وہ آدمی ہے جسکا نام شاہنشاہ ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم کا لفظ یہہ ہے
سب سے زیادہ جسپر خدا کو غضب و غصہ ہوگا سب سے بڑہ کر ناپاک نام اوس آدمی کا ہے جو ملک الاملاک
کہلاتا ہے سوای خدا کوئی بادشاہ نہین مگر اللہ معلوم ہوا کہ جو نام اسطرح کا ہو جیسے مہاراج قاضی القضاۃ
شاہجہان صاحب عالم رفیع الشان رفیع الدرجات اوسکا بھی یہی حکم ہے ان نامون سے اسلئے
منع کیا گیا ہے کہ انہین نام والے کی تعریف نکلتی ہے جس نام مین بڑائی فخر مدح نکلے اوس نام کا رکھنا
حرام ہے زینب بنت سلمہ کہتی ہین میرا نام برہ تہا رسول خدا نے فرمایا لا تزکوا انفسکم اللہ
اعلم باہل البر منکم سموہا زینب رواہ مسلم تم اپنی جان کو آپ پاک صاف نکہو اللہ ہی
کو معلوم ہے کہ تم مین کون اچہا ہے یعنی اپنا یا اپنی اولاد کا اچہا نام رکہنا اپنے مونہہ سے میان مٹھو
بننا ہے یہہ حکم جب ہے کہ جیسا نام ہے ویسا ہی کام بھی ہو اور جو نرا نام ہی نام ہے کام کچہہ بھی
نہین ہے تو سمجھو کہ بالکل دروغگو ہے اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ ممانعت کچہہ خاص
واسطے مردون ہی کے نہین ہے بلکہ ایسی بڑائی و مدح کے نام عورتون کے لئے بھی منع ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت مردون عورتون کے نام جنمین کوئی بات تعریف یا شخصیت
یا فخر ناز کی نکلتی تھی یا کوئی فال بد سمجھی جاتی تھی بدل دئے تھے جسطرح عاصیہ بن عمر بن خطاب کا نام
جمیلہ رکہدیا تہا رواہ مسلم عن ابن عمر سو وہ حکم ابتک بھی بدستور باقی ہے تو مومن آدمی اپنے لئے
ایسا نام ہرگز پسند نکرے اگر ماں باپ یا کسی بادشاہ رئیس نے رکہدیا ہو تو اوسکو بدل ڈالے ورنہ
سخت گنہگار ہوگا اسلئے کہ لا تزکوا انفسکم صیغہ نہی کا ہے نہی اصل مین واسطے تحریم کے آتی ہے پس
اسطرح کا نام رکہنا حرام ہوا حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیح نام
کو بدل دیتے تہے رواہ الترمذی جس نام مین تعریف نکلتی ہے وہ قبیح ہے پھر جتنی زیادہ تعریف

نکلے گی اوتنی ہی قباحت بہی اوس نام مین زیادہ ہوگی جویریہ کا نام برہ تہا بجاے اوسکے جویریہ مقرر
کردیا یعنی کنیزک یا دخترک ایک شخص کی کنیت ابو الحکم تہی فرمایا حکم تو اللہ ہی ہے تو ابو شریح ہے عمر
بن خطاب نے ایک شخص سے پوچہا تو کون ہے کہا مین مسروق بن الاجدع ہون کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اجدع شیطان ہے رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اصرم کا نام زرعہ
رکہدیا عاص عزیز عتلہ شیطان غراب حباب شہاب نام تہے ان سبکو بدلڈالا ایک شخص کا نام حزن
تہا اوسکا نام سہل مقرر کردیا فرمایا تم دن قیامت کے اپنے ناموسے پکارے جاؤگے سو اچہے نام رکہو
رواہ احمد وابوداؤد عن ابی الدرداء حدیث ابی وہب جشمی مین مرفوعا آیا ہے نام رکہو
پیغمبرونکے نام پر بہت پسند نام خدا کو عبد اللہ عبد الرحمن ہین بہت سچے نام حارث وہمام ہین برے نام
حرب ومرہ ہین رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ پہلا مرتبہ ناموری کا یہہ ہے کہ نام مین خدا کا بندہ
مملوک غلام ہونا نکلے پہر وہ نام جو پیغمبرونکے سے نام ہین جیسے ابراہیم اسمعیل اسحق یعقوب یوسف موسی
عیسی یونس شعیب زکریا یحیی الیاس وغیرہ اسلئے کہ یہہ سب نام سچے اچہے ہین انمین کسیطرح کی تعریف
صاحب نام کی نہین نکلتی ہے لکن یہہ سنت ایک مدت سے آسودہ لوگون نے منسوخ کردی ہے امیر تو امیر
رہی ہین غریب جاہلون نے بہی انہین کی چال سیکہی ہے کہانے کو تو ملتا ہی نہین ہے مگر نام بہی نواب
شخصیت کے نام رکہنا کام اغنیاء ورؤسا کا ہے جنکو نہ خدا سے کچہہ غرض نہ دین سے کچہہ مطلب
دنیا کا عیش یہان کا فخر مقصود ہے آخرت رہے یا جائے یہی حکم اون القاب وخطاب کا ہے جنمین
تعریف صاحب خطاب ولقب کی نکلتی ہے لقب وخطاب کا دینا لینا حدیث سے بہی ثابت ہے مگر نہ اسطرح
کے الفاظ کا جو سلاطین وملوک مین مروج ہین آدمی کا کیا ذکر ہے کسی حرام چیز کا بہی اچہا نام رکہنا
حرام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم شراب کو کرم نکہو انگور کہو اسکو مسلم نے ابی ہریرہ
سے روایت کیا ہے اب یارون نے ہر قسم کی شراب کا ایک تعریفی نام علحدہ رکہا ہے سود کا نام
منافع وثیقہ وغیرہ ٹہیرایا ہے اسیطرح جب بچا پیدا ہوتا ہے تو اوسکا نام ایسا رکہتے ہین جس سے
اوسکی تعریف نکلے دین مین یا دنیا مین دین مین اسطرح جیسے ابو البرکات ابو الحسنات محی الدین

نور الدین جلال الدین دنیا مین اسطرح جیسے جہانگیر عالمگیر رفیع الدرجات رفیع الشان سو یہہ سارے
نام و لقب و خطاب دن قیامت کے کچہہ اور ہی رنگ لاوینگے جسکو آخرت کا یقین ہو اوسکو چاہئے
کہ اولاد ذکور کے نام انبیا و صحابہ و تابعین کے نامون پر رکہے اولاد اناث کے نام اونکی بیبیون کے
نام پر مقرر کرے جاہل لوگ قرآن شریف کہولتے ہین جو لفظ اول صفحہ پر نکلتا ہے اوسکو نام اولاد
کا مقرر کرتے ہین خواہ با معنی ہو یا بے معنی یہہ کام اسلام مین بدعت ہے پانچوان معاملہ یہہ ہے کہ
بچے کی تعلیم کرے یہہ تعلیم کرنا اوسکا حق ہے مان باپ کے ذمہ پر اگلے دنون مین جب کوئی بچا بات
کرنے لگتا تہا تو سب سے پہلے اوسکو سوال جواب منکر نکیر کا سکہاتے تہے اسلئے کہ خدا جانے جوانی تک پہونچیگا
یا نہین اگر نہ پہونچا طفلی ہی مین مرگیا تو جواب سوال تو یاد رہے یہہ اس بنیاد پر تہا کہ بعض کے نزدیک
یہہ سوال جواب قبر کا اطفال سے بہی ہوتا ہے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑہنے کا جبکہ یہہ سات برس کے ہون
مارو انکو نماز نہ پڑہنے پر جبکہ یہہ دس برس کے ہون اونکو بسترون سے علحدہ سلاؤ رواہ ابو داؤد
ایک روایت مین تعلیم اولاد و تادیب اطفال کو صدقہ دینے سے بہی بہتر فرمایا ہے اب اس تعلیم کی جگہہ یہہ
ہوتا ہے کہ جو کچہہ بچا کہے وہی کام کر دینا چاہئے خواہ باجا خرید کرے یا تصویر مول لے یا بیہودہ اسراف
کرے یا کسی کو گالی دے یا بے ادبی کرے یا میانجی کی نہ سنے یا دل لگا کر نہ پڑہے **فائدہ** سب سے بہتر تعلیم
یہہ ہے کہ جب بچا حرف شناس ہو جاوے تو اول قرآن شریف پڑہاوے بے ترجمہ یا با ترجمہ پہر حدیث
سکہاوے اسلئے کہ علم دین انہین دو چیزون کے اندر منحصر ہے اسکے بعد جو علم دنیا مین نافع ہو اوسکی
تعلیم کرے تا کہ دین و دنیا دونون درست ہون جیسے علم حساب علم طب علم انشا حدیث جابر مین آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر بات کتاب اللہ ہے بہتر سیرت سیرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے بہت برے کام وہ ہین جو نئے نکالے گئے ہین ہر بدعت گمراہی ہے رواہ
مسلم اس زمانے مین کہ قیامت سے قریب ہے قرآن و حدیث کی جگہہ علم منطق و حکمت وغیرہ پڑہاتے ہین
اسی سبب سے اسلام غریب ہو گیا ہے اولاد بد دین بنگئی ہے نام کی مسلمانی باقی رہگئی ہے قیامت ایسے ہی

لڑکون پر قائم ہوگی جو بدترین خلق ہونگے **فائدہ** اگر کسیکو قرآن پڑھانے کچھ نذر کرے ان ہی کا
نرا فائدہ نہین ہے بلکہ پڑھانے پڑھوانے والا بھی اجر پاتا ہے حتی کہ ہر شخص کہا جاتا ہے حدیث مرفوع
عثمان مین آیا ہے کہ بہتر آدمی تم مین وہ شخص ہے جسنے قرآن سیکھا اور سکھایا رواہ البخاری اس
حدیث مین فضیلت ہے معلم دینیات کی خواہ باپ خود تعلیم کرے یا اور کوئی عائشہ کا لفظ مرفوعا یہہ ہے
کہ جو شخص ماہر ہے قرآن سے وہ ہمراہ سفرۂ کرام بررہ کے ہوگا اور جو شخص قرآن کو اٹک اٹککر پڑھتا ہے
قرآن کا پڑھنا دشوار ہے اوسپر اوسکے لئے دو اجر ہین یہہ حدیث متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ جو لڑکا
بوڑھا قرآن کو مشکل سے پڑھتا ہے وہ دلمین رنج نکرے کہ مجھے اچھی طرح پڑھنا نہین آتا بلکہ اوسکو
دوگنا اجر ملتا ہے بہ نسبت اوس شخص کے جو اچھی طرح صاف صاف بے تکان پڑھتا ہے عمر بن خطاب نے
کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ بلند کرتا ہے بسبب اس کتاب کے کچھ
قومونکو اور گھٹاتا ہے بسبب اوسکے دوسری قومونکو رواہ مسلم یعنی جو کوئی قرآن پڑھکر عمل کرتا ہے
اوسکا درجہ بڑھ جاتا ہے جو اوسپر عمل نہین کرتا قرآن اوسکے لئے وبال دارین ہو جاتا ہے اس حدیث
مین بشارت ہے اون لوگونکو جنہون نے قرآن کا ترجمہ اردو فارسی عربی مین لکھا ہے یا کوئی تفسیر
مرفوع تالیف کی ہے جس سے خلائق کو نفع ہوا ہے انکا مرتبہ نزدیک اللہ کے بہت بڑا ہے جیسا انکا
بھی عالم باعمل گنے جاتے ہین قرآن شریف کی فضیلت بیحد بیحساب ہے اور کچھ نہو تو یہہ کیا کم ہے
کہ اللہ پاک کا کلام ہے جو فضیلت اللہ کو ساری مخلوق پر حاصل ہے وہی فضیلت اس کلام کو
ساری مخلوق کے کلام پر میسر ہے ابو سعید کا لفظ نزدیک ترمذی و دارمی و بیہقی کے یہہ ہے فضل
کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ اسکو ترمذی نے حسن غریب کہا ہے
حکایت ایک بی بی نے عہد کیا تھا کہ سوا قرآن کے اور کچھ بات ساری عمر نکرونگی جب کوئی اونسے
کوئی بات کہتا پوچھتا اوسپر اوسکے ذکر کرتا تو وہ ہر بات کا جواب قرآن شریف سے دیتی تہین اونکو
قرآن حفظ تھا چالیس برس تک زندہ رہین یہی کام کیا سوا قرآن کے کوئی کلام کسی کام کے لئے نکیا
بیشبہہ یہہ ایک معجزہ ہے قرآن شریف کا کہ اوسمین سب کچھ موجود ہے قیامت تک ہر بات کا جواب

اوس سے نکل سکتا ہے ہمت و فہم و محبت آخرت درکار ہے **فائدہ** حدیث مرفوع ابن عباس
مین آیا ہے کہ جس شخص کے اندر کوئی شے قرآن مین سے نہیں ہے وہ اوجڑے گھر کیطرح پر ہے
اسکو دارمی و ترمذی نے روایت کیا ہے ترمذی نے حدیث صحیح بتایا ہے ابن مسعود کا لفظ
مرفوع یہہ ہے کہ جسنے پڑھا ایک حرف کتاب اللہ کا اوسکے لئے ایک نیکی ہے نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے
مین نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے اسکو ترمذی
و دارمی نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے اسناد کو غریب بتایا ہے غریب ایک قسم ہے صحیح
کی معلوم ہوا کہ الم پر تیس نیکیان ملتی ہین قرآن پر اطلاق حرف کا بہی درست ہے اسیطرح اور حدیثون
مین ذکر صوت کا بہی آیا ہے محدثین کا مذہب موافق انہیں حدیثون کے ہے جو لوگ اسکی تاویل
کرتے ہین اونکے پاس کوئی دلیل نہیں ہے **فائدہ** جسطرح فضیلت کتاب اللہ کی ثابت ہے
اسیطرح فضیلت اتباع سنت رسول اللہ کی بہی آئی ہے حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے پہونچاؤ
مجہسے اگرچہ ایک ہی آیت کیون نہو اور جسنے جہوٹ باندہا مجہپر جان بوجہ کر تو اوسکو چاہئے کہ وہ بنا رکہے جگہ
اپنی آتش دوزخ سے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے مراد لفظ آیت سے اس حدیث مین سنت رسول خدا
ہے گویا کہ حدیث بعینہ حکم قرآن مین ہے اسیلیے حدیث مالک بن انس مین مرفوعاً مرسلاً آیا ہے کہ چہوڑی مین
نے تم مین دو چیزین تم گمراہ نہوگے جب تک اون دونون کو پکڑے رہوگے ایک کتاب ہے اللہ کی دوسری
سنت ہے رسول اللہ کی اسکو موطا مین روایت کیا ہے ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ جسنے پیروی کی
میری ہدایت کی وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدبخت رواہ رزین انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جسنے موہنہ پہیرا
میری سنت سے وہ میرا نہیں متفق علیہ معلوم ہوا کہ سنت سے بے رغبتی کرنا دلیل نامسلمانی کی
ہے یہہ بہی حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے کہ علم تین چیزین ہین ایک آیت محکمہ دوسری سنت قائمہ تیسری
فریضہ عادلہ جو کچہہ سوا اسکے ہے وہ زائد و بیکار ہے رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ جبکہ خود رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا قرآن و حدیث کے باقی فنون و علوم کو زیادہ بیکار فرمادیا تو اب
جو کوئی ان دونون کے سوا کسی اور چیز کو علم دین ٹہیرا دے وہ بے شبہہ مخالف ہے رسول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا تبع ٹھیرا بہ بات شاگرد عمر یشت سمجھتے ہین مسائل سے اور قیاس سے فقہاء مجتہدین
ٹھیرا لیتے ہین تو یہ سب انکی تقلید یا فہمی ہوکر انکا ... جو حدیث و قرآن سے بالا تصریح یا اشارۃ النص
یا اقتضاء النص یا دلالۃ النص دلیل نہین نکل سکتا ہے جیسکے لیے حاجت طرف فقہا کے آنے کی ہوتی ہے شعر

آنکہ میگوید بغیب آن فہم نیست	اگر روم اندر حرم فہم درست

اسیلیے حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جسکو فتوی دیا گیا بغیر علم کے تو گناہ اس فتوی کا اوس
شخص پر ہے جسنے اوس بے علم سے فتوی لیا ہے رواہ ابو داؤد جتنے لوگ کتب رائے وقیاس سے
فتوی دیتے ہین یہ سب بے علم ہین اگرچہ بغل مین کتابین مارے پھرتے ہون یا پڑہتے پڑہاتے ہون
مولوی ملا عالم فاضل مجتہد مجدد کہلاتے ہون اسلیے کہ علم نام فہم کتاب و سنت کا ہے سو وہ انکو آتا
نہین ہے جو انکو آتا ہے اور یہ دوسرون کو بتاتے ہین وہ جہل ہے نہ علم سو جب سائل انکا عاصی ٹھیرا
تو سمجھو کہ یہ کس درجہ عاصی ہونگے اسیوجہ سے گناہ مفتی کا یہان ذکر مفتی کے گناہ کا نہ کیا فتوی لینے
والے کا ذکر کیا کہ عقلمند خود سمجھ سکتا ہے ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا اور مستفتی کا اسلیے
کیا ہے کہ اوسنے ایسے جاہل بے علم سے کیون مسئلہ پوچہا اسکو معلوم ہے کہ یہ شخص سوا فقہ مذہب
یا رائے و قیاس کے کچہہ نہین جانتا ہے پھر اوس سے یہ دو رانستہ استفتا کرنا گویا جہل کا پہیلانا ہے
اسلیے اول اوسی پر گناہ اوسکے سوال کا ہونا لازم آیا یہ بہی ڈوبا وہ بہی ڈوبا لاحول ولا قوۃ
الا باللہ اس جگہہ تفصیل اس کلام کی ضرور نہتی لیکن فقط اس غرض سے لکہی گئی کہ جس شخص کے اولاد ہو
اوسپر واجب ہے کہ اولاد کو تعلیم اسی علم قرآن و حدیث کی کرے ورنہ اوسکو کچہہ اجر تعلیم نامناسب کا نہوگا وہ
لڑکا کتنا ہی پڑہ جاویگا تب بہی جاہل کا جاہل ہی رہیگا ✽

فصل بیان مین جماعی کے

حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعا آیا ہے تم حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کا جبکہ وہ سات
برس کے ہون مارو انکو جبکہ وہ دس برس کے ہون الگ سلاؤ انکو بستر سے اسکو ابو داؤد نے روایت

کیا ہے دس برس کی عمر مین کوئی لڑکا جوان نہین ہوتا مگر قریب جوانی کے سمجھا جاتا ہے ہان لڑکی نو برس
کی عمر مین بھی جوان ہوجاتی ہے جسطرح حال عائشہ رضی اللہ عنہا کا تھا کہ چھہ برس کی عمر مین اونکا نکاح ہوا
نوین برس مین رخصت ہوئی وہ بالغ ہوگئی تھین بخاری شریف مین ذکر کیا ہے کہ ایک عورت بیس برس
کی عمر مین نانی ہوگئی تھی اسلیے اس حدیث مین دس برس کی عمر مین ترک نماز پر اولاد کے مارنے کو فرمایا ہے
کہ اگر اس عمر مین بھی نماز کی عادت نہوئی تو پندرہ برس کی عمر مین بھی جسکو حکم عمر بلوغ کا ہے نماز نہ پڑھیگا جب
نہ پڑھی تو کافر کا کافر رہا حدیث جابر مین مرفوعاً آچکا ہے کہ فرق درمیان بندے اور درمیان کفر کے یہی
ترک کرنا نماز کا ہے رواہ مسلم بریدہ کا لفظ یہہ ہے کہ وہ عہد جو درمیان ہمارے اور اون کے
ہے یہی نماز ہے جسنے نماز کو چھوڑا وہ بیشک کافر ہوا اسکو احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے روایت
کیا ہے نو برس کی لڑکی پندرہ برس کا لڑکا بے نماز کافر ٹھیرتا ہے گو قرآن پڑھ چکا ہو رسائل مسائل
بھی پڑھے ہون مان باپ جو نماز و نعمت کے سبب چشم پوشی کرجاتے ہین گویا راضی بکفر ہین حالانکہ رضا
بکفر بھی کفر ہوتی ہے سو انکا گناہ کچھ اونکے کفر سے کم نہین ہے ایسی اولاد کو یہہ لوگ کیون نہین مارتے
کسلیے گھر سے باہر نکال نہین دیتے یا ملنا جلنا موقوف نہین کردیتے یا التفات قطع نہین کرتے حدیث ابن
عمرو مین آیا ہے جسنے محافظت نماز کی نہ کی اوسکے لیے دن قیامت کے نہ نور ہوگا نہ دلیل نہ نجات وہ
ہمراہ قارون فرعون ہامان ابی بن خلف کے ہوگا اسکو احمد و دارمی و بیہقی نے روایت کیا ہے
محافظت کے یہہ معنی ہین کہ نماز کو ارکان اذکار آداب سنون کے ساتھ وقت پر ادا کرے معلوم
ہوا جو لوگ نماز تاخیر کرکے پڑھتے ہین وہ محافظ نہین ہین اونکا حشر ہمراہ کفار کے ہوگا عبد اللہ بن
شقیق کہتے ہین کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی چیز کے ترک کرنے کو اعمال مین سے کفر
نہین جانتے تھے سوا نماز کے رواہ الترمذی یعنی تارک نماز کو کافر سمجھتے تھے مسلمان نہین جانتے
تھے اگرچہ وہ کلمہ گو ہوتا اعمال سے مراد اس جگہہ باقی فریضہ اسلام مین سوا نماز کے یعنی روزہ زکوٰۃ
حج لیکن یہہ فہم صحابہ کا ہے حجت نہین ہوسکتا اسلیے کہ جو حکم نماز کا ہے وہی حکم بعینہ روزہ زکوٰۃ و حج
کا بھی ہے جس شخص پر جونسا فریضہ انمین سے جسوقت فرض ہوجاتا ہے تو اوسکے ترک کرنے سے کفر

لازم آجاتا ہے تفصیل اس مسئلہ کی کتاب وسیلۃ النجاۃ مین موجود ہے بیان کچھ ضرورت زیادہ
بیان کی نہین ہے اسیقدر کافی ہے حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے تو شریک نکرنا ساتھ خدا کے
کسی چیز کو اگرچہ تیرے ٹکڑے کرین یا تجھکو جلادین اور نہ چھوڑنا نماز فرض کو عمداً جسنے نماز کو چھوڑا اوس سے
ذمہ خدا کا بری ہوا تو شراب نہ پینا بیشک شراب کنجی ہے ہر شر و فساد کی اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے
مسلمانون کے گھر مین اولاد نر و مادہ ہمیشہ ہوتی ہے اکثر مان باپ بچونکو سبق دلواتے ہین قرآن
پڑھواتے ہین مگر نماز روزے کی تاکید نہین کرتے جو کرتے ہین وہ محافظت کا خیال نہین رکھتے
اسلیے اولاد جوان ہوکر کچھ پروا نماز کی نہین کرتی ہے پھر جبکہ اونکی شادی ہوجاتی ہے تو اور
ہی دھندے مین لگ جاتے ہین پھر کہان کی نماز کہان کا روزہ اگر پڑھی بھی تو علی التٹو یہہ نماز
کسیطرح ایسے شخص کو نمازی نہین بناتی جب تک کہ وقت پر ٹھیک ٹھیک اچھی طرح ادا نکرے عورتین
صحبت کے بعد غسل مین دوپہر تک شام تک تاخیر کرتی ہین صبح ظہر عصر سب گئی یعنی پھر پھر دن
چڑھے سو کر اوٹھتی ہین بھلا یہہ بھی کوئی نماز ہے قرآن شریف مین ایسے نمازیون سے مرد ہون یا
عورت وعدہ عذاب کا کیا ہے فویل للمصلین الذین هم عن صلوتهم ساهون مراد
سہو سے اسجگہہ غفلت ہے کہ نماز نہ پڑھے یا دیر کرکے پڑھے یا بے وقت پڑھے یا کبھی پڑھے کبھی
اوڑا دے یا ایسی پڑھے کہ فقط ٹکر لگائے نہ رکوع درست ہے نہ سجدہ ٹھیک لاحول ولا قوۃ
یہہ پہلا حکم تھا اسلام کا جو جوان ہوتے ہی ہر مرد عورت پر فرض ہوا ہے دوسرا حکم جوانی کا یہہ ہے
جو حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے کہ اے گروہ جوانون کے جس کسیکو تم مین طاقت خانہ داری
کی ہو تو وہ بیاہ کرے بیاہ کرنا آنکھہ کو چھپاتا فرج کو بچاتا ہے جسکو طاقت نہو وہ روزہ رکھے روزہ
اوسکے لیے خصی ہونا ہے یہہ حدیث متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ جو شخص مالک نان نفقہ کا ہو مہر
ادا کرسکے وہ نکاح کرے ورنہ واسطے شہوت شکنی کے روزہ رکھے مگر زنا نکرے بیان نکاح کا علحدہ
فصل مین آویگا حقوق نکاح کے رسالہ صلاح ذات البین مین مفصل لکھے گئے ہین اسجگہہ
اسیقدر کافی ہے کہ جوان آدمی مرد ہو یا عورت بصورت مقدرت کے بے نکاح نرہے کیونکہ جوانی

ایک جنون کی نشانی ہوتی ہے اسلیئے گناہ سے بچنے کو نکاح کرنا ضرور رہا ہان جو مرد عورت صبر کرسکے گناہ مین نہ پہنسے اوسکو اختیار ہے کہ جب چاہے نکاح کرے کچھ جلدی نہین ہے اسمین ان باپ کا کچھ زور بہی اولاد پر نہین پہونچتا ہے یہہ کام اختیار اولاد ہے تیسرا امر متعلق جوانی کے یہہ ہے کہ جوان صالح کو جسکی نشو ونما عبادت پر ہوئی ہے دن قیامت کے نیچے عرش کے سایہ ملیگا یعنی خواہ مرد ہو یا عورت یہہ مضمون حدیث صحیح مین آچکا ہے یہہ خیال بعض عورتون کا کہ ہم جوانی مین مزے اوڑالین بڑہاپے مین توبہ کرڈالین گے کیونکہ اعتبار خاتمہ کا ہے بالکل خلاف عقل ونقل ہے یہہ کہان سے معلوم ہوا کہ بڑہاپے تک زندگی ہوگی اگر ہوئی بہی تو پہر اگر اوس پیری مین دوبارہ شوق جوانی کا ہوا جسطرح بعض لوگونکا حال دیکہا سنا گیا ہے تو کیا امید حسن خاتمہ کی باقی رہی خاتمہ کا اعتبار تو یہی ہے کہ مرنے سے پہلے جوانی کے بعد زمانہ آغاز پیری پر پرہیزگاری اختیار کرے ٭

توبہ از بادہ در آغاز جوانی کردم		اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

بڑہاپے مین تو اکثر خلق گناہ سے تہک کر بیٹھہ رہتی ہے یہہ کوئی تعریف کی بات نہین ہمت وہ ہے کہ گناہ کو باوجود قدرت کے ترک کرے اور اگر کوئی گناہ ہوگیا ہے تو اوس سے جلد توبہ کرڈالے پہر اوس توبہ کو نہ توڑے اگر توڑیگا تو اگلے گناہ پہر دستور قائم ہوجاوینگے کچھہ حاصل نہوا ٭

یکسر مو دولت سفید نہ شد		گرچہ موئی بتن سیاہ نماند	
اے حسن توبہ انگہے کردی		کہ ترا قوت گناہ نماند	

سارے گناہون کا منبع یہی عمر جوانی ہوتی ہے تشباب ایک شعبہ ہے جنون کا اس جنون کا علاج نکاح ہے ایک نکاح سے کام چل جاوے تو بہتر ورنہ دو تین چار نکاح تک بہی درست ہین یہہ وسعت اسی لیئے دیگئی ہے کہ گناہ نہ کرے عورت کو بہ نسبت مرد کے زیادہ شرم وحیا ہوتی ہے علاوہ اسکے حیض نفاس مین عمر گذرتی ہے بچون کے پالنے مین اوقات بسر ہوتی ہے اگر اوسکے لیئے بہی

ایک وقت مین چند نکاح جائز ہوتے تو اوسپر سخت مشکل گزرتی ایک شوہر کے حقوق تو ادا ہی نہین
ہوسکتے ہین چہ جائیکہ چند شوہرون کے حقوق کسطرح وہ ایک وقت مین ادا کرتی اسلئے عورت کو ایک ہی
نکاح جائز ہے مگر موت یا طلاق یا خلع کے بعد دوسرا نکاح کرسکتی ہے اسکے سوا مرد جب چار عورتین
کریگا تو اولاد زیادہ ہوگی ایک سال مین چار بچے ہوسکتے ہین عورت اگر چار مرد کے پاس جاویگی
ایک ہی بچہ ہوگا پھر نہین معلوم کہ وہ بچہ کسکا ہے نسب قائم نرہیگا جسمے ترکے میراث مین جھگڑا
پڑیگا اسطرح کی اور بہت حکمتین مصلحتین ہین جنکے سبب سے عورت کے لئے ایک ہی شوہر ایک وقت مین
تجویز ہوا ہے بہرحال جوانی کا علاج شرع مین بتا دیا گیا ہے کوئی لذت حرام ایسی نہین ہے جسکا بدل حلال
اسلام مین موجود نہو مگر نفس و شیطان نے سمجھا رکھا ہے کہ جو مزا حرام مین ملتا ہے وہ حلال مین
نہین ہے ابلیس کا مطلب تو یہی ہے کہ جسطرح ہوسکے انکو جہنم کی سیر کرانا چاہئے جو لوگ بے علم یا بدصحبت
ہین اونمین اس جادو کا اثر جلدی ہوجاتا ہے اونپر داو شیطان و شیطانہ کا خوب چلتا ہے
جو لوگ عالم ہین صحبت نیک رکھتے ہین اونپر قابو اس دشمن کا نہین ہوتا یا کم ہوتا ہے ان عبادی
لیس لک علیھم سلطان بلکہ جوان مرد عورتون مین ایسے لوگ بھی ہین جنکے دلمین خدانے اول
ہی سے کسیطرح کی لذت گناہ کی نہین رکھی ہے انسے اگر کوئی گناہ جوش شباب مین ہو بھی جاتا ہے
تو سخت پشیمان ہوتے ہین آپنی جان کو آپ ملامت کرتے ہین کہ یہہ کیا حماقت ہوئی پھر اپنے جی کو
اوس گناہ سے روکتے ہین اوسکے اِرد گرد نہین پھرتے یہہ نشان ہے انکے ایمان کا اللہ ایسے
ہی گناہگارون پر رحم کرتا ہے اونکے گناہ معاف فرماتا ہے انکے مقابل مین ایک وہ لوگ بھی ہین
جنکا جی کسی عبادت مین نہین لگتا کسیطرح اچھی صحبت پسند نہین آتی جب جوش آتا ہے تو گناہ
ہی کا ارادہ ہوتا ہے ساری عمر کہین تماشے زنا شراب رقص سرود و سیر و گلگشت و محفل فساق مین
گزرجاتی ہے آپنے مونہہ سے کہتے ہین کہ ہمتو فساق فجار کی اولاد ہین ہم سے بے مجمع کے نہین جاتا
لڑکپن سے کھلنڈرے ہین خوشی خان ہین ہم سے دینداری نہین بنتی یہہ گویا اقرار ہے اپنے تمرد کا
اس اقرار پر انشاء اللہ تعالے پورا مواخذہ ہوگا وہ کون مرد عورت ہے جسکے اندر لذت و شہوت

گناہ کی نہین رکھی گئی ہے مگر جسکو خوف خدا کا شرم خلق کی ڈر آخرت کا اندیشہ قبر کا انجام ہر گناہ کا
معلوم ہے وہ گناہ سے بچنے کے لئے کوشش کیا کرتا ہے اللہ کیطرف سے اوسکو مدد ملتی ہے اپنا
ناصح آپ ہوجاتا ہے غیر کی نصیحت کا محتاج نہین رہتا ہے

	ہر کہ خود تربیت خود نکند حیوان ست		آدم آنست کہ او را پدر و مادر نیست

ایسا آدمی مومن متقی ہوتا ہے رہتا ہے وہ لوگ جو صاف گناہ کرتے ہین دوسرونکو اپنے گناہ
ہین شریک کرنا چاہتے ہین جسکو دیکھتے ہین کہ یہہ ہماری وضع پسند نہین کرتا اوس سے خوش نہین
ہوتے اوسکی صورت و سیرت سے گھبراتے ہین بی بی میان سے کہتی ہے کہ ہمتو ایسے جلسے مین
بیٹھین گے ایسے ہی جلسے کرینگے ہم سے بے اس مجمع کے رہا نہین جاتا مجمع بھی کون جسمین بدوضع
ملعون فاسق عورتین زیادہ نیک عورتین برائے نام سو ایسے آدمی زبان شرع پر فاجر شقی ہوتے
ہین کچھہ مضائقہ نہین یہی مجمع بعینہ دوزخ مین بھی ہوگا حشر مین حکم ہوگا کہ وامتازوا الیوم
ایہا المجرمون یعنی آجکے دن اے گناہگارو تم الگ الگ ہوجاؤ جو گناہ جس مرد عورت پر
غالب ہوگا اونکی ٹکڑی الگ ہوگی مثلاً زانی زانیہ ایک جگہہ شرابی کبابی ایک جگہہ ناچنے گانیوالے
ایک جگہہ سود خوار ایک جگہہ ریاکار ایک جگہہ منافق ایک جگہہ تارک نماز و روزہ و زکوۃ و حج
ایک جگہہ وعلی ہذا القیاس پھر اگر کسی مرد عورت مین یہہ سب گناہ یکجا جمع ہوگئے ہین تو اون کی
ٹکڑی سب سے علحدہ ہوگی دوسرے جامعین کے ہمراہ ہونگے مثلاً جو زنا کرتا ہے شراب بھی پیتا ہے
گاتا بھی ہے گانا سنتا بھی ہے تو ایسے آدمی ہمراہ اسی صفت کے لوگون کے ہونگے جہنم مین بھی یکجا
رہین گے انکے مقابل ہین وہ جوان صالح ہین جنپر اکثر یا بعض عمل صالح غالب تھے اونکا گروہ الگ ہوگا
جنپر نماز غالب تھی یا روزہ یا زکوۃ یا حج یا اور کوئی صفت محمود یا وصف حسن تو ہر ایک وصف
والے کا جرگہ الگ ہوگا جنمین اکثر اعمال صالحہ ہونگے اونکی ٹکڑی الگ ہوگی پھر جنت مین بھی ہر صاحب
عمل خاص یا عام رفیق اپنے ہم مشرب ہمسایہ ہم عمل کا رہیگا و للہ الحمد وحسن اولئک رفیقا
حاصل مقام یہہ ہے کہ دنیا مین ہر طریقے والے کی مجلس و صحبت علحدہ علحدہ ہوتی ہے ہر شخص

پاس مومن کے فاسق پاس فاسق کے بیٹھتا ہے سو جسطرح یہہ محفل دنیا کی ہے اسیطرح آخرت
مین ہر ایک محفل والے ہمراہ اپنے ہمنشینون کے ہونگے اتنا فرق ہوگا کہ یہان کے عیش والے
وہان عذاب مین رہین گے یہان کے بے عیش لوگ وہان چین اوڑاوینگے اوسوقت یہہ لوگ
نیکونکا موںنہہ تکین گے ان شاء اللہ تعالے ؀

فصل بیان مین پیری کے

اسلام مین بوڑہا ہونا ایک بڑی فضیلت ہے بوڑہے مسلمان کی توقیر کرنیکا حکم آیا ہے ابن
عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ ہم مین سے نہین جو چہوٹے
پر رحم بڑے کی توقیر نکرے نیکی کا حکم نہ دے بدی سے نروکے اسکو ترمذی نے حدیث غریب کہا ہے
علم اخلاق مین لکہا ہے کہ ہر آدمی بہ نسبت دوسرے آدمی کے چہوٹا یا بڑا یا برابر عمر کا ہوتا ہے
سو چہوٹی عمر والے کو اسلئے آپسے بہتر سمجہے کہ جتنی عمر اوسکی کم ہے اوتنے ہی اوسکے گناہ کم ہین اسکی
عمر جتنی اوس سے زیادہ ہے اوتنا ہی یہہ زیادہ قصوروار ہے بڑی عمر والیکو اسلئے آپسے
اچہا جانے کہ جسقدر عمر اوسکی زیادہ ہے اوتنی ہی نیکیان اوسکی بہ نسبت اسکے زیادہ ہین برابر
عمر والے کو اسلئے نیکتر خیال کرے کہ اوسکے گناہ معلوم نہین ہین اپنے گناہ معلوم ہین تو وہ
اچہا ٹہیرا یہہ اوس سے کمتر ہوا پہر جو کوئی آپسے عمر مین چہوٹا ہے اوسکو بجاے بیٹے کے سمجہکر شفقت
و رحمت کرے جو ہمعمر ہے اوسکو اپنا بہائی سمجہے جو عمر مین زیادہ ہے اوسکو بجاے والد کے ٹہیراوے
جس مسلمان کا برتاو اسطرح پر ہوتا ہے وہ کامل الایمان ہے اسیطرح عورت صغیر کو مثل دختر صغیر
کو مثل خواہر متعمر کو مثل مادر سمجہے ہر آدمی سے معاملہ و برتاو لائق اوسکے حال کے کرے حدیث انس
مین مرفوعاً آیا ہے کہ بزرگی نہ کی کسی جوان نے کسی بوڑہے کی بسبب اوسکی عمر کے لیکن مقرر کرتا ہے
اللہ واسطے اوسکے بڑہاپے مین ایسے شخص کو جو اوسکی بزرگی رکہتا ہے اس حدیث کو ترمذی نے
روایت کیا ہے ؀

هر که خدمت کرد او مخدوم شد
هر که خود را دید او محروم شد

حدیث ابو موسیٰ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بوڑہے مسلمان کا اجلال کرنا اللہ کا اجلال کرنا ہے اسکو ابو داؤد و بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہے یہہ بڑی فضیلت ہے بوڑہے مرد عورت کی بلکہ اکرام کرنیوالے کی بہی اسمین فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ جسنے کسی شیخ کا اکرام اجلال کیا اوسنے گویا خداے پاک کا اجلال اکرام کیا اللہ اپنے اجلال کرنیوالیکو ضرور بہی رتبہ عالی دیگا

فائدہ حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو مسلمان اسلام مین بوڑہا ہو جاتا ہے یہہ بڑہاپا اوسکے لیے دن قیامت کے ایک نور ہوگا رواہ ابو داؤد ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ پیری ایک نور ہے مسلمان کا یہہ حدیث حسن ہے اسکو نسائی و ابن ماجہ نے بہی روایت کیا ہے حدیث اول کو بزار و طبرانی نے فضالہ بن عبید سے نسائی و ترمذی نے عمرو بن عنبسہ سے ابن حبان نے عمر بن خطاب سے بہی روایت کیا ہے انس بن مالک کہتے ہین کہ آپ سفید بال چننے کو سر و ڈاڑہی سے مکروہ رکہتے تہے رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے مت چنو تم بڑہاپے کو یہہ نور ہے دن قیامت کے جو شخص بوڑہا ہو گیا اللہ نے اوسکے لیے نیکی لکہی اوسکی خطا دور کی اوسکا درجہ بلند کیا رواہ ابن حبان فی صحیحہ سب سے پہلے بال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سفید ہوئے تہے کہا اے رب یہہ کیا ہے فرمایا وقار ہے کہا رب زدنی وقارا اے رب میرے وقار و اعتبار کو زیادہ کر معلوم ہوا کہ بڑہاپا بہی ایک مرتبہ بزرگی و کمال انسانیت کا ہے جن باتون کو جوانون نے کان سے سنا ہے بوڑہے لوگ اونکو اپنی آنکہہ سے دیکہہ چکے ہین انکا تجربہ جوانون کی عقل پر مقدم ہوتا ہے انکی تدبیر جوانون کی شمشیر سے زیادہ کام کرتی ہے ؎

در آرند دیوار رویین ز پای
جوانان بشمشیر و پیران برای

خدا کیطرف سے تو بوڑہے کی یہہ عزت و آبرو ہے لیکن اہل دنیا اوسکو احمق و بیوقوف جانتے ہین

فائدہ حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسکی اللہ نے آنکہین کہو دین یعنی وہ اندہا ہو گیا اوسکے لیے جنت واجب ہو گئی اسکو شرح السنہ مین روایت کیا ہے جو لوگ پیدایشی

اندہے ہین یا چیچک وغیرہ امراض ہین اندہے ہوگئے ہین وہ تو اس حکم مین داخل ہی ہین مگر جسکی آنکہین بسبب بڑہاپے کے جاتی رہی ہین یہہ بشارت جنت اوسکو بہی شامل ہے حکایت شیخ عبدالوہاب متقی آخر عمر مین نابینا ہوگئے تہے مریدین واحباب آئے تعزیت کرنے لگے شیخ نے کہا یہہ جگہہ تعزیت کی نہین ہے بلکہ تہنیت کا مقام ہے اسلئے کہ جس خلوت کا مین ایک عمر دراز سے طالب تہا کہ غیر کو نہ دیکہون وہ خلوت اب مجہے حاصل ہوئی ہے

دلارا مے کہ داری دل درو بند	دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

بیکیہ تغافل از آشفتہ خاطری رم کن ؎ مژہ بہم زن واین بزم جلد برہم کن ؎ ابن عباس نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کو وعظ کرتے تہے فرمایا غنیمت جان پانچ چیزونکو پانچ چیزون سے پہلے جوانی کو پہلے بڑہاپے کے صحت کو پہلے دکہہ کے آسودگی کو پہلے محتاجی کے فراغ کو پہلے شغل کے جینے کو پہلے مرنے کے اسکو حاکم نے صحیح علی شرطہما کہا ہے معلوم ہوا کہ پیری مین وہ کام نہین ہو سکتا جو جوانی مین ہو سکتا ہے اسلئے جو نیک کام بن سکے جوانی مین کرلے ورنہ جب پیری آویگی تو کچہہ بہی نہو سکیگا ہے

میر نہین پیر تم کاہلی اللہ رے	نام خدا ہو جوان کچہہ تو کیا چاہیے

یہہ مثل مشہور ہے ع پیری وصد عیب چنین گفتہ اند ؎ مرد کو بڑہاپا دیر مین آتا ہے اثر پیری کا ٹہیر ٹہیر کر ہوتا ہے عورت بہ نسبت مرد کے بسبب ولادت اولاد وغیرہ اسباب مرض و محنت وجفاکشی رضاعت وغیرہ کے جلد بوڑہی ہوجاتی ہے مرد کی عمر جتنی بڑہتی جاتی ہے چہرہ نورانی ہوتا جاتا ہے صورت پر رونق ونورانیت وخوبی ظاہر ہونے لگتی ہے بخلاف عورت کے کہ جسقدر عمر اوسکی زیادہ ہوتی جاتی ہے صورت بگڑنے لگتی ہے بدبودار ہوجاتی ہے سینہ وشکم مین جہول آجاتا ہے چہرہ بے نمک رہجاتا ہے اسیلئے یہہ بات ہے کہ بوڑہی عورت کو سوائے شوہر کے کوئی نہین نباہتا فائدہ حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے عذر بیان کردیا اللہ نے اوس آدمی سے جسکی موت مین تاخیر دی یہانتک کہ وہ ساٹہہ برس کو پہونچ گیا اسکو

بخاری نے روایت کیا ہے یعنی جو مرد عورت ساٹھہ برس کو پہونچ جاوے مگر گناہ سے باز نرہے تو اللہ کا عذر اوسکی سزا جزا مین ہو چکا کہ اوسکو اتنی لنبی تاخیر دی تھی لکن وہ تائب نہ ہوا اوسنے کوئی عمل صالح نہ کیا تو یہہ اوسکا قصور ہے پروردگار اوسکے عذاب کرنے مین معذور ہے سہل کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ میری امت مین جو شخص ستر برس جیا تو اللہ نے اوسکی عمر مین عذر کر دیا اسکو حاکم نے صحیح علی شرطہما کہا ہے معلوم ہوا کہ جسکی عمر ساٹھہ ستر برس کی ہوئی وہ حد کمال کو پہونچ گیا بوڑہا ہو گیا اب اوسکو یہہ بات زیبا نہین ہے کہ وہ حرکات جوانی کرے ؎

چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو		رندی و خراباتی در عہد شباب اولی	

اس امت کی عمر حدیث مین یہی ساٹھہ ستر برس یا درمیان اس عدد کے آئی ہے پھر یہہ فرمایا ہے کہ جو لوگ اس عمر سے آگے بڑہ جاتے ہین وہ تہوڑے ہین یعنی اسی نوے سو برس کی عمر والے بہت کم ہوتی ہین سیکڑون مردون عورتون مین دو چار یا دس پانچ آدمی عمر مذکور کو پہونچتے ہین ورنہ ساٹھہ ستر کے درمیان مین مرجاتے ہین کوئی چالیس برس مین کوئی پچاس پچپن برس مین اسلیے اہل علم و حکمت و تجربہ نے پنجاہ سالہ مرد عورت کو بوڑہا ہونے مین گنا ہے اہل لغت و طب نے حد جوانی کی چالیس برس بتائی ہے سو جسکی عمر پچاس ساٹھہ ستر برس کو پہونچی اور وہ تائب نہوا تو سمجہو کہ خود اوسنے اپنے پاؤن مین کلہاڑی ماری ؎

دیگری را چہ گناہ ست کہ تو		خویش را خویش بہ دوزخ بردی	

فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تین شخص ہین جنسے خدا دن قیامت کے بات نکریگا نہ اونکو پاک کریگا نہ اونکی طرف آنکہہ اوٹھا کر دیکھیگا بلکہ اونکے لئے عذاب دردناک ہوگا ایک بوڑہا زانی دوسرا بادشاہ جہوٹا تیسرا عیالدار متکبر اسکو مسلم و نسائی نے روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ بوڑہا زانی بڑہیا زانیہ دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ چار آدمی ہین جنکو خدا دشمن رکہتا ہے ایک بیوپاری قسم کہانیوالا دوسرا فقیر اترانے والا تیسرا بڈہا زنا کرنیوالا یعنی خواہ مرد ہو یا عورت چوتہے امام ظلم کرنیوالا اسکو نسائی و ابن حبان نے روایت کیا ہے

حدیث سلمان کی مرفوعاً اس لفظ سے آئی ہے کہ تین آدمی جنت مین نہ جاوینگے ایک بوڑہا زانی دوسرا امام کذّاب تیسرا عیال مند اترانا اسکو بزار نے باسناد جید روایت کیا ہے ابو ذر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ تین آدمیون کو خدا دشمن رکہتا ہے ایک شیخ زانی دوسرا فقیر مختال تیسرا غنی ظلوم اسکو ابو داؤد و ترمذی و ابن حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نظر نکریگا طرف اشیمط زانی و عائل مزہو کے یہہ روایت نزدیک طبرانی کے آئی ہے اسکے سب راوی ثقہ ہین اشیمط کہتے ہین اوس شخص کو جسکے کچہہ بال سر کے سیاہ و سفید ہون اس حدیث مین کچہہ قید عمر کی نہین آئی ہے بالون کی سفیدی پر حکم مذکور لگایا گیا ہے خواہ تہوڑی عمر مین بال سفید ہو جاوین یا زیادہ عمر مین آدمی چالیس برس تک داخل جوانی رہتا ہے مرد ہو یا عورت جب چالیس سے آگے قدم رکہا تو ادہیڑ ہوا گو قویٰ کسیقدر درست کیون نہون یہہ عمر توبہ و استغفار کرنے کی ہوتی ہے نہ یاری آشنائی زناکاری شرابخواری گانے بجانے کہیل تماشے مین مبتلا ہونے کی سعدی رح نے کیا خوب کہا ہے ؎

	چہل سال عمر عزیزت گذشت	مزاج تو از حال طفلی نگشت	

چالیس سال کو جانے دو پچاس برس کے بعد تو کسی کے نزدیک بہی آدمی جوان نہین سمجہا جاتا سب اوسکو بوڑہا جانتے ہین کیا طبیب کیا فقیہ کیا اہل تجربہ کیا اہل لغت یہہ اور بات ہے کہ اکثر امرا و رؤسا مرتے دم تک آپکو جوان ہی سمجہتے ہین حرکات جوانانہ عالم پیری مین بہی کیا کرتے ہین لوگ بہی اونکو جوان کہے جاتے ہین تاکہ فسق و فجور کا چرچا کم نہو آمدنی مین خلل نہ پڑے سو انکی مخلوق عام مخلوق سے خدا نے گویا علحدہ بنائی ہے انسے بڑہاپے مین وہ گناہ ہوتے ہین جو غربا سے حالت شباب مین بہی نہین ہوتے یہہ انہین کبائر مین مبتلا رہکر دنیا سے کوچ کر جاتے ہین انکو معلوم بہی نہین ہوتا کہ ہمنے یہہ عمر عزیز کس کام مین بسر کی ہے جب قبر مین جا کر سوتے ہین تب کہین انکی آنکہین کہلتی ہین لکن پہر کیا فائدہ جو ہونا تہا سو ہو چکا اب تدارک

مافات تلافی ما مات محال ہے و بدالہم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون پس جو کوئی
جس شوق ذوق مین مرجاتاہے اوسکا حشر بھی اوسی حالت ناکارہ مین ہوتاہے ع جو میرد
مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد ٭ بوڑہے زانی زانیہ کے حق مین بہت حدیثین آئی ہین سبکے ذکر کرنے
مین کتاب بڑہتی ہے کسی حدیث مین یہہ آیاہے کہ یہہ بہشت مین نجاوینگے اگرچہ ہوا بہشت کی
ہزار برس کی راہ سے آتی ہے یعنی انکو جنت کی ہوا بھی نہ لگیگی کسی حدیث مین یون آیاہے کہ
کہ ساتون آسمان و زمین والے انپر لعنت کرتے ہین انکی شرمگاہونکی بدبو اہل نار کو ایذا دیگی
کسی حدیث کا لفظ یہہ ہے کہ زانیات کی فروج سے نہرین بہین گی جسکی بدبو سے دوزخ والے
ایذا پاوینگے مدمن خمر کو مثل بت پرست کے فرمایاہے سوجب شرابی مثل بت پرست کے ٹہیرا تو زنا
بہ نسبت شراب کے کہین زیادہ سخت و کلان تر گناہ ہے نعوذ باللہ منہ خصوصاً زنا کرنا
بوڑہے مرد بوڑہی عورت کا جسکی عمر چالیس برس سے تجاوز کرکے پچاس کو یا پچاس کے لگ بھگ
پہونچی ہے اور بھی سخت و درشت و موجب ہلاک ابدی ہے ٥

ایکہ پنجاہ رفت و درخوابی	مگر این پنج روز دریابی

یعنی ابتو تیری عمر پچاس برس کی ہوگئی ہے اب جو دس پانچ برس تیری زندگی کے علم خدا
مین باقی ہین انکو تو گناہگاری مین کسیطرح ضایع کرنا نہ چاہیے جسطرح بن سکے توبہ کرلے
باقی عمر مین اگر زیادہ عبادت نہو سکے تو گناہ کبیرہ ہی سے بچ ورنہ پہر خیر سلا ہے فائدہ جسکی
عمر زیادہ ہوا اور کام اچھے ہون وہ بڑا نصیب ور ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا خبر نہ دون مین تمکو کہ تم مین کون آدمی بہت اچھا یا خیر ہے
کہا ہان فرمایا بہتر لوگ تم مین وہ ہین جنکی عمر زیادہ لمبی ہے اونکے عمل بہت اچھے ہین اسکو امام
احمد نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح ہین ابن حبان و بیہقی بھی اس حدیث کے راوی ہین
اسکو حاکم نے جابر سے روایت کیاہے صحیح علی شرطہما کہا ہے ابو بکرہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا
اے رسول خدا بہتر آدمی کون ہوتاہے فرمایا جسکی عمر زیادہ ہو عمل اچھے ہون پوچھا برا آدمی

کون ہے فرمایا جسکی عمر زیادہ ہو عمل برے ہون اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے طبرانی نے
باسناد صحیح روایت کیا ہے حاکم وبیہقی بہی اسکے راوی ہین غرباء مسلمین مین جنکی عمر زیادہ ہوتی
جاتی ہے اونکے اعمال صالحہ روز بروز بڑہتے جاتے ہین امرار اسلام مین جنکی عمر بڑہتی ہے مرد
ہون یا عورت اونکے گناہون کو دن بدن ترقی ہوتی رہتی ہے یہہ لوگ زبان نبوت پر بدترین
مخلوق ہین جسطرح کہ پہلی قسم کے لوگ بہترین امت ہین عبداللہ بن بسر کا لفظ مرفوع یہہ ہے خیر الناس
من طال عمرہ وحسن عملہ اسکو ترمذی نے حدیث حسن کہا ہے انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے
الا انبئکم بخیارکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم اطولکم اعمارا اذا
سددوا رواہ ابو یعلی باسناد حسن معلوم ہوا کہ حالت اسلام مین عمر دراز کو پہونچنا
ایک بڑی فضیلت ہے مگر جبکہ بوڑہاپے مین سیدہا ہو جاوے ورنہ پہر بوڑہے فاسق بڑہیا
فاسقہ کیطرف خدا نظر تک بہی نکریگا گناہون سے بری کرنے بہشت مین لیجانے کا کیا ذکر ہے پچاس
سالہ مرد وعورت فاسق وفاسقہ عذاب الیم مین گرفتار رہین گے اللهم احفظنا اسلیے کہ یہہ
عمر داخل پیری ہے اسوقت کے گناہونکی یہی سزا ہے کہ جہنم نصیب ہو جنت سے محروم رکھا جاوے
ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کے کچہہ بندے ایسے
بہی ہین کہ اللہ تعالے اونکے قتل کرانے مین بخل کرتا ہے اونکی عمر کو حسن عمل مین طول دیتا ہے
اونکو اچہا خاصا رزق بخشتا ہے اونکو تندرست رکہتا ہے آرام سے فرش پر اونکی روح
قبض فرماتا ہے اونکو مرتبہ شہدار کا عطا کرتا ہے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اس حدیث
کے مصداق وہ محدثین وعلمار باتمکین ہین جنکی عمر دراز درس تفسیر وحدیث مین گزری یا
وعظ ونصیحت وکثرت عبادت مین بسر ہوئی یا وہ خلفار وائمہ دین ہین جنہون نے راہ خدا
مین جہاد کیا غازی ہوئے کیا رسے علحدہ تہے مگر ایسے لوگ زمرۂ امرار مین کمیاب ہوتے ہین
ہزارون لاکہون مین گنتی کے ملتے ہین وہ بہی بہت جستجو سے زمرۂ اہل حدیث وقرآن مین
اسطرح کے لوگ ڈہیر کے ڈہیر تہے اب بہی تلاش سے ملجاتے ہین خود علم حدیث کا ایک خاصہ ہے

کہ جو شخص اس علم مبارک مین مشغول رہتا ہے اوسکی عمر زیادہ ہوتی ہے الا ماشاء اللہ فائدہ
عبداللہ بن شداد کہتے ہین تین آدمی قبیلہ بنی عذرہ کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے آئے اسلام لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اوسمین ایک آدمی انہین
کا گیا وہ شہید ہوگیا دوسرے لشکر مین دوسرا آدمی گیا وہ بھی شہید ہوگیا تیسرا اپنے بستر پر مرا طلحہ
کہتے ہین مینے ان تینون کو بہشت مین دیکھا سب سے آگے وہ تھا جو فراش پہ مرا تھا پھر اوس دوسرے
کو دیکھا جو پیچھے شہید ہوا تھا پھر اوسکو دیکھا جو اول شہید ہوا تھا کہ وہ سب سے پیچھے ہے میرے
دلمین اسکا خیال ہوا مینے آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا فرمایا یہہ کیا
جگہہ انکار کی ہے کوئی آدمی نزدیک خدا کے اوس مومن سے زیادہ افضل نہین ہے جسکی عمر اسلام مین
گذری اوسنے تسبیح تکبیر تہلیل کی اسکو احمد وابویعلی نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح ہین معلوم
ہوا کہ جسکی عمر زیادہ ہوتی ہے اور وہ نیکوکار ہوتا ہے تو درجہ اوسکا کم عمر والے گو شہید ہی کیون
نہون آگے بڑھ جاتا ہے اس حدیث مین بڑی بشارت ہے واسطے اوس بوڑھے اور بڑھیا
کے جسکا انجام بخیر ہو آخر عمر مین گناہ سے بچتا رہا ہو ورنہ پھر بدترین امت ہے حدیث جابر کا
لفظ مرفوع یون ہے کہ سعادت یہہ ہے کہ عمر بندے کی لمبی ہو اللہ اوسکو رجوع نصیب کرے
اسکو احمد نے باسناد حسن روایت کیا ہے بیہقی بھی اسکے راوی ہین ۔

فصل بیان مین طعام وشراب کے

کھانا پینا ایک ایسی چیز ہے کہ بغیر اوسکے کسی بوڑھے بچے جوان کا کام نہین چلتا کھانے پینے
سے دو امر متعلق ہین ایک آداب طعام شراب دوسرے حلت وحرمت اطعمہ واشربہ کی سو بیان ان
دونون امر کا مختصر طور پر مطابق سنت مطہرہ کے یہہ ہے کہ حدیث عمر بن سلمہ مین مرفوعاً یہہ حکم آیا ہے
کہ کھاتے وقت بسم اللہ کہے داہنے ہاتھ سے کھاوے سامنے سے کھانا اوٹھاوے یہہ حدیث متفق
علیہ ہے حذیفہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جس کھانے پر اللہ کا نام نہین لیا جاتا شیطان اوسکو

اپنے لیے حلال کر لیتا ہے رواہ مسلم ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کہ جب کوئی تم مین سے پانی پیے تو داہنے ہاتھ سے پیئے رواہ مسلم اسلیئے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کہاتا پیتا ہے رواہ مسلم عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہانا کہا کر ہاتھ دہونے سے پہلے اپنی اونگلیان چاٹ لیتے تھے رواہ مسلم عن کعب بن مالکؓ مرفوعاً ابن عباس کی حدیث مین یہہ بہی آیا ہے کہ کہانیوالا خود اونگلیان چاٹے یا دوسرے کو چٹاوے متفق علیہ ہاتھ سے اگر نوالہ گرجاوے تو اوسکو اوٹہا کر پونچہہ کر کہالے شیطان کے لیئے نہ چھوڑے رواہ مسلم عن جابر مرفوعاً انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبہی خوان پر یا طشتری مین کہانا نہین کہایا نہ چپاتی کہائی ہان دستر خوان پر کہانا کہاتے تھے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے خوان وہ ہے جو تانبے یا لکڑی کا ہو دستر خوان وہ ہے جسپر کہانا رکہین خواہ چمڑا ہو یا کہار یا پتا یا اور کچھہ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبہی چپاتی نہین دیکہی نہ ثابت بکری بریان کی ہوئی نہ آٹا چہنا ہوا نہ چلنی بلکہ جَو کا آٹا ہوتا اوسکی بہوسی مونہہ سے پہونک کر اوڑا دیتے یہہ سارا مضمون بخاری کی حدیثون مین انس وسہل بن سعدؓ سے آیا ہے **فائدہ** ابو ہریرہ کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ایماندار ایک آنت مین کہاتا ہے کافر سات آنتون مین اسکو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ مومن ایک آنت مین پیتا ہے کافر سات آنتون مین پیتا ہے یعنی مومن کو حرص کہانے پینے کی کم ہوتی ہے تہوڑے کہانے پینے مین پیٹ اوسکا بہر جاتا ہے کافر کو کہانے پینے کی حرص زیادہ ہوتی ہے وہ جانورونکی طرح ہمیشہ فکر طعام و شراب مین رہتا ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ کم کہانا پینا علامت ایمان کی ہے کم خوراک مسلمان اچہا ہوتا ہے بہت سا کہانا پینا علامت کفر کی ہے اسیلیے یہہ بات دیکہی سنی جاتی ہے کہ ہنود و مجوس و اہل کتاب وغیرہ بہت کہاتے پیتے ہین کوئی ایک دن رات مین تین بار چار بار کہاتا ہے بار بار پانی یا شراب پیا کرتا ہے پہر وزن طعام بہی زیادہ ہوتا ہے کوئی سیر بہر کوئی دو سیر ایک وقت مین کہا جاتا ہے کوئی کہانے کے سوا سیر

آدہ سیر بلکہ زیادہ فواکہ وبقول نوشجان کرجاتا ہے پہر اس کثرت مقدار طعام پر اپنے ہمعصرون
پہ فخر کرتا ہے کہتا ہے کہ مین ایک وقت مین اتنا گوشت کہالیتا ہون اتنا دودہ پی لیتا ہون یا گہی پی جاتا
ہون سو یہہ مقدار طعام یہہ افتخار کلام مخالف طریقۂ ایمان واسلام ہے مانا کہ تم ایک بکرے کا گوشت
کہا گئے یا ایک گوسفند سالم کے کباب اوڑا گئے اس سے کیا ہوا یہی ہوا کہ مثل حیوانات کے ٹہیرے
انسانیت سے باہر سمجہے گئے تم کتنا ہی زیادہ کہاؤ گے بیل بہینس گہوڑے ہاتی سے پہر بہی زیادہ
نہ کہا سکوگے جو زیادہ کہاتا ہے وہ لید بہی زیادہ کرتا ہے صبح شام بیت الخلا مین گہسا رہتا ہے
اسمین کیا خوبی ہوئی بلکہ زیادہ کہانے والے جلد مرجاتے ہین کم کہانیوالا زیادہ جیتا ہے الا ماشاء اللہ
تعالےٰ حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ زیادہ کہانا نحوست ہے ایک غلام کا خرید کرنا چاہا تہا وہ
بہت سی کہجور کہا گیا فرمایا اسکو پہیردو رواہ البیہقی فی شعب الایمان معلوم ہوا کہ زیادہ کہانا
داخل عیب ہے اس عیب سے لونڈی غلام واپس ہوسکتی ہین ؎

جز خوردن وخواب چون نداری کارے		گوش تو ازین دراز تر بایستے	

فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ دو آدمیون کا طعام تین آدمی کو تین کا
طعام چار آدمی کو کفایت کرتا ہے یہہ حدیث متفق علیہ ہے اس حدیث سے بہی یہہ سمجہا گیا کہ مومن
کم خوراک ہوتا ہے جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ایک کا کہانا دو کو دو کا کہانا چار کو چار کا کہانا
آٹہہ کو کافی ہوتا ہے رواہ مسلم حدیث عائشہ مین مرفوعاً تعریف تلبینہ کی آئی ہے فرمایا بیمار
کے دلکو چین دیتا ہے غم کو دور کرتا ہے متفق علیہ مراد وہ کہانا ہے جو آٹے دودہ سے بنایا
جاتا ہے کبہی اوسمین شہد بہی ملاتے ہین عرب مین نام اوسکا تلبینہ ہے انس کی روایت مین آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوکی کو پسند کرتے رکابی کے ارد گرد سے تلاش کرکے چنکر کہاتے
متفق علیہ عربی مین لوکی کو قرع ویقطین کہتے ہین اردو مین کدو بہی بولتے ہین سوا اس ترکاری
کے اور کوئی ترکاری بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کہائی عائشہ نے کہا مٹہائی
وشہد کو دوست رکہتے تہے رواہ البخاری جابر کا لفظ یہہ ہے کہ سرکہ کو اچہا سالن فرمایا ہے

رواہ مسلم عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ ککڑی کو کہجور کے ساتھہ کہایا ہے متفق علیہ یہہ
بہی فرمایا ہے کہ جس گہر مین کہجور نہین ہے وہ گہر والے بہوکے ہین رواہ مسلم معلوم ہوا کہ
گہر مین کہجور یا کسی اور میوہ فصلی کا موجود رکہنا اچہا ہوتا ہے کہ اگر ایک وقت روٹی نہ ملے تو کہجور
ہی سے پیٹ بہر لے جہان کہجور نہین ہے وہان چنے آم وغیرہ قایم مقام اوسکے ہوسکتے ہین فائدہ
جس کہانے مین پیاز لہسن ہوتا اوسکو نہ کہاتے فرماتے جو اسکو کہاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے
پوچہا کیا حرام ہے فرمایا نہین بلکہ مجہکو اسکی بو مکروہ معلوم ہوتی ہے یہہ مضمون احادیث صحیحین مین
آیا ہے حدیث مقدام مین مرفوعًا آیا ہے کہ تم طعام کا وزن کیا کرو اسمین تمکو برکت ہوگی رواہ
البخاری یعنی غلہ وغیرہ کا تول کر لینا تول کر خرچ کرنا سبب برکت کا ہے انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے
کہ اللہ اوس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کہانے پینے کے وقت الحمد للہ کہتا ہے رواہ مسلم
جو شخص وقت کہانا کہانے کے بسم اللہ کہنا بہول جاوے تو یون کہہ لے بسم اللہ اولہ واخرہ اسکو
ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے جو شخص کہانا کہا کر شکر کرتا ہے وہ مثل صایم صابر کے ہوتا ہے
رواہ الترمذی و رواہ ابن ماجۃ والدارمی عن سنان بن سنۃ عن ابیہ
کہانے سے پہلے پیچہے ہاتہہ دہونا موجب برکت کا ہے اسکو ترمذی وابوداؤد نے سلمان سے مرفوعًا
روایت کیا ہے اگرچہ سند اسکی ضعیف ہے رکابی کے بیچ سے کہانے کو منع فرمایا ہے اسلئے کہ برکت وسط
ہی مین اوترتی ہے اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے ابوداؤد کا لفظ یہہ ہے کہ اسفل صحفہ سے کہاو
کیونکہ برکت جانب اعلے سے نازل ہوتی ہے تکیہ لگا کر کہانے سے گوشت کو چہری سے کاٹ کر کہانے سے
منع فرمایا ہے صنع عجم بتایا ہے یہہ کہا کہ تم دانت سے نوچکر کہاؤ یہہ خوشگوار وہاضم ہوتا ہے معلوم ہوا
کہ کانٹے چہری چاقو سے گوشت کاٹ کر کہانا عادت اہل کتاب کی ہے مسلمانون کو اس کام سے نہی
فرمائی ہے نیچر جو کاٹ کر کہاتے ہین سو یہہ کچہہ مسلمان نہین ہین کہ انسے بحث کیجاوے فائدہ
حدیث ام المنذر مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضی کو کہا تم نقیہ ہو
کہجور نہ کہاؤ بجو اور چقندر کہاؤ اسکو احمد و ترمذی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ

بیمار کو پرہیز کرنا چاہئے انس کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہ دیگی پسند آتی تہی رواہ
الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان نبیشہ کی حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی کہانا کہا کر رکابی
کو چاٹتا ہے رکابی اوسکے لئے استغفار کرتی ہے رواہ احمد والترمذی وابن ماجة
والدارمی ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے ابن عباس کہتے ہین بہت محبوب کہانا رسول
خدا کو ثرید تہا روٹی کا ثرید حیس ہوتا ہے اسکو ابو داود نے روایت کیا ہے حیس کہتے ہین کہجور
کو گہی واقط[ل] مین ملانے کو حدیث ابی اسید انصاری مین آیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا تم کہاو
تیل زیتون کا اور لگاؤ اوسکو یہہ مبارک درخت کا تیل ہے رواہ الترمذی وابن ماجة
والدارمی فرمایا جس گہر مین سرکا ہے وہ گہر سالن کا محتاج نہین اسکو ترمذی نے ام ہانی سے
روایت کیا ہے حسن غریب کہا ہے معلوم ہوا کہ گہر مین سرکہ رکہنا چاہئے اگر ایک وقت سالن نہ ملے
تو روٹی سرکہ سے لگا کر کہا سکتا ہے عائشہ کہتی ہین آپ تربوز کو ہمراہ کہجور کے کہاتے تہے رواہ
ابوداود اسمین یہہ حکمت تہی کہ ایک چیز کی گرمی دوسری چیز کی سردی کو توڑ دے معلوم ہوا کہ
طعام معتدل کہانا چاہئے ایسی چیز نہ کہا دے جو بالکل سرد یا بالکل گرم ہو اسکو ابوداود نے
روایت کیا ہے ترمذی نے حسن غریب کہا ہے انس نے کہا آپ کہجور کے کیڑے نکالکر کہجور کو کہایا
رواہ ابوداود گولر وغیرہ مین بہنگے ہوتے ہین میوہ سے اونکو نکالکر اگر میوہ کہا دے تو درست
ہے مسکہ و کہجور کو دوست رکہتے تہے اسکو ابوداود نے ابن بسر سے روایت کیا ہے جب گہر مین کسیکو
تپ آتی اوسکو حسا پلاتے یہہ مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک ترمذی کے آیا ہے ترمذی نے
اسکو حسن صحیح کہا ہے حسا کہتے ہین گہی پانی کو آٹے مین ملاکر پینے کو یہہ ایک طرح کا حریرہ ہوتا ہے
یہہ غمگین کے دلکو قوی کرتا ہے بیمار کے دل سے تعب کو دور کرتا ہے فرمایا عمدہ سالن تمہارا نمک
ہے اسکو ابن ماجہ نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے اکثر لوگ روٹی فقط نمک سے کہا لیتے ہین
یہی نمک بجاے سالن ہو جاتا ہے فرمایا کہانا جوتا اوتار کر کہاو اسمین پاوں کو آرام ملیگا فرمایا
گرم کہانے کو ٹہنڈا کر کے کہانا بڑی برکت رکہتا ہے رواہما الدارمی عن انس واسماء بنت

[ل] یعنی پنیر

ابی بکر معلوم ہوا کہ جس کھانے مین بہاپ ہووے وان اوٹھتا ہو اوسکو ٹھنڈا کر کے کہاوے
ایسا گرم نہ کہاوے کہ مونہہ جل جاوے انس کہتے ہین کہ آپ پانی پینے مین تین سانس لیتے تھے متفق
علیہ مشک کے دہانہ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے اسکو شیخین نے ابن عباس سے روایت کیا ہے
کھڑے ہوکر پانی پینے سے بہی منع کیا ہے اسکو مسلم نے انس سے روایت کیا ہے مگر آب وضوو
زمزم کھڑے ہوکر پینا درست ہے حدیث جابر مین آیا ہے کہ آپنے آب شبینہ مین دودہ ملاکر پیا ہے
رواہ البخاری اسکو لسّی کہتے ہین تسونے چاندی کے برتن مین کھانے پینے سے منع فرمایا
ہے متفق علیہ من حدیث ام سلمۃ کھانے پینے کی چیز پہلے اوسکو دے جو داہنے طرف
بیٹھا ہو یہہ مضمون حدیث انس مین نزدیک شیخین کے آیا ہے ایک سانس مین پانی پینے سے نہی
فرمائی ہے بسم اللہ کرکے پانی پیے جب پی چکے الحمد للہ کہے اسکو ترمذی نے ابن عباس سے
روایت کیا ہے ابو سعید خدری کہتے ہین منع کیا پھونکنے سے اندر پانی کے اور اس بات سے
کہ سوراخ آبخورہ سے پانی پیے رواہ ابوداؤد عائشہ نے کہا آپ ٹھنڈے پانی کو بہت دوست
رکہتے تھے رواہ الترمذی فرمایا دودہ کفایت کرتا ہے عوض کھانے پینے کے اسکو ترمذی و
ابوداؤد نے روایت کیا ہے آپکے لئے میٹھا پانی دو دن کی راہ سے آتا تھا اسکو ابوداؤد نے
عائشہ سے روایت کیا ہے آپکے واسطے نبیذ ٹونٹی دار برتن مین بنایا جاتا تھا وہ دن پیتے
تیسرے دن پہینک دیتے اسکو مسلم نے عائشہ و ابن عباس سے روایت کیا ہے فرمایا کچھہ لوگ میری
امت کے شراب پئین گے اوسکا کچھہ اور ہی نام رکھین گے رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ عن
ابی مالک الاشعری یہہ خبر معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جیسا فرمایا ویسا
ہی ہوا فرمایا جب رات ہو لڑکونکو باہر نکلنے نہ دو گہر کے دروازے بند کرو مشک کا مونہہ باندہ دو
برتنون کو چھپا دو کوئی چیز برتنون پہ آڑی رکہہ دو چراغ بجہا دو متفق علیہ ابن عمر کا لفظ
یہہ ہے کہ سوتے وقت آگ گہر مین نہ رکہو امرا کے محلات مین رات بہر چراغ جلا کرتا ہے باورچیخانہ
مین آگ رہا کرتی ہے یہہ کام خلاف سنت ہے یہہ سب آداب مین طعام و شراب کے رہی وہ چیزین

جنکا کھانا پینا حرام ہے سوا ان چیزون کا ذکر کچھ قرآن مین آیا ہے کچھ حدیث مین اصل ہر چیز
مین حلت ہے حرام وہی چیز ہے جسکو خدا و رسول نے حرام کیا ہے اور جس چیز سے سکوت کیا ہے
وہ معاف ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے حرام ہے تمپر مردار خون روان گوشت خوک اور وہ
چیز جو نام غیر خدا پر پکاری گئی ہے اور گلا گھونٹا ہوا جانور اور چوٹ سے مرا ہوا حیوان اور گر کر مرا
ہوا اور سینگ کا مارا ہوا اور درندہ کا کھایا ہوا انتہے حدیث مین آیا ہے کہ دو جنس مختلف کا
نبیذ بنانا شراب کا سرکہ طیار کرنا درست نہین ہے ہر مسکر حرام ہے ہر نشے والی چیز شراب ہے شراب
اگرچہ پاک ہے مگر حرمت اوسکی قطعی ہے نبیذ کا بنانا جوش مارنے سے پہلے پینا درست ہے
جس چیز کی حلت حرمت نہین آئی نہ حکم قتل کا آیا نہ اوسکے قتل سے منع کیا ہے مرجع اوسمین طرف
شرفاء عرب کے ہے جسکو یہ پاک صاف سمجھین وہ حلال ہے جسکو یہ ناپاک جانین وہ حرام ہے جسکے
قتل کرنے سے شرع نے منع کیا ہے یا اوسکے قتل کا حکم دیا ہے وہ حلال نہین حاصل یہ کہ طیبات
حلال ہوتے ہین خبائث حرام ہوتے ہین حلال جانور کا گوشت کھانا درست ہے گو بذریعہ شکار
کے حاصل ہوا ہو شراب پینا حرام قطعی ہے دس آدمیون پر مقدمہ شراب مین لعنت آئی ہے شرابی کو مثل
بت پرست کے ٹھہرایا ہے جس دستر خوان پر دور شراب ہو اوسپر کھانا درست نہین ہے **فائدہ**
ابن ماجہ نے عمر بن خطاب سے مرفوعاً روایت کیا ہے تم ملکر کھانا کھایا کرو برکت ساتھ جماعت کے ہے
فرمایا برا برتن جو آدمی نے بھرا پیٹ ہے کافی ہین ابن آدم کو چند لقمے جو اوسکی پشت کو سیدھا رکھین
پھر اگر بغیر پیٹ بھرے کام نہین چلتا ہے تو ثلث طعام ثلث پانی ثلث سانس کے لیے رکھے اسکو ترمذی
نے حسن کہا ہے ابن ماجہ و ابن حبان نے بھی اسکو روایت کیا ہے ایک آدمی نے ڈکار لی فرمایا اپنی
ڈکار کو روک سب سے زیادہ سیر شکم دنیا مین سب سے زیادہ بھوکا دن قیامت کے ہوگا اسکو حاکم نے
صحیح الاسناد کہا ہے عائشہ کہتی ہین پہلی بلا جو اس امت مین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے نکلی پیٹ بھر کر کھانا ہے جب تن کر کھایا بدن موٹا ہوا دل کمزور پڑ گئے شہوتون کا ہجوم ہوا
رواہ البخاری فی کتاب الضعفاء جعدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک

مرد کو دیکھا جسکا پیٹ بڑا تھا اونگلی سے اشارہ کرکے فرمایا کہ اگر یہہ کلانی کسی اور کام مین ہوتی تو بہتر تھا اسکو ابن ابی الدنیا و طبرانی نے باسناد جید روایت کیا ہے حاکم و بیہقی بہی اسکے راوی ہین ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ایک بڑے لمبے کہانے پینے والیکو لائین گے وہ اللہ کے سامنے برابر ایک پرپشہ کے بہی نہوگا رواہ الشیخان حلاج نے کہا جب سے مین مسلمان ہوا ہون بقدر قوت کہاتا پیتا ہون رواہ الطبرانی والبیہقی یعنی ڈٹکر نہین کہاتا انکی عمر ایکسو بیس برس کی ہوئی پچاس برس کی جاہلیت مین ستر برس کی اسلام مین یہہ خیال اکثر لوگونکا کہ زیادہ کہانے سے زیادہ قوت و عمر ہوتی ہے غلط ہے بلکہ کم کہانے مین صحت و درازی عمر کی مقصور ہے عائشہ کو دیکھا کہ اونہون نے ایک دن مین دو بار کہایا فرمایا کیا تجھکو یہہ بات پسند ہے کہ سوا پیٹ کے کوئی دہندا تجھکو نہو ایک دن مین دو بار کہانا اسراف ہے اللہ اسراف والون کو دوست نہین رکہتا رواہ البیہقی یعنی چار پہر دن مین ایک بار کہانا چار پہر رات مین ایک بار کہانا بس ہے دن مین دو بار یا رات مین دو بار کہانا داخل اسراف ہے رمضان مین دنکو روزہ ہوتا ہے اسلیئے اوسکے عوض سحری مقرر ہے آٹھ پہر مین دو بار کہانا ہو گیا اتنا کہانا ثابت ہے انس بن مالک کا لفظ یہہ ہے کہ جب تو نے ہر چیز کہائی تو یہہ اسراف ہوا رواہ ابن ماجۃ امرار رؤسا کے دسترخوان پر الوان طعام ہوتے ہین یہہ داخل اسراف ہے ورنہ ایک دو چیز کافی ہے دس طرح کے کہانے ایک وقت مین کیا ضرور ہین اسی لئے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہاؤ پیو صدقہ دو جب تک کہ اسراف و اترانا نہو رواہ النسائی و ابن ماجۃ جو لوگ طرح طرح کے کہانے کہاتے کہلاتے ہین وہ کہانا بدون اسراف و اترانے کے نہین ہوتا پہر یہہ تکلف علحدہ ہے کہ دہلی و پشاور کے چاول آتے ہین کابل کے دنبے منگائے جاتے ہین کسی شہر کا گہی طلب ہوتا ہے کسی شہر سے کوئی اور چیز آتی ہے کہین سے برف منگوایا جاتا ہے کسی جگہہ کے خربزے

انگور رنگتر سے طلب کیے جاتے ہین اوس چیز کی قیمت سے زیادہ صرف کرایہ وغیرہ کا پڑ جاتا
ہے یہہ سب داخل اسراف ہے معاذ بن جبل سے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے خبردار جو تو نے چین
کیا اللہ کے بندے چین کرنیوالے نہین ہوتے رواہ احمد و رواتہ ثقات والبیہقی
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بدترین امت وہ لوگ ہین جو چین اوڑاتے ہین انکے بدنپر
گوشت اوگتا ہے یعنی خوب کہا کہا کر موٹے تازے بنتے ہین رواہ البزار و رواتہ ثقات
یہہ بدن لائق دوزخ کے ہوتا ہے موٹاپے کو دوست رکہنا علامت ہے ضعف ایمان کی نشان ہے
قرب قیامت کا ابی امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کچہہ لوگ میری
امت کے طرح طرح کے کہانے کہائینگے طرح طرح کی شراب پیین گے طرح طرح کے کپڑے پہنین
گے موںہہ بہر کر باتین کرینگے یہہ لوگ بدترین امت ہین اسکو ابن ابی الدنیا وطبرانی نے روایت
کیا ہے یہہ حدیث معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ جسطرح فرمایا تہا ویسا
ہی ہوا اس حدیث کے مصداق آسودہ لوگ ہین جو ہر آن تدن الوان طعام و شراب و لباس
مین رہتے ہین جو موںہہ مین آتا ہے بکڈالتے ہین خصوصاً امرا و روسا جنکا کام یہی کہانا پینا
پہننا واہیات بکنا مسخراپن کرنا پہکڑ لڑنا ہنسی ٹہٹہے اوڑانا دل لگی کرنا تیر اندازی کرنا نکالنا غیبت
کرنا جہوٹ بولنا دہوکے دہڑی کی باتین بتانا ہر کسیکو برا کہنا زندون مردون پر طعن تشنیع
کرنا ہے عبد اللہ بن جعفر کا لفظ مرفوع یہہ ہے بدترین امت وہ لوگ ہین جو ناز و نعمت مین
پیدا ہوئے ہین طرح طرح کے کہانے کہاتے ہین چبڑ چبڑ باتین بنایا کرتے ہین رواہ ابن
ابی الدنیا والطبرانی ؛

فصل بیان مین لباس کے

حدیث انس مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہننا چادر کا بہت پسند تہا لفظ حدیث
کا حبرہ ہے حبرہ اوس چادر کو کہتے ہین جسمین سرخ سبز دہاریان ہون یہہ چادر یمن مین بنتی

جاتی تھی یہہ حدیث متفق علیہ ہے دوسری روایت مین مغیرہ سے آیا ہے کہ آپنے ایک جبہ رومی پہناجسکی آستینین تنگ تھین یہہ حدیث بہی متفق علیہ ہے آپکا انتقال ایک کملی پیوند دار اور ایک موٹے تہ بند مین ہوا اسکو شیخین نے ابی بردہ سے روایت کیا ہے جس بچھونے پر آپ سوتے تھے وہ چمڑے کا تہا اوسکے اندر چہال کہجور کی بہری تہی یہہ مضمون حدیث عائشہ کا ہے نزدیک بخاری و مسلم کے جس گدیلے پر بیٹھتے تھے وہ بہی ایسا ہی تہا اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے یعنی لباس و فرش مین تکلف نکرتے جسطرح اکثر امرار رؤسا و اہل دنیا کیا کرتے ہین کہ مشروع کمخواب کی توشکون پر سوتے ہین صدہا روپیہ کی قیمت کے قالین و فرش گہر مین بچھاتے ہین جابر نے کہا آپنے فرمایا ہے ایک فرش مرد کے لیے ایک عورت کے لیے ایک مہمان کے لیے کافی ہے چوتھا فرش شیطان کے لیے ہوتا ہے رواہ مسلم امرار رؤسا آسودہ مرد عورت اپنے لیے متعدد فرش رکھتے ہین کہئی طرح کی توشک کئی طرح کی رضائی تیار رہتی ہے حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جو کوئی اپنی ازار کہینچکر اتراتا چلتا ہے اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نگاہ نکریگا متفق علیہ جو عورتین کلی دار پاجامہ پہنکر اتراتی چلتی ہین وہ اس حدیث کی مصداق ہین انکی ازار سے خدا بیزار ہوتا ہے آسودہ عورتون کے کلی دار پاجامہ مین تہان کے تہان لگ جاتے ہین گوٹے پٹھے کا تو کچھہ حساب ہی نہین یہہ سب داخل اسراف ہے اسراف کرنیوالے شیطانون کے بہائی ہین بلکہ حدیث ابن عمر مین مطلقاً کپڑے کو کہینچکر چلنے کا یہی حکم آیا ہے یہہ حدیث بہی متفق علیہ ہے جو مرد عورت عمدہ لباس پہنکر چادر دوپٹہ اوڑہکر بنی سنبہلی پہرتی ہین اپنا لباس دوسرونکو دکہاتی ہین یہہ سب خدا کی نظر سے گری ہوئی ہین بخاری مین ابن عمر سے آیا ہے کہ ایک آدمی اسیطرح ناز نخرے سے اپنی ازار کہینچتا ہوا چلتا تہا وہ زمین مین دہس گیا قیامت تک زمین مین دہستا چلا جاویگا مرد کے حق مین جو کپڑا ایڑی سے نیچا ہے وہ دوزخ مین جاویگا اسکو بخاری نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے عورت کی ازار ایڑی سے بالشت بہر یا ہاتھہ بہر لٹکی رہے تاکہ پاؤن اوسکے نظر نہ آوین یہہ مضمون بہی حدیث ام سلمہ مین

آیا ہے اسکو مالک واہل سنن نے روایت کیا ہے اس سے زیادہ لٹکانا عورتونکو بہی منع ہے جو عورتین تنگ
پاجامہ پہنتی ہین اونکے پاؤن کہلے رہتے ہین یہہ سخت ممنوع ہے یہہ عرض کا نیچا پاجامہ پہنین یا تنگ پاجامہ
پر موزے پہنین ورنہ بے ستر ہین گی اسلیئے حرمین شریفین کی عورتین جیم اسکے موزے پہنے رہتی
ہین اونکے پاؤن بالکل چہپے ہوتے ہین ایسا تنگ پاجامہ مرد عورت کا جس سے نقشہ بدن کا معلوم ہو
بالکل خلاف شرع شریف ہے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے یہہ حکم حدیث عمر وانس وابی امامہ مین نزدیک
شیخین کے آیا ہے حدیث مرفوع حذیفہ مین فرش حریر پر بیٹھنے سے بہی منع کیا ہے یہہ حدیث بہی متفق
علیہ ہے ہان دو چار اونگل حریر کا سنجاف وغیرہ مین لگا کر پہننا جائز ہے اسکو مسلم نے عمر سے روایت
کیا ہے اسماء بنت ابی بکر نے ایک جبہ نکالا جسکے گریبان وجیب مین گوٹ دیباج کی لگی تہی کہا کہ یہہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جبہ ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ اسقدر استعمال حریر کا مرد کو درست
ہے خارش مین حریر پہننا دفع خارش کے لئے جائز ہے حدیث ابن عمر مین جامۂ عصفر کو لباس کفار
فرمایا ہے رواہ مسلم کرتے کو سب سے زیادہ محبوب رکہتے تہے یہہ مضمون حدیث ام سلمہ مین نزدیک ترمذی
وابو داؤد کے آیا ہے کرتے کی آستینین پہنچے تک ہوتی تہین اسکو ترمذی نے اسماء بنت ابی بکر سے
روایت کیا ہے حسن غریب بتایا ہے یہہ لنبے لنبے زغل جبے کرتے لبادے جس سے ہاتہہ کی اونگلیان
چہپ جاتی ہین لباس بدعت ہے قمیص کو داہنی طرف سے پہننا شروع کرتے رواہ الترمذی عن
ابی ھریرۃ تہہ بند کرتا پگڑی سب کا لٹکانا منع ہے اسکو اہل سنن نے مرفوعاً ابن عمر سے روایت کیا
ہے سفید لباس پہننے کا حکم فرمایا ہے اس لباس کو اطہر واطیب کہا ہے مردون کو سفید کپڑے مین کفن
کرنیکا حکم دیا ہے یہہ حدیث نزدیک احمد واہل سنن کے سمرہ سے آئی ہے پگڑی کا علاقہ دونون
کندہون کے بیچ مین چہوڑتے اسکو ترمذی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے پگڑی کے نیچے ٹوپی ہوتی
فرمایا یہہ فرق ہے درمیان ہمارے اور مشرکین کے اسکو ترمذی نے رکانہ سے روایت کر کے غریب
کہا ہے عورتون کے لیئے سونا ریشمی کپڑا پہننا حلال فرمایا ہے جسطرح مردون پر حرام کیا ہے رواہ
الترمذی عن ابی موسیٰ الاشعری وقال حسن صحیح جب نیا کپڑا پہنتے دعا کرتے اوس کپڑے کا نام

سفر فرماتے جیسے عمامہ قمیص وار رواہ ابو داؤد عن ابی سعید الخدری **فائدہ** عائشہ
سے کہا اگر تو مجھہ سے ملنا چاہتی ہے تو تجھکو دنیا سے اتنا کافی ہے جتنا توشہ مسافر لیتا ہے خبردار
کبھی آسودہ لوگون کے پاس نہ بیٹھنا کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھنا جب تک کہ تو اوسمین پیوند نہ لگائے
اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے غریب کہا ہے مراد آسودہ عورتین ہین جب انکے پاس بیٹھنا اچھا
نہ ٹھیرا تو خود دنیا سمیٹ کر آسودہ بننا اور بھی برا ہوگا ابو امامہ نے کہا آپنے فرمایا تم سنتے نہین ہو
میلا کچیلا موٹا جھوٹا پہننا اہل ایمان ہے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے حدیث ابن عمر مین
مرفوعاً آیا ہے جسنے دنیا مین شہرت کا کپڑا پہنا اوسکو خدا دن قیامت کے ذلت کا کپڑا پہناویگا
رواہ احمد واہل السنن لباس شہرت وہ ہوتا ہے جو انوکھا ہو لوگ اوسکو ایک نئی طرز وضع
سمجھین معمولی لباس سے علٰحدہ تراش خراش نکالی گئی ہو دوسری روایت کا لفظ یہہ ہے کہ جس نے
مشابہت پیدا کی کسی قوم کے ساتھہ وہ اوسی قوم مین سے ہے رواہ احمد وابو داؤد عن
ابن عمر یعنی جو کوئی صورت سیرت مین مثل مشرکین و اہل کتاب و مجوس وغیرہم کے ہوتا ہے اونکا
سا لباس پہنتا ہے اونکا سا جوتا ٹوپی رکھتا ہے گو مسلمان ہو مگر حکم اوسکا وہی ہے جو حکم انکا ہے
اسیطرح جو کوئی اونکو دوست رکھتا ہے وہ بھی اونہین کے حکم مین ہوتا ہے قرآن شریف مین
فرمایا ہے ومن یتولھم منکم فانہ منھم حدیث سوید مین آیا ہے جسنے چھوڑ دیا پہننا اچھے
لباس کا باوجود مقدرت کے واسطے خاکساری کے پہناویگا اللہ اوسکو حلّہ کرامت کا اسکو ابو داؤد
نے روایت کیا ہے یہہ بھی آیا ہے کہ اللہ دوست رکھتا ہے اس بات کو کہ دیکھے اثر اپنی نعمت کا اپنے
بندے پر اسکو ترمذی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے اظہار نعمت بغرض شکر
ایک عمدہ کام ہے ایک شخص کو دیکھا کہ لال کپڑے پہنے تھا اوسکے سلام کا جواب نہ دیا رواہ الترمذی
وابو داؤد عن ابن عمرو ابو ریحانہ کہتے ہین منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دانت ریتنے بدن گودنے ریشمی استر لگانے کندھون پر ترنج بنانے سے جسطرح عجمی لوگ کیا کرتے
ہین رواہ ابو داؤد والنسائی حدیث علی مرتضیٰ مین مرفوعاً آیا ہے کہ منع فرمایا سونے کی

ترنج بنانا

انگوٹھی پہننے اور سرخ زین پوش پر سوار ہونے سے اسکے راوی اہل سنن ہین ابو رمثہ نے دیکھا کہ آپ دو کپڑے سبز رنگ پہنے ہوئے ہین بالون پر بڑہاپا آگیا بالون کا رنگ سرخ تہا یعنی خضاب حنا کیا تھا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے **فائدہ** مرد کو سوا کسنب کے سب رنگ پہننا درست ہے کچے ہون یا پکے فقہار نے جو تفصیل الوان کی ہے وہ بے دلیل ہے کسنب کو عصفر کہتے ہین عورتون کو کسنب کا رنگا ہوا پہننا درست ہی یہہ مضمون حدیث ابن عمرو مین نزدیک نسائی و ابو داؤد کے آیا ہے نبی ہین جب خطبہ پڑہا لال چادر اوڑہے تہے رواہ ابو داؤد عن عامر معلوم ہوا کہ سوا کسنب کے باقی لال رنگ مرد کو درست ہین حلہ حمراء سے بہی یہی مراد ہے جیسے سرخ بانات کا اوڑہنا پہننا عائشہ کہتی ہین کہ سیاہ چادر بہی اوڑہی ہے رواہ ابو داؤد ایک چادر ایسی اوڑہی تہی جسکی جہالر پاؤن پر پڑتی تہی اسکو بہی ابو داؤد نے روایت کیا ہے مصر سے باریک کپڑا آیا تہا دحیہ بن خلیفہ کو دیکر فرمایا اسکے دو ٹکڑے کرو ایک اپنا کرتا بناؤ ایک بی بی کو دو کہ وہ پہنے مگر یہہ کہدو کہ اسکے نیچے استر لگالے تاکہ بدن نظر نہ آوے رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ عورت کو ایسا کپڑا پہننا جس سے بدن دکہائی دے منع ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ دوہر اوڑہنا درست ہے دوہر وہ ہے جسمین ابرہ استر ہو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے ام سلمہ اوڑہنی اوڑہ رہی تہین فرمایا ایک پیچ کافی ہے دو پیچ کی حاجت نہین اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے چار ہاتہہ کا دوپٹہ جو زنان اہل اسلام مین مروج ہے اسمین ایک ہی پیچ پہیرنا پڑتا ہی یہہ پانچ پانچ چہہ چہہ گز کے دوپٹے جسکے کئی ایک پیچ ہو سکتے ہین داخل اسراف ہین اللہ اسراف والون کو دوست نہین رکہتا ایسا لباس شرعاً ممنوع ہوتا ہے ابن عباس کا تہ بند پیچہے سے اوٹہا آگے سے پشت قدم پر لٹکا ہوتا کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسیطرح تہ بند باندہتے تہے اسکو ابو داؤد نے عکرمہ سے روایت کیا ہے عبادہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم عمامہ باندہا کرو یہہ بانا ہے فرشتون کا پشت کیطرف اوسکو چھوڑ دیا کرو رواہ البیہقی فی شعب الایمان **فائدہ** حفصہ عبد الرحمن کی بیٹی باریک اوڑہنی

پہنے ہوئے نزدیک عائشہ کے آئی عائشہ نے اوسکو پہاڑ ڈالا اور ایک موٹی اوڑھنی اوڑھا دی
رواہ مالک معلوم ہوا کہ عورت کو باریک کپڑا پہننا جس سے بدن نظر آوے منع ہے اسلیے
کہ عورت سر سے پاؤن تک ستر ہوتی ہے جب ستر کھلا تو پھر چھپا کیا رہا حدیث ابن عمر مین آیا ہے
آخر زمانے مین ایسی عورتین ہونگی جو کپڑے پہنے ہوئے ہونگی مگر وہ ننگی ہین جھکتی ہین جھکاتی
ہین انکے سرون پر چوٹیان ہونگی جیسے کوہان اونٹ کے تیہہ سب ملعونات ہین اسکو ابن حبان
نے روایت کیا ہے حاکم نے شرط مسلم پر بتایا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے دو گروہ ہین
اہل دوزخ سے جنکو مینے نہین دیکھا ایک وہ قوم ہے جنکے ساتھہ کوڑے ہین جیسے دُم گاؤ کی
لوگون کو اون کوڑون سے مارتی ہین دوسری وہ عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین مگر ننگیان
ہین مردونکو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ اونکی طرف جھکتی ہین یہہ جنت مین نہ جاوینگی نہ جنت کی
ہوا پاوینگی حالانکہ جنت کی ہوا بہت دور سے آتی ہے رواہ مسلم وغیرہ اس حدیث مین صاف
فرما دیا ہے کہ ایسے پتلے باریک کپڑے پہننے والیان مردونکی طرف جھکنے والیان اونکی جھکانے
والیان ملعون و دوزخی ہین سو وہ وقت اب آگیا سو دہ عورتون کا تو کچھہ ذکر ہی نہین ہے
کہ اونکو فقط نام اسلام پر قناعت ہے مسلمانی سے کچھہ غرض نہین غریب غربا رعورتون نے بھی یہی
چال ڈھال اختیار کی ہے ایسا باریک کپڑا شربتی ململ جالی کریب کا لباس پہنتی ہین جس سے سارا سینہ
و شکم نظر آتا ہے ایسا لباس پہننا عورتون کو شرعاً حرام ہے سخت گناہ ہے بلکہ ایسے لباس پر لعنت
آئی ہے **فائدہ** رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مُہر چاندی کی تھی جب پہنتے تو نگینہ
ہتیلی کیطرف رکھتے اسکو شیخین نے ابن عمر سے روایت کیا ہے سونے کی مُہر سے منع فرمایا ہے
رواہ مسلم عن علی انس کی حدیث مین آیا ہے کہ نگین آپکی مہر کا بھی چاندی کا تھا رواہ البخاری
دوسری روایت مین آیا ہے کہ نگین مہر کا حبشی تہا یعنی سیاہ رنگ عقیق کا اس سے دو مہر کا ہونا
پایا گیا تیسری روایت مین آیا ہے کہ بائین ہاتھہ کی خنصر یعنی چھنگلیا مین پہنتے تھے رواہ مسلم
علی مرتضی کہتے ہین کہ مجھکو منع کیا اس بات سے کہ مین مہر پہنون انگشت وسطی مین اور اوسکے انگلی

مین جو اوسکے پاس ہے یعنی مسجد مین رواہ مسلم عبد اللہ ابن جعفر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مہر داہنے ہاتھ مین پہنتے تھے اسکو اہل سنن نے روایت کیا ابن عمرؓ نے کہا مہر بائین ہاتھ مین پہنتے تھے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ دونون طرح مہر کا پہننا سنت ہے کبھی یون پہنے کبھی وون مگر ہمیشہ پہنے رہنا ثابت نہین ہوتا ہے ایک آدمی کو دیکھا کہ مہر پیتل کی پہنے ہے فرمایا تجھ سے بتون کی بو آتی ہے وہ لوہے کی مہر پہنکر آیا کہا یہہ زیور ہے اہل نار کا اسکو ترمذی و ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے **فائدہ** ابن زبیر کی لڑکی پاؤن مین گھنگرو پہنے تھی یعنی زیور آواز دار عمر بن خطاب نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر جرس کے ہمراہ ایک شیطان ہوتا ہے رواہ ابو داؤد عائشہ کے پاس ایک لڑکی آئی وہ جلجل پہنے ہوئے تھی جس سے آواز نکلتی تھی کہا میرے پاس مت آ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اوس گھر مین فرشتے نہین آتے جسمین جرس ہوتا ہے رواہ ابو داؤد عرفجہ کی ناک لڑائی مین قطع ہو گئی تھی فرمایا سونے کی ناک بنا کر لگا لو اسکو ترمذی و نسائی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ناک سونے کی لگانا سونے کے تار سے دانتون کا باندہنا منع نہین ہے چاندی مین بو ہوتی ہے سونے مین بو نہین ہوتی یہہ بات حکم لباس سے خارج حلیہ سے باہر ہے **فائدہ** مرد پر ریشمی کپڑے کا پہننا سونے کا استعمال کرنا گو رتی برابر ہی کیون نہو بطور زینت کے حرام قطعی ہے حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو یہہ بات پسند ہو کہ وہ اپنے دوست کو ایک حلقہ آتش دوزخ کا پہناوے تو اوسکے گلے مین سونے کا طوق ڈالے یا جسکو یہہ پسند ہو کہ اپنے دوست کو آگ کا کنگن پہناوے تو وہ سونے کا کنگن ہاتھ مین ڈالے ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بہا لکن چاندی کا تمکو اختیار ہے یعنی جسطرح چاہو اوس سے کھیل کھیلو اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ استعمال چاندی کا مرد کو درست ہے سوا اوس چیز کے جو مخصوص ہے ساتھ عورتون کے مثلاً سرمہ دانی دوات جوتا کمربند قبضہ تلوار نیام تلوار وغیرہ چاندی کا بنانا درست ہے سونا سب مردون پر حرام ہے بچے ہون یا

سونے کی ناک

جوان یا پیر اسلیئے کہ لفظ حدیث کا ذکور امتی ہے یہہ لفظ شامل ہے ہر نر کو طفل ہو یا جوان یا شیخ
بخلاف فرائض عبادات کے جیسے نماز روزہ حج زکوۃ کہ انکی فرضیت اطفال صغیر پر نہین ہے
جب تک کہ عاقل بالغ نہون **فائدہ** حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ جوتا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا بے بالون کا تہا رواہ البخاری جوتے مین دو تسمے تہے رواہ البخاری
عن انس یہہ تسمے دوہرے تہے دو اونگلیون مین رہتے تہے فرمایا تم جوتے پہنا کرو جب تک
پاؤن مین جوتا ہے آدمی گویا سوار ہے رواہ مسلم عن جابر حدیث ابی ہریرہ مین آیا
ہے کہ داہنے پاؤن سے پہنے بائین پاؤن سے اوتارے متفق علیہ ایک جوتے مین
نہ چلے یا تو دو جوتے پہنے یا ننگے پاؤن پہرے اسکو شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے
فائدہ ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے فطرت پانچ
چیزین ہین ختنہ کرنا استرہ لینا مونچہین کترنا ناخن تراشنا بغل کے بال دور کرنا متفق علیہ
استرہ لینے مین مرد عورت دونون شریک ہین انس نے کہا چالیس رات سے زیادہ تاخیر
نکرے رواہ مسلم مگر ابن ملک نے کہا ہے کہ بعض روایات مین ابن عمر سے یون آیا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناخن مونچہہ ہر جمعہ کو بناتے حلق عانہ بیس دن مین کرتے نتف
بغل چالیس دن مین قنیہ مین لکہا ہے کہ افضل یہہ ہے کہ ناخن مونچہہ حلق عانہ تنظیف
بدن غسل جسم ہر ہفتہ مین ایک بار کرے ورنہ پندرہ دن مین ورنہ چلہ کے بعد پہر کوئی عذر
نہین ہے انتہے حدیث ابن عمر مین ڈاڑہی چہوڑنے کا حکم آیا ہے یہہ حدیث بہی متفق علیہ ہے
معلوم ہوا کہ ڈاڑہی منڈانا یا چڑہانا یا کترانا حرام ہے ابن عمر ایک مشت ڈاڑہی رکہتے
تہے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عرض وطول لحیہ سے بال لیتے تہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے غریب کہا ہے غریب ایک
قسم ہے حدیث صحیح کی معلوم ہوا کہ ڈاڑہی کا مقطع رکہنا اچہا ہے گو ارسال بہی جائز ہو بہشت
مین ڈاڑہی نہو گی اسلیئے جو لوگ دنیا مین ڈاڑہی نہین رکہتے منڈاتے گہٹاتے ہین انکی بہشت

گویا یہی دنیا ہے اسکو اونہون نے جنت سمجھ لیا ہے الدنیا سجن المومن وجنت الکافر
فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین حکم خضاب حنا کا فرمایا ہے تاکہ مخالفت یہود و نصاریٰ
ہو یہہ حدیث متفق علیہ ہے حدیث جابر مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ سیاہ خضاب سے بچو
اسکو مسلم نے روایت کیا ہے سیاہ خضاب کرنا مرد عورت دونون کو حرام ہے اسلئے کہ اسمین
فریب دہی ہے عمر کا چھپانا ہے جوان بنتا ہے ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے آخر زمانے مین ایک قوم ہوگی وہ سیاہ خضاب کیا کریگی جیسے پوٹے کبوتر
کی یہہ قوم جنت کی ہوا بھی نہ پاویگی رواہ ابو داؤد والنسائی لکن حدیث ابو ذر مین مرفوعاً
آیا ہے کہ بہتر چیز جس سے تم پیری کو متغیر کرو حنا وکتم ہے رواہ اہل السنن سو اس خضاب
مین سیاہی خالص نہین ہوتی ہے حنا مہندی کو کہتے ہین کتم وسمہ کو حنا سے سرخی کتم سے سبزی
ظاہر ہوتی ہے حدیث ابن عمر مین زرد کرنا ڈاڑہی کا ورس و زعفران سے بھی مرفوعاً آیا ہے
نسائی نے اوسکو روایت کیا ہے ورس ایک گھاس ہوتی ہے زرد رنگ یہہ گھاس ملک یمن
مین ہوتی ہے جسطرح ہند مین پہول ہار سنگھار کے ہوتے ہین واللہ اعلم آنحضرت نے مانگ
نکالی ہے اسکو شیخین نے ابن عباس سے روایت کیا ہے مانگ نکالنے مین مخالفت ہے اہل کتاب
کی حدیث ابن عمر مین قزع سے منع کیا ہے متفق علیہ قزع یہہ ہے کہ کچھ بال سر کے رکھے
کچھ منڈاوے دوسری حدیث کا لفظ یہہ ہے کہ سارا سر منڈاؤ یا سب بال چھوڑ دو رواہ مسلم
غرضکہ سوا اس صورت کے ہر طرح کا تصرف سر کے بالون مین منع ہے **فائدہ** ابن عباس
کہتے ہین لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخنثین پر اور مردانہ وضع عورتون پر
پھر فرمایا کہ انکو گھر سے نکال دو رواہ البخاری زنانہ مرد مردانہ عورت کو گھر مین آنے نہ دے
انکا آنا جانا رہنا بسنا درست نہین ہے جو عورتین سر کے بال جوڑتی یا جوڑواتی ہین ماتھے
کے بال دور کرتی ہین اونپر حدیث متفق علیہ ابن عمر مین لعنت آئی ہے **فائدہ** ابو ہریرہ
نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ عطر مردون کا وہ ہے جسکی بو کھلی ہوئی رنگ چھپا ہوا ہو عطر عورتون

کا وہ ہے جسکی رنگت ظاہر ہو بو چہپی ہوئی ہو رواہ الترمذی والنسائی معلوم ہوا کہ عورت کو ایسا عطر لگانا جسکی خوشبو محفل مسجد مین اوڑے منع ہے مرد کو ایسی خوشبو ملنا جسکی رنگت سے داغ دہبا کپڑے پہ ظاہر ہو درست نہین انس کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مین بہت تیل ڈالتے ڈاڑہی مین کنگہی کرتے رواہ فی شرح السنۃ معلوم ہوا کہ بالون کا پریشان رکہنا منع ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جسکے بال ہون وہ انکو اچہی طرح رکہے رواہ ابوداؤد حدیث ابن مغفل مین دوسرے روز کنگہی کرنیکو فرمایا ہے رواہ اہل السنن الا ابن ماجۃ اسلیئے کہ روز کنگہی کرنا مبالغہ ہے تزئین مین تہالک ہے تحسین مین ابن بریدہ کہتے ہین ہمکو آپ حکم فرماتے تہے کہ گاہ گاہ ہم برہنہ پا رہا کرین رواہ ابوداؤد یہہ اسلیئے کہ کثرت ارفاہ کی اچہی نہین کچہہ خاکساری بہی چاہیئے ٥

دیکہا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے		جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی	

دستار کی نخوت یا پوشش کی خاکساری ظاہر ہے اولیا اللہ مین ایک بشر حافی تہے انکو حافی اسی لئے کہتے ہین کہ ننگے پاؤن چلتے پہرتے تہے **فائدہ** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مت چنو سفید بالون کو یہہ نور ہے مسلمان کا جو اسلام مین بوڑہا ہوا اللہ نے اوسکے لئے نیکی لکہی اوسکی خطا بخشی اوسکا درجہ بڑہایا رواہ ابوداؤد کعب بن مرہ کا لفظ یہہ ہے من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامۃ رواہ الترمذی والنسائی عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال کان سے نیچے کندہے سے اونچے رہتے تہے اسکو ترمذی ونسائی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ کندہے سے نیچے بال رکہنا مرد کو حرام ہے جو مرد چوٹی رکہتے بال گوندہتے ہین وہ ملعون ہین عورت کو خضاب حنا کا درست ہے عائشہ نے لاباس بہ کہا ہے رواہ ابوداؤد والنسائی ہند دختر عتبہ نے کہا مجہہ سے بیعت لو فرمایا مین بیعت نہین لیتا جب تک کہ تو اپنی دونون ہتیلیونکو رنگین نکرے یہہ ہاتہہ گویا درندے کے ہاتہہ ہین اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ایک عورت

عورت سے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنون کو مہندی سے رنگتی رواہ ابوداؤد
والنسائی معلوم ہوا کہ عورت کے ہاتھ پاؤن رنگین رہنا چاہیے ورنہ بسبب مشابہت مرد کے
ملعون ہوگی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوس مرد پہ جو لباس عورت کا پہنے اور اوس عورت پر جو لباس مرد کا پہنے اسکو ابوداؤد نے
روایت کیا ہے مراد وہ لباس ہے جو خاص ہے ساتھہ مرد یا عورت کے جیسے کسی عورت کا ٹوپی
لگانا مردانہ جوتا پہننا یا انگرکھہ پہننا یا ہتھیار باندھنا یا گھوڑے پر سوار ہونا نیزہ بازی شمشیر
بازی کرنا و بالعکس عائشہ نے کہا ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے کہا رسول خدا نے ایسی عورت
پر لعنت کی ہے رواہ ابوداؤد ثوبان سے فرمایا کہ فاطمہ کے لیے دو کنگن ہاتی دانت کے
خرید کرلا رواہ احمد معلوم ہوا کہ ہاتی دانت کی چوڑی وغیرہ پہننا درست ہے **فائدہ**
فرمایا سرمہ لگایا کرو اس سے آنکھہ کی جوت صاف ہوتی ہے پلک اوگتی ہے اور خود ہر شب
تین تین سلائیان سرمے کی لگاتے رواہ الترمذی عن ابن عباس حدیث ابن عمر مین
آیا ہے کہ حضرت سارے کپڑے زعفران مین رنگتے یہانتک کہ عمامہ بھی اس رنگ کو بہت دوست
رکھتے تھے اسکو ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے اہل تجربہ نے کہا ہے کہ رنگ زرد خوشی لاتا
ہے تسر الناظرین ہوتا ہے اسلیے اہل صلاح زرد مخمل کا جوتا پہنا کرتے ہین عورت کو سر منڈانے
سے منع کیا ہے یہہ حکم حدیث علی مین نزدیک نسائی کے آیا ہے یہہ اسلیے کہ عورت کے گیسو بمنزلہ
مرد کی ڈاڑھی کے ہین حسن و جمال مین حدیث ابن مسیب مین آیا ہے اللہ پاک ہے پاکیزگی کو
دوست رکھتا ہے ستھرا ہے ستھرائی کو پسند فرماتا ہے کریم ہے کرم کو دوست رکھتا ہے سو تم
صاف پاک رکھو صحن اپنے گھرون کے یہود کیطرح نہو جاؤ رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ جاڑو
کشی کرنا گھر مین ضرور ہے گھر سے کوڑے کرکٹ کو دور کردے گھورے کا ڈھیر نہ بناوے جو گھر
صاف پاک نہین ہوتا ہے وہ یہود کا سا گھر ہے انکے گھرون مین ملوہ نجاست خس و خاشاک
جمع رہتا ہے **فائدہ** تصویر بنانا بنوانا قطعی حرام ہے ابی طلحہ نے مرفوعا کہا ہے جس گھر مین

تصویر ہوتی ہے وہان رحمت کے فرشتے نہین آتے یہہ حدیث متفق علیہ ہے مراد تصویر سے صورت حیوان کی ہے انسان کی تصویر ہو یا کسی اور جانور کی دستی تصویر ہو یا فوٹوگراف کی خواہ یہہ تصویر مخفی رکھی ہو یا ظاہر پھر خواہ کسی پیر پیغمبر یا مان باپ کی ہو یا اپنی اولاد و اقارب کی پھر اوسکو خوار رکھے یا تعظیم سے اسلیے کہ حدیث مین مطلقاً ممانعت آئی ہے مگر فقہاء نے خوار رکھنے کو جائز رکھا ہے اس زمانہ اخیر مین امراء و رؤسا کے محلات مین ساری آرائش نہین نگار رنگ تصاویر انسان و حیوان کی ہوتی ہے گھر کیا ہے گویا بتخانہ و دیر ہے نعوذ باللہ منہا

	مومن ہین تو پھر نہ آئین گے ہم	بتخانہ چین ہے گر ترا گھر	

جس گھر مین فرشتے نہ آئے تو وہان سواے ہجوم شیاطین کے اور کیا ہوگا پھر دین کے کام مومنین کیا جی لگے لاحول ولا قوۃ الا باللہ فائدہ ۸ سفید کپڑون کو بہترین لباس فرمایا ہے سفید لباس پہننے کا اور مردونکو سفید کپڑے مین کفن کرنیکا حکم دیا ہے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح وابن حبان فی صحیحہ ابوالدرداء کا لفظ یہہ ہے کہ اچھی ملاقات تمہاری اللہ سے قبرون مین مسجدون مین یہہ ہے کہ تم سفید کپڑے پہنو رواہ ابن ماجۃ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ دنیا مین وہ شخص حریر پہنتا ہے جسکو آخرت مین امید حریر پہننے کی نہین ہے رواہ احمد حسن بصری نے کہا ما بال اقوام یبلغهم هذا عن نبيهم فيجعلون حريرا فی ثیابهم وبیوتهم یعنی لوگون کا کیا حال ہوگیا ہے کہ یہہ حدیث نبوی انکو پہونچی ہے پھر بھی کپڑے مین گھرون مین حریر لگاتے ہین یعنی اسلام سے یہہ بات بہت بعید ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کام سے منع فرمادین پھر خلاف رسول اللہ کیا جاوے اگر حدیث نہی نہ پہونچتی تو بھی صبر تھا لکن اب تو کوئی عذر باقی نہین رہا ہے انس کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ جب حلال کریگی امت میری پانچ چیزون کو تو پھر انپر ہلاکت آویگی ایک کھلم کھلا لعنت کرنا دوسرے شراب پینا تیسرے ریشمی کپڑا پہننا چوتھے گانیوالیان رکھنا پانچوین اکتفا کرنا مرد کا مرد پر عورت کا عورت پر اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے مراد اس سے اغلام و مساحقت ہے یہہ حدیث معجزہ ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلے فرقہ روافض کا سلف صالح پر لاعن طاعن تھا اب سنی
بھی ائمہ اربعہ مجتہدین واہل حدیث پر لاعن طاعن ہوتے ہین عورتین شوہرونکو تلے کہاتی ہین
رات دن طعن تشنیع کیا کرتی ہین زندون مردونکو گوستی کاٹتی ہین غیبت کرتی برا کہتی ہین امرار
ورئیسان کے گہر مین دور شراب کا بزم رقص وسرود کا رات دن منعقد ہوا کرتا ہے فارس و افغانستان
مین اغلام کی کثرت ہے ہندوستان و فرنگستان مین زنا کا کچھ عیب نہین آسودہ عورتین جنکو
مرد نہین ملتا وہ مساحقت کیا کرتی ہین یہی سبب ہے کہ اس ہیت پر ادبار وہلاکت آگئی خدا نے ان
گناہونکا وبال ایسا ڈالا کہ حکومت وسلطنت اسلام کی جاتی رہی نام کی ریاست رہگئی ہے سو
وہ بہی مطیع کفار ہے متعدد امیر رئیس پہر بہی انہین افعال شنیعہ مین مبتلا رہتے ہین بلکہ اس
بات کا اقرار کرتے ہین کہ ہمارے گناہ بڑہتے ہین لباس خلاف شرع پہننا انکا دین ہے شراب
پینا گانا سننا مزامیر بجانا انکا مذہب ہے زنا انکا مشرب ہے عاشقی دروغ انکا پیشہ ہے مطلب
کی محبت جتانا انکا شیوہ ہے ہلاکت نہ آئے تو پہر کیا ہو **فائدہ** عقبہ بن عامر کہتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے ایک فروج حریر کا بطور ہدیہ کے بہیجا تہا اوسکو پہنکر
نماز پڑہی پہر جلدی سے اوتار کر پہینکدیا فرمایا پرہیزگارونکو ایسا لباس نسزا ہے رواہ الشیخان
فروج بہ تشدید را اوس قبا کو کہتے ہین جسکی پشت پر شگاف ہو جیسے لباس نصاری ایک شخص
کو دیکہا کہ جُبّہ مجیّبہ بہ حریر پہنے تہا فرمایا یہ طوق ہے آگ کا دن قیامت کے رواہ البزار
والطبرانی یعنی اوسکی جیب حریر کی تہی مراد جیب سے طوق ہے یعنی گریبان غالبا چار انگشت
سے زیادہ اوسمین حریر ہوگا موسیٰ علیہ السلام سے جس دن اللہ تعالے نے بات کی اوس دن
وہ کملی جبہ ازار صوف کا پہنے ہوئے تہے جوتا مردار گدہے کے چمڑے کا تہا رواہ الترمذی
عن ابن مسعود مرفوعا وقال حدیث غریب والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری
ابن مسعود کہتے ہین انبیاء دوست رکہتے تہے پہننا صوف کا دوہنا بکری کا سوار ہونا گدہون
پر حاکم نے اسکو صحیح علی شرطہما کہا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے کہ پہننا صوف کا بیٹہنا

پاس فقراء مسلمین کے سوار ہونا گدہون پر رسی باندہنا پاؤن مین بکری یا اونٹ کی بزاری ہر
تکبر سے رواہ البیہقی یعنی ایسے کام کرنے والا آدمی تکبر سے دور رہتا ہے صوفیہ صافیہ کا صوف
پہننا اسی جگہہ سے جائز سمجھا گیا ہے اہل صفہ کا لباس بہی غالبًا یہی صوف تہا یہہ سنت کہ لباس
مین بذاذت ہوا نہین فقراء و مشائخ سے ادا ہوئی ہے وللہ الحمد **فائدہ** ابن عباس مرفوعًا
کہتے ہین کہ جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا وہ اللہ کے حفظ مین ہے جب تک کہ کوئی لتہ
بہی اوسکے بدن پر باقی رہیگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن کہا ہے حاکم کا لفظ یہہ ہے
کہ وہ ہمیشہ خدا کے پردہ مین رہیگا جب تک کہ ایک تاگا بہی اوسکے تن پر باقی ہے اسکو حاکم نے
صحیح الاسناد بتایا ہے حدیث ابو سعید خدری مین یون آیا ہے کہ جس مسلمان نے کسی مسلمان
برہنہ کو کپڑا پہنایا اوسکو اللہ حلۂ سبز جنت سے پہنا دیگا جس مسلمان نے کسی بہوکے مسلمان
کو کہانا کہلایا اللہ اوسکو بہشت کا میوہ کہلا دیگا جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا
اوسکو اللہ شراب سربمہر پلا دیگا اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے یہہ حدیث حسن ہے معلوم ہوا
کہ یہہ اعمال بڑا اجر رکہتے ہین ان سے بہتر دوسرا کام نہین ہے خیر الناس من ینفع الناس
سقون کو بہشتی کہنا اسی جگہہ سے ماخوذ ہے حدیث ابی امامہ مین آیا ہے کہ جسنے نیا کپڑا پہنا پہر
پُرانا کپڑا کسی مسکین کو دیا وہ ہمیشہ خدا کی پناہ مین رہیگا اللہ کے ذمہ و حمایت مین ہوگا
حیات و موت مین وللہ الحمد ❊

فصل بیان مین گہر کے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مدنی الطبع پیدا کیا ہے اوسکے رہنے کو گہر درکار چاہیئے بلکہ انسان پر
کچہہ موقوف نہین ہے حیوانات پرندہ ہون یا چرندہ یا درندہ سبکو حاجت مسکن کی ہوتی ہے
گو مساکن ہر جانور کے علحدہ طور پر موافق اونکے حال کے ہوتے ہین تو آدمی کے لیئے اوتنی ہی
عمارت کافی ہے جو گرمی سردی بارش سے بچا وے یہہ تکلفات عمارات جو اہل دنیا نے نکالے ہین

ہرگز شرع شریف مین درست نہین ہین حدیث خباب مین مرفوعاً آیا ہے مومن کوئی خرچ نہین کرتا
مگر اوس خرچ کرنے مین اوسکو اجر ملتا ہے لکن وہ خرچ جو مٹی مین کیا رواہ الترمذی وابن
ماجۃ مراد مٹی سے گھر ہے یعنی جو روپیہ پیسا حاجت سے زیادہ گھر کے تیار کرنے مین صرف ہوتا
ہے اسکا اجر خاک بہی اسکو نہین ملتا ہے سارا خرچ مٹی مین ملجاتا ہے آنس کا لفظ مرفوع یہہ ہے
سارا نفقہ راہ خدا مین ہوتا ہے مگر بنیاد کہ اسمین کچہہ بہی خیر نہین ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا
ہے حدیث غریب کہا ہے امراء ورؤساء کے محلات ومکانات وتعمیرات دیکھو ہزارون لاکھون
کروڑون روپیہ اونکی تیاری مین صرف ہوجاتا ہے آرائش کا خرچ علحدہ ہے پہر بعضے امیر
گھر کی شادی کرنے مین ہزارون یا لاکھون روپیہ برباد کردیتے ہین یہہ شادی درحقیقت
ماتم اسلام ہے کسی حدیث صحیح ضعیف مین اس عرس کا ذکر نہین آیا بعض امرا کو یہہ خیال
ہوتا ہے کہ محل بنوانے مین پرورش غربا کی ہوتی ہے اس پرورش کا اجر اونکو ملیگا سو
یہہ خیال بالکل باطل ہے غربا کی پرورش کا طریقہ اسلام مین مقرر ہے اوس طرح پر اون کے
ساتہہ سلوک کرنا چاہیے یہہ کوئی طریقہ نہین ہے کہ جو مفلس ہین اونکو جوڑے قیمتی زیور
برتن گرانبہا دیئے جاوین دیکھو ہزارون روپیہ اس سامان کی تیاری مین صرف ہوجاتا ہی
مگر جب وہ چیز پاس اوس غریب کے پہونچتی ہے تو آدہے دام بہی باقی نہین رہتے اگر سادہ
لباس یا زر نقد سے اونکی مدد ہوتی تو کتنا کام اونکا چلتا علاوہ اسکے جو لوگ یہہ سامان
تیار کراتے ہین کارندے کا مدار کار کن بیچ کے ہزارون روپیہ اوسمین غبن کرجاتے ہین یہہ اسراف
نہین ہے تو پہر کیا ہے جب گہر بنانے مین حاجت سے زیادہ اجر نفقہ کا نہ ٹہیرا تو پہر اوس گہر
کی شادی سوا اسکے کہ آخرت کی بربادی ہوئی اور کیا انا للہ پہر وہ محلات اسی دنیا مین بعد
چند روز کے ویران ہوجاتے ہین اون گہرون مین ابابیلین گھونسلہ رکہتی ہین چیلین بام
ودر پہ بولتی پہرتی ہین کوئی چراغ جلانے والا تک بہی نہین ہوتا ہے چولہے پہونکنے والے کا
کیا ذکر ہے جنہون نے یہہ گہر ومحل حویلی بنائے ہین اونکے سر وگردن ودوش پہ یہہ سارا

بار رہتا ہے دیکہیئے قیامت کے دن یہہ کسطرح اوس وزن کو اوٹہاتے ہین اگر قدر حاجت پر کفایت کرتے تو یہہ وبال آخرت انشاء اللہ تعالےٰ سر پہ نہ پڑتا ۵

الا یا ساکن القصر المعلیٰ ستدفن عن قریب فی التراب
لہ ملک ینادی کل یوم لدوا للموت وابنوا للخراب

ایک جلوہ تہا جس محل مین قند بادون کا اوسکی چہت مین ہے گہر ابابیلون کا
کل رقص کنان تہے جن منبر دن پر مور سنئے آج وہان پہ آشیان چیلون کا

حدیث انس مین آیا ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے ہم آپکے ہمراہ تہے ایک اونچا قبہ دیکہا فرمایا یہہ کیا ہے کہا فلان شخص انصاری کا گہر ہے چپ ہو رہے اس بات کو اپنے جی مین رکہا جب گہر والا آیا اور اوسنے سلام کیا تو آپنے مونہہ پہیر لیا کئی بار یون ہی ہوا اوسنے آپکے غصہ وغضب کو پہچان لیا صحابہ سے شکایت کی کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف سے غضبناک پاتا ہون کہا باہر گئے تہے تیرے قبے کو دیکہا تہا اوسنے اوسیوقت جاکر اوس گنبد کو ڈہا دیا زمین کے برابر کردیا پہر ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے قبہ کو نہ دیکہا پوچہا قبہ کدہر گیا کہا قبے والے نے ہم سے آپکی ناخوشی کا شکوہ کیا تہا ہمنے اوسکو خبر کردی اوسنے قبے کو ڈہا دیا فرمایا سنلو ہر بنا وبال ہے اپنے صاحب پر مگر جس بنا بغیر گذارہ نہو رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ بلند گہر بنانا قبہ گنبد تیار کرنا سبب ہے وبال آخرت کا جنہون نے پنج منزل ہفت منزل گہر بنائے ہین وہ کہان گئے ذرا آوین اور اس بشارت کو سنین اور سمجہہ لین کہ یہہ بنا جہنم کی آبادی جنت کی ویرانی ہے عثمان نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین حق کسی آدمی کا سوا ان چیزون کے ایک گہر جسمین بسے دوسرے کپڑا جس سے ستر چہپاوے تیسرے سوکہی روٹی وپانی یعنی جس سے پیٹ بہرے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے یعنی ایک جہونپڑا رہنے کو ایک چادر وتہ بند پہننے کو سوکہی روٹی کہانے کو کفایت کرتی ہے جو اس سے زیادہ ہے وہ حق واجبی سے علحدہ ہے حدیث علی مرتضیٰ مین مرفوعاً

آیا ہے کہ جب کسی بندے کے مال مین برکت نہین رکھی جاتی ہے تو وہ اوس مال کو پانی مٹی مین
صرف کرتا ہے یعنی گھر بناتا ہے سارا مال خاک مین ملاتا ہے ملوک و رؤسار کی عادت ہے کہ رعایا
کو محتاج دیکھتے ہین اونکو کچھہ نہین دیتے بلکہ خلاف شرع طرح طرح کی رقوم اونپر واسطے تحصیل
مال کے باندہ لیتے ہین یہہ سارا مال حرام ہے رعایا کو حالت تنگدستی فاقہ مستی مین چھوڑ کر
بڑے بڑے مکان محل حویلی بنانا اوسمین اوس مال کا صرف کرنا بہ ارادہ نہین عاد عیش و آرام و شہوت
پرستی کی دینا ظلم صریح ہے اللہ نے ظلم کو حرام کیا ہے ظالمون کے لیئے جہنم کو گھر بنایا ہے جس
ملک کے جتنے مسلمان بسد رزق مین کسب معاش سے عاجز ہین قدر کفاف نہین رکھتے اون
سبکا حق بقدر گذر اوقات کے بیت المال پر واجب ہے مگر کون دیتا ہے اولاد کی تقریبات
مین تیاری عمارات مین آرایش مکانات مین بنیاد باغات مین اپنے عیش ولذات کے لیئے خرچ
کرین یا ان غربار کو دین بہتر ہے تم انکو نہ دو خدا شام تک سبکو رزق دیتا ہے انکے طفیل و صدقے
مین تمکو یہہ دولت ملی تہی تمنے اوسکو انسے روکا اپنی جان اولاد کی خوشی مین صرف کیا اب تم
خدا کو جواب دے لینا ابن عمر کا لفظ یہہ ہے تم بچو حرام سے گھر بنانے مین یہہ جڑ ہے ویرانی کی
رواهما البیهقی فی شعب الایمان اس حدیث کے دو معنی ہین ایک یہہ کہ نفس بنیاد حاجت
سے زیادہ بنانا حرام ہے سو تم بڑے بڑے گھر محل حویلی دربار نہ بناؤ کہ یہہ کام کرنا گناہ کبیرہ
ہے دوسرے معنی یہہ ہین کہ گھر بنانے مین مال حرام صرف نکرو جسطرح امرار و رؤسار سارے
اہل حقوق کے حق تلف کر کے ادہر اودہر کا مال سمیٹ کر اپنے محل تیار کرتے ہین پہر سامان عمارت
کا ناجائز طور پر غربار رعایا سے کم داموں پر لیکر گھر مین لگاتے ہین سو ایسے گھر بہت جلد ویران
ہو جاتے ہین آباد نہین رہتے دنیا مین تو مال برباد ہوا آخرت مین یہہ عمارت وبال ہو کر
گلے کا ہار ہو جاویگی ایک امیر نے ہمسایون کے گھر زبردستی کم داموں پر لیکر محل بنایا علاقہ
جاگیر سے سامان عمارت مفت یا کم قیمت پر لیکر صرف کیا سود کا مال لگایا گھر تیار ہی ہونے نہ پایا
کہ وہ دار آخرت کو چلدئے حسرت و افسوس اپنے ساتھہ لیگئے انا للہ وہ گھر ابتک خالی پڑا ہوا ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا آگے آیا کہ ایسا گھر ویرانی کی جڑ ہے لاحول ولا قوۃ
الا باللہ عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اوسکا گھر ہے
جسکا گھر نہین اوسکا مال ہے جسکے لئے مال نہین دنیا کے لئے وہ جوڑتا ہے جسکو کچھہ عقل نہین ہے
رواہ احمد والبیہقی معلوم ہوا کہ جن لوگون نے بڑے بڑے مکان عمدہ بنائے ہین مضبوط
قلعے سنگین گڑھیان طیار کی ہین حویلیات قیمتی کی بنیاد رکھی ہے محلات کلان کلان کھڑے
کئے ہین انکا گھر یہی عمارات دنیا ہین آخرت مین انکے لئے کوئی گھر نہوگا اس سے پایا گیا کہ یہہ
بہشت مین نہ جاوینگے اگر بہشت ملتی تو بے گھر کیون ٹہرتے لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا
اے بیٹے لوگون پر وعدہ لمبا ہوگیا مگر یہہ طرف آخرت کے جلد چلے جاتے ہین تو نے جب سے
تو ہے دنیا کی طرف پشت کی ہے آخرت کیطرف مونہہ کیا ہے سو جس گھر کیطرف تو جاتا ہے
وہ تجھہ سے زیادہ تر نزدیک ہے بہ نسبت اس گھر کے جس سے تو باہر نکلتا ہے اسکو رزین نے
مالک سے روایت کیا ہے مطلب یہہ ہوا کہ لوگون نے باوجود جلد مرنے کے وعدہ آخرت کو
دور دراز سمجھہ لیا ہے مگر تو ایسا نکر تو آخرت کے گھر کو نزدیک اس دنیا کے گھر کو دور سمجھہ لے
کیونکہ جو چیز گذر گئی وہ بہت دور ہوگئی جو آنیوالی ہے وہ بہت قریب ہے حدیث ابن مسعود
مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو فمن یرد اللہ ان
یشرح صدرہ للاسلام پڑہکر یہہ فرمایا کہ جب نور سینے مین داخل ہوتا ہے سینہ
کشادہ ہو جاتا ہے کہا گیا اسکی کچھہ علامت ہے جس سے ہم اوسکو پہچانین فرمایا دور ہونا غرور
کے گھر سے پھرنا خلود کے گھر کیطرف تیار رہنا مرنے کے لئے موت کے آنے سے پہلے رواہ
البیہقی غرور کا گھر دنیا کو ٹہرایا غرور کہتے ہین فریب و مکر و دہوکے کو خلود کا گھر آخرت کو
فرمایا خلود کہتے ہین ہمیشہ رہنے کو غرضکہ خدا نے دو گھر واسطے ہر انسان کے بنائے ہین
ایک فانی دوسرا باقی دنیا پہلے ہے یہہ فانی ہے آخرت پیچھے ہے یہہ باقی ہے جسنے فانی کو
گھر سمجھا وہ باقی سے محروم رہا جسنے باقی کو گھر ٹہرایا اوسکا جی فانی مین نہین لگتا ہے

جو روپیہ اس فانی مین لگا وہ مٹی پانی مین برباد گیا ؎

ساغر فانی و بزم و ساقی فانی	با ہر کہ شدی ور د ملاقی فانی
بردار دل از ہستی بے بود جہان	اللہ بود باقی و باقی فانی

ابن مسعود کہتے ہین ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بوریئے پر سوئے بدن پر بوریئے کا نقش ہوگیا مینے کہا اگر آپ حکم دین تو ہم آپکے لیے فرش بنائین فرمایا کہان مین کہان دنیا میری اور دنیا کی ایسی مثال ہے جیسے ایک سوار کسی درخت کے نیچے سایہ لیکر چلدے رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ ثوبان نے کہا اے رسول خدا مجھکو کتنی دنیا کفایت کرتی ہے فرمایا جو تیری بہوک کو بند کرے تیرے ستر کو چہپاوے پہر اگر تیرا گہر ہو جو تجھکو سایہ مین رکہے تو یہہ بہی سہی پہر اگر کوئی جانور بہی ہو تو پہر کیا پوچہنا رواہ الطبرانی بیہقی نے عثمان بن عفان سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو چیز زیادہ ہے سایہ مکان پارۂ نان پارچہ ساتر عورت سے اوسمین کچہ حق ابن آدم کا نہین ہے ایک آدمی نے ابن عمرو سے کہا کیا مین فقراء مہاجرین سے نہین ہون کہا تو جورو رکہتا ہے جسکے پاس رات بسر کرتا ہے کہا ہان کہا تیرا گہر ہے جسمین تو بستا ہے کہا ہان کہا تو غنی ہے اوسنے کہا مین ایک خدمتگار بہی رکہتا ہون کہا ابتو تو بادشاہ ہے رواہ مسلم یہہ بیان ہے مسکن کا پہر جس شخص نے گہر نہ بنایا بلکہ اوسکو کوئی گہر بنا بنایا ملگیا کسی امیر نے دیا یا والدین کیطرف سے ہاتھ آیا تو وہ اس گناہ اسراف سے علحدہ ہے اللہ سے امید ہے کہ اوس شخص سے مواخذہ نہو ؎

فصل بیان مین سواری کے

انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے برکت گہوڑونکے ماتہے مین ہے متفق علیہ یہہ اسلیئے ہے کہ گہوڑے پر سوار ہو کر راہ خدا مین لڑتے ہین جریر بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہی مینے دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ گہوڑے کی ایال اپنے ہاتہ سے بٹتے تہے فرماتے انکی پیشانی مین خیر ہے قیامت تک یعنی اجر و غنیمت ہے رواہ مسلم ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً

ذ گر گھوڑ دوڑ کر نیکا آیا ہے حدیث مذکور متفق علیہ ہے یہہ کام مشق جہاد کے لیے تہا نہ نرے کہیل
تماشے کے لیے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے باندہا کوئی گھوڑا راہ خدا مین ایمان کی
راہ سے خدا کے وعدے کو سچا جانکر تو کہانا پینا لید پیشاب اوسکا دن قیامت کے میزان مین
ہوگا رواہ البخاری دوسری روایت مین نزدیک مسلم کے یون آیا ہے کہ اسپ شکال کو
مکروہ رکہتے تہے شکال وہ اسپ ہے جسکا سیدہا پاؤن بایان ہاتہہ سفید ہو یا سیدہا ہاتہہ بایان
پاؤن ابو قتادہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ بہتر گھوڑا وہ ہے جو ادہم اقرح ارثم ہو یا اقرح
محجل طلق الیمین ہو اگر ادہم نہو تو کمیت اچہا ہے اسکو ترمذی و دارمی نے روایت کیا ہے اقرح
وہ ہے جسکے ماتہے مین تہوڑی سی سفیدی ہو ارثم وہ ہے جسکی ناک اور اوپر کے ہونٹ پر
سفیدی ہو محجل وہ ہے جسکے چارون ہاتہہ پاؤن یا تین یا دو پاؤن سفید ہون خواہ کم ہو
یا زیادہ طلق الیمین بضم طاء و لام وہ ہے جو محجل نہو ابو وہب جشمی کی حدیث مین حکم کیا ہے کمیت
اغر محجل یا اشقر اغر محجل یا ادہم اغر محجل کا رواہ ابو داؤد والنسائی اشقر کہتے ہین اسپ
سرخ رنگ کو ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ برکت اسپ کی شقر مین ہے رواہ الترمذی
وابو داؤد روایت عتبہ مین منع کیا ہے اس بات سے کہ گھوڑے کے نواصی و معارف و اذناب
کو کاٹین رواہ ابو داؤد ناصیہ پیشانی کے بالون کو کہتے ہین معارف گردن کے بالون کو
اذناب دم کو اسلیے کہ دم سے مکہی اوڑاتا ہے معارف سے گرم رہتا ہے پیشانی مین خیر رکہی
گئی ہے یہہ بہی فرمایا ہے کہ گھوڑے پالو اونکی پیشانی چوتڑ پہلو پر ہاتہہ پہیرو رواہ ابو داؤد
والنسائی گہیرا کرنا اسی حکم مین داخل ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو کوئی چیز بعد عورتون کے زیادہ تر محبوب گھوڑون سے نہ تہی اسکو نسائی نے روایت کیا ہے
ابو سعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسکے پاس زیادہ سواری ہو تو وہ دوسرے مسلمان
کو جسکے پاس سواری نہین ہے دیدیا کرے رواہ مسلم یعنی حق سواری رکہنے کا یہہ ہے کہ
عاریۃً چڑہنے کو دیدے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا نے فرمایا ہے شیطانون کے اونٹ اور گہر

ہونگے سو اونٹ تو مینے دیکھے یہی تمہاری اونٹنیان ہین جنکو تم لیکر نکلتے ہو خوب موٹی تازی
ہین کسی پر سواری نہین ہوتی ہر ایک مسلمان پر جو راہ مین رہگیا ہے تم گزر کرتے ہو اوسکو سوار
نہین کر لیتے رہے گہر سو اونکو مینے نہین دیکہا ابو سعید کہتے تھے مین خیال کرتا ہون کہ وہ گہر یہی
قفص ہین جنکو تم دیباج سے مرضع کرتے ہو رواہ ابو داؤد مراد قفص سے ہودج و محمل و عماری
ہے اونٹ سے کوتل سواری مراد ہے گہوڑا ہو یا خچر یا گدہا یا اونٹ یہہ مرض غالباً امراء رؤسا
مین ہوتا ہے جو رات دن اسراف مال کیا کرتے ہین کوتل سواریان رکہتے ہین ہودج پر تکلف بناتے ہین
پردے جہالر لگاتے ہین سونے چاندی کی عماریان و محمل بناتے ہین ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال گہوڑونکا پوچہا فرمایا گہوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک وزر
یعنی گناہ کا سامان دوسرے ستر یعنی پردہ پوشی کا بندوبست تیسرے اجر یعنی ثواب کا اٹہانا
سو جسکے لئے گہوڑا رکہنا گناہ ہے یہہ وہ آدمی ہے جسنے ریاء و فخر و دشمنی اہل اسلام کے لئے گہوڑا
پالا ہے یہہ گہوڑا اوسکے واسطے وزر ہے ستر اوسکے لیے ہے جسنے اسپر راہ خدا مین باندہا
ہے پہر اللہ کا حق اوسکی پشت و گردن مین فراموش نہ کیا یہہ اوسکے لئے پردہ پوش ہے اجر
وہ ہے جسکو راہ خدا مین واسطے اہل اسلام کے کسی چراگاہ یا باغ مین باندہا ہے سو جو کچہہ یہہ گہوڑا
اوس چراگاہ یا باغ سے کہاویگا اوسکا اجر اسکے لئے لکہا جاویگا لید و موت کے بقدر نیکیان لکہی
جاوینگی رسی توڑکر جس ایکدو اونچی جگہہ پر چڑہ جاویگا بقدر اوسکے نشان قدم کے اسکے لئے
نیکیان لکہی جاوینگی جس نہر پر گزر کریگا پانی پئیگا اوتنی ہی نیکیان واسطے اسکے تحریر ہونگی
رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ معلوم ہوا کہ جو لوگ گہوڑا شخصیت ظاہر کرنیکو پالتے ہین
ریاء و فخر کرتے ہین یہہ گہوڑا اونکے لئے گناہ کا سامان ہے جو شخص کسی مسلمان کو سوار کرادینے
کے لئے رکہتا ہے اوسکا پردہ فاش نہین ہوتا جسنے گہوڑا بہ نیت جہاد رکہا ہے اوسکے اجر کا
کچہہ حساب نہین آدمی اگر اسی نیت غزوہ سے مثلاً گہوڑا پالے گو اتفاق جہاد کا نہو تو کیا برا ہے
ورنہ ستر ہی سہی وزر سے تو نجات ملیگی خباب بن ارت نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ گہوڑے

تین طرح کے ہوتے ہین ایک رحمن کا ایک انسان کا ایک شیطان کا رحمن کا گھوڑا وہ ہے جو
راہ خدا مین پالا گیا ہے اوسپر اعداء خدا سے قتال ہوا ہے انسان کا گھوڑا وہ ہے جو کسی کو سواری
مین دیا جاتا ہے شیطان کا گھوڑا وہ ہے جسپر بازی قمار مقرر ہوتا ہے رواہ الطبرانی دوسری
حدیث کا لفظ یہہ ہے گھوڑے تین قسم کے ہین ایک وہ جسکو راہ خدا مین باندھا ہے اوسکی قیمت
اجر ہے اوسکی سواری اجر ہے اوسکا عاریت دینا اجر ہے دوسرا وہ ہے جسپر کوئی بازی ہارتا
جیتتا ہے اوسکی قیمت گناہ سواری گناہ ہے تیسرا وہ ہے جو محتاجی چھپانیکے لیے باندھا ہے رواہ احمد
و رجالہ رجال الصحیح حدیث ابی ذر مین نزدیک نسائی کے مرفوعاً آیا ہے کہ اسپ عربی ہر صبح کو
اپنے مالک کے لیئے دعاے خیر کرتا ہے الحدیث بہرحال شرع شریف مین سواری اسپ و شتر و خر و
خچر کی آئی ہے یہہ اقسام ثلثہ کا نہ ہر سواری مین معتبر ہو سکتے ہین سواری فیل کو فقہار نے مکروہ
لکھا ہے کہا فیل چوپایون کے ہوتے ہین اولئک کالانعام بل ہم اضل اسلیے سوار ہونا
پالکی نالکی میانہ پینس وغیرہ مین جائز سمجھا گیا ہے واللہ اعلم

فصل بیان مین باغات کے

حدیث طویل ابی عسیب مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شب باہر نکلے مجھکو اور
ابو بکر و عمر کو لیکر حائط بعض انصار مین گئے صاحب حائط سے کہا کچھہ کھلاؤ وہ ایک خوشہ کھجور کا
لایا سب نے ملکر کھایا الحدیث رواہ احمد و رواتہ ثقات حائط اوس باغ کو کہتے ہین جسکے
گرد دیوار یا آڑ ہو معلوم ہوا کہ باغ مین جانا وہان کا کچھہ میوہ کھانا درست ہے جابر کی حدیث
مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے پھر اوس درخت سے جو کچھہ کھایا گیا یا چوری
گیا یا کم ہوا وہ صدقہ ہے دن قیامت تک دوسری روایت مین یون ہے درخت نہین لگاتا
کوئی مسلمان پھر کھاتا ہے اوس سے کوئی انسان یا جانور یا چڑیان لکن وہ سب دن قیامت
کے صدقہ ہوگا رواہ مسلم اسمین بڑی فضیلت ہے درخت میوہ دار لگانے کی اگرچہ درخت

سایہ وار کا لگانا بھی خالی اجر سے نہین ہے اسی لئے درخت کے نیچے پاخانہ پھرنے سے منع فرمایا ہے اس کام کو موجب لعنت ٹھیرایا ہے بخاری و مسلم و ترمذی کا لفظ انس سے مرفوعاً یون آیا ہے ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ طیر او انسان الا کان لہ بہ صدقۃ معنی وہی ہین جو اوپر گزرے فقط ایک کھیتی کا ذکر زیادہ آیا ہے معاذ بن انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے بنایا کوئی گھر بغیر ظلم کے یا لگایا کوئی درخت بغیر ظلم کے اوسکے لیے اجر اوسکا جاری رہیگا جب تک کہ خلق خدا اوس سے منتفع ہوگی رواہ احمد یعنی کسیکا مال ظلم سے لیکر گھر نہ بنایا ہو کسی کا درخت چھین کر نہ لگایا ہو تب یہہ اجر ملیگا ورنہ خیر سلا سائب کی حدیث مین آیا ہے جس نے کھیتی کی پھر اوس سے طیور و حیوانات صحرائی نے کھایا تو یہہ صدقہ ہے واسطے اوس کشتکار کے رواہ احمد والطبرانی حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے جو کچھہ ابن آدم کھاتے ہین یا درندے وطیر سب مین اجر ملتا ہے قوم انصار نے جب یہہ سنا تو ہر ایک شخص نے اپنے حدیقہ مین تیس تیس دروازے رکھدیے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے منذری کہتے ہین اِن سے نہی ہے اس بات سے کہ باغ کو ہر طرف سے روکین کھجور و انگور وغیرہا کو محتاجون ہو کو ان سے بچا و ین کہ وہ کھانے نہ پاوین انتہی حدیث طویل ابی ہریرہ مین ذکر تشریف بری جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باغ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے یہہ حدیث فصل ثالث کتاب الایمان مشکوۃ مین بطولہ لکھی ہے یہہ حائط یعنی باغ انصار بنی النجار کا تھا اسی جگہہ یہہ بشارت سنائی تھی من لقیت یشہد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بہا قلبہ بشرہ بالجنۃ الحدیث واللہ اعلم

فصل بیان مین نکاح کے

ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین اے گروہ جوانون کے جسکو تم مین طاقت جماع کی ہو وہ بیاہ کرے اسمین آنکھہ کا چھپانا شرمگاہ کا بچانا ہے اور جس سے نہو سکے وہ روزہ رکھے کہ یہہ خصی ہونا ہے

متفق علیہ انس کا لفظ یہہ ہے جسنے موںہہ پھیرا میری سنت سے وہ میری راہ پر نہین ہے یہہ حدیث
بہی متفق علیہ ہے دوسرا لفظ انس کا یہہ ہے کہ حکم کرتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نکاح کا منع فرماتے تہے تبتل یعنی ترک نکاح سے تیہ بہی فرماتے تہے بیاہ کرو دوست رکہنے والی
بچنے والی عورت سے مین بڑہا چاہتا ہون پیغمبرونسے دن قیامت کے اسکو احمد نے روایت کیا ہے
ابن حبان نے صحیح کہا ہے عورت کا دوستدار جننے والا ہونا یون معلوم ہو سکتا ہے کہ اوس خاندان
کی اکثر عورتین اسطرح کی دیکہی سنی گئی ہون حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نکاح کیا جاتا ہے
عورتسے مال حسب جمال دین کے لیے سو تو دیندار عورت کر خاک پڑے تیرے ہاتہون پہہ
متفق علیہ معلوم ہوا کہ رعایت دین کی سب خصال پہ مقدم ہے اگر دین نہوا مال جمال حسب
ہوا تو خاک بہی نہوا عورت جب دیندار نہین ہوتی ہے تو مومن کو گہر جہنم ہو جاتا ہے ؎

زن بد در سرای مرد نکو	ہم درین عالم ست دوزخ او

اسیطرح عورت بد پر مرد ایاندار بہاری ہوتا ہے **فائدہ** جب نکاح کرے تو خود اپنا خطبہ
آپ پڑہے یہہ خطبہ حدیث ابن مسعود مین نزدیک اہل سنن کے آیا ہے جس سے منگنی ٹہیری ہے
اوسکو دیکہہ سکے تو دیکہہ لے اسکو احمد وابوداؤد نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے دوسرے کی منگنی
پر منگنی کرنا منع ہے تیہہ مضمون حدیث ابن عمر مین نزدیک بخاری کے آیا ہے حدیث سہل ساعدی
مین نکاح کرا دینا تعلیم قرآن پہ آیا ہے یہہ حدیث متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ سکہانا کتاب اللہ کا
بجاے مہر کے ہو سکتا ہے زبیر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نکاح کا اعلان کرو رواہ احمد وصححہ
الحاکم اعلان اسطرح پہ ہوتا ہے کہ ولی وشاہد اور دو چار اہل قرابت حاضر ہون حدیث ابی بردہ
مین مرفوعاً آیا ہے کہ بے ولی کے نکاح صحیح نہین ہوتا رواہ احمد نوشہ کا شہر کے گلی کوچہ مین
سوار کرا کر پہرانا مکروہ یا حرام ہے اسکو تشہیر کہتے ہین نہ اعلان الذین خرجوا من دیارہم
بطرا ورئاء الناس عائشہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جس عورت نے اپنا نکاح بے ولی کے کیا اوسکا
نکاح باطل ہے اگر دخول کیا ہے تو مہر واجب ہوا اگر اولیا مین جہگڑا پڑے تو بادشاہ ولی ہے

رواہ اهل السنن بے بالغہ عورت کا نکاح بے حکم اوسکے نہین ہوسکتا کواری ہو یا ثیب کواری
کا نکاح بے پوچھے نہوگا اوسکا اذن یہی ہے کہ وہ چپ ہو رہے متفق علیہ من حدیث ابی
هریرة مرفوعاً ثیب زیادہ تر حقدار ہے اپنی جان کی بہ نسبت ولی کے اسکو مسلم نے ابن عباس
سے مرفوعاً روایت کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاس ام سلمہ کے ایک آدمی بھیجا
پیغام نکاح کا دیا نیہ بھی مسلم مین آیا ہے کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نکراوے رواہ ابن ماجة
والدارقطنی عن ابی هریرة مرفوعاً معلوم ہوا کہ عورت شرعاً ولی نہین ہوتی ہے ولایت
کے لئے مرد کا ہونا چاہئے ابن عباس کہتے ہین ایک کواری لڑکی پاس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آئی کہا باپ نے اوسکا نکاح کر دیا ہے وہ ناخوش ہے حضرت نے اوسکو اختیار
دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جبر کرنا نکاح پر حرام ہے نہ باپ جبر کر سکتا ہے نہ اور کوئی ولی جس
عورت کو دو اولیاء نے بیاہ دیا ہے وہ پہلے شوہر کو ملیگی اسکو احمد و اہل سنن نے سمرہ سے
مرفوعاً روایت کیا ہے دوسرا لفظ جابر کا یہ ہے کہ جس غلام نے بے اذن مالک کے نکاح کیا
وہ زانی ہے اسکو احمد و ابوداؤد نے روایت کیا ہے عورت اور اوسکی خالہ پھپی یکجا نکاح مین
نہین آسکتی ہین اسکو شیخین نے مرفوعاً ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے جسنے حج کا احرام باندھا ہے
وہ نکاح نکرے نہ منگنی نہ دوسرے کا نکاح کراوے رواہ مسلم عن عثمان مرفوعاً حدیث عقبہ
بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے کہ احق شروط جو لائق وفا کے ہین وہ شرط ہے جس سے شرمگاہ عورت
کو حلال کیا ہے متفق علیہ مراد اس شرط سے وہ شرط ہے جو شرعاً جائز ہے جیسے امساک بمعروف
یا تسریح باحسان نہ وہ شرط جو درست نہین جیسے یہ اقرار کہ مین تجہیر دوسرا نکاح نکرونگا نکاح
متعہ حرام ہے اسکی حرمت حدیث علی مین متفقاً علیہ آئی ہے محلل محلل لہ پر حدیث ابن مسعود مین
لعنت آئی ہے رواہ احمد والنسائی والترمذی وصححہ محلل کہتے ہین شوہر ثانی کو محلل لہ
کہتے ہین شوہر اول کو جسنے اپنی جورو کو طلاق بائن کے بعد دوسرے سے نکاح کر دیا پھر اوس سے
طلاق دلوا کر اپنے نکاح مین پھیرنا چاہا وہ محلل لہ ملعون ہوا حدیث عائشہ سے معلوم ہوا کہ تحلیل

مین مجرد تزویج کافی نہین ہے وطی بہی شرط ہے گو انزال نہو رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع
یہہ ہے کہ نکاح نہین کرتا زانی حد زدہ مگر اپنی طرح کی عورت سے اسکو احمد و ابو داؤد نے روایت کیا
ہے معلوم ہوا کہ مرد کو ایسی عورت سے نکاح کرنا درست نہین ہے جسکا زنا ظاہر ہو چکا ہے نہ عورت
کو ایسے مرد سے جسکا زانی ہونا ظاہر ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے حرم ذلك على المؤمنين
یعنی یہہ کام اہل ایمان پر حرام ہے اکثر جاہل مرد عورت پہلے آشنائی کرتے ہین پہر نکاح سو جسنے
حرام کر لیا تو اب اوس سے نکاح کرنا کیا ضرور ہے توبہ کرکے یا حد قبول کر کے کسی نیک عورت سے نکاح
کرنا چاہیے اسیطرح اوس عورت کو کسی نیک مرد سے **فائدہ** حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا
ہے کہ بعض عرب کفو ہین بعض عرب کے بعض موالی کفو ہین بعض موالی کے مگر حائک و حجام اسکو
حاکم نے روایت کیا ہے مگر یہہ حدیث منکر ہے اسکی سند مین ایک مجہول ہے بزار نے ایک شاہد
اسکا معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے مگر اوسمین بہی انقطاع ہے فاطمہ دختر قیس سے فرمایا تہا اسامہ
بن زید سے نکاح کر لے رواہ مسلم یہہ فاطمہ قرشیہ تہین اسامہ غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم تہے معلوم ہوا کہ کفارت نسب کی معتبر نہین ہے غیر کفو سے بہی نکاح صحیح ہو جاتا ہے
ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے اے بنی بیاضہ تم بیاہ دو ابا ہند کو اور بیاہ کرو اوسکے گہر جاکر
ابو داؤد ابو ہند کا نام یسار ہے یہہ غلام تہے قبیلۂ مذکور کے معلوم ہوا کہ نکاح مین حرفہ معتبر
نہین ہے حدیث عائشہ سے نزدیک مسلم کے معلوم ہوا کہ لونڈی جب آزاد کر دی جاتی ہے تو
اوسکو اختیار ہے کہ نکاح مین شوہر غلام کے رہے یا نرہے دو بہنون کا نکاح مین جمع کرنا حرام ہے
ضحاک جب اسلام لائے تہے اونکے پاس دو بہنین تہین فرمایا ایک کو اونمین سے جسے تو چاہے
چہوڑ دے رواہ احمد و اہل السنن غیلان سلمی کے پاس دس عورتین تہین وہ بہی ہمراہ
اونکے مسلمان ہو گئین فرمایا چار رکہہ یعنی باقی چہہ عورتون کو چہوڑ دے اسکو احمد و ترمذی
و ابن ماجہ و شافعی نے روایت کیا ہے ابن حبان و حاکم نے صحیح بتایا ہے مگر بخاری و ابو زرعہ
و ابو حاتم نے معلل ٹہیرایا ہے سو یہہ حدیث گو بوجہ اعلال ضعیف ہے اور حلت و حرمت مین ایسی

ودلیل حجت نہین ہوسکتی مگر عمل اسی حدیث پر ہے کہ ایک مرد چار نکاح سے زیادہ ایک وقت مین فراہم کرے
چار سے زیادہ جمع کرنیوالا اگرچہ عاصی ٹھیرے لکن کافر نہین ہوتا ہے اور کیا عجب ہے کہ بسبب ضعف
سند حدیث کے معذور سمجھا جاوے مگر تقوی یہی ہے کہ چار سے زیادہ نہون مگر بعد طلاق یا فوت
کے **فائدہ** حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم قبول کرو وصیت میری حق مین عورتون کے
انسے نیکی کرو یہہ پیدا ہوئی ہین بائین پسلی سے پسلی مین سب سے زیادہ ٹیڑھی وہی اوپر کی ہڈی ہوتی
ہے تو اگر سیدھا کرنا اوسکا چاہیگا تو اوسکو توڑ ڈالیگا اور جو چھوڑ دیگا تو وہ بدستور ٹیڑھی رہیگی
رواہ البخاری مسلم مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ تو اگر عورت سے نفع لیا چاہتا ہے تو نفع لے
اوسکو ٹیڑھا رہنے دے ورنہ اوسکے سیدھا کرنے مین اوسکا توڑنا ہے توڑنا اوسکا یہی اوسکو طلاق
دینا ہے معلوم ہوا کہ کجی ہر عورت کی خلقت اصلی ہے وہ ہرگز سیدھی چال نہین چلتی یا تو شوہر اوسکی
کجی پر صبر کرے ورنہ بے چھوڑے بسر نہو گا مراد صبر کرنے سے کجی پر یہہ ہے کہ اوسکی بدخلقی بدزبانی پر
صبر کرے نہ یہہ کہ اوسکے کفر و بدعت سے راضی رہے یا زناکاری شراب خواری گانے ناچنے پر خاموش
ہو بیٹھے جو مرد عورت سے صحبت کرکے حال صحبت کا کہتا پھرتا ہے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے بدترین مردم نزدیک خدا کے دن قیامت کو درجے مین فرمایا ہے یہہ مضمون حدیث ابی
سعید کین نزدیک مسلم کے آیا ہے جاہل مرد عورت جماع کا طرز صحبت یکدیگر کا حال بیان کر دیتے ہین
یہہ حرکت بے برکت نہایت بد ہے **فائدہ** حدیث معاویہ قشیری مین آیا ہے کہ مین نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ حق جورو کا شوہر پر کیا ہے فرمایا جب تو کھاوے تو اوسکو کھلا
جب تو پہنے تو اوسکو پہنا اوسکے مونہہ پر مت مار اوسکو سخت درشت برا بھلا مت کہہ اوسکو الگ نکر
مگر گھر مین رواہ احمد واهل السنن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نان نفقہ بی بی کا شوہر پر
واجب ہے اپنا سا طعام ولباس اوسکو بھی کھلاوے پہناوے جابر بن عبد اللہ نے کہا یہود کہتے تھے عورت
کے پس پشت کیطرف سے جماع کرنے مین بچہ احول پیدا ہوتا ہے خدا نے یہہ آیت اوتاری نساؤکم
حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم رواہ مسلم معلوم ہوا کہ عورت سے ہر طرح و انداز پر جماع کرنا

درست ہے اوٹہا کر بٹہا کر لٹا کر گرا کر سامنے کیطرف سے پشت کی جانب سے فقط دُبر مین جماع کرنا حرام ہے یہہ بات آیت موصوفہ سے بہی سمجہی جاتی ہے اسلیئے کہ کہیتی وہی ہے جہان سے پہل ملے نہ وہ جہان بہک مارے گوہ کہاوے وقت ارادہ جماع کے حکم بسم اللہ کہنے کا حدیث ابن عباس مین مرفوعاً نزدیک شیخین کے آیا ہے پہر یہہ دعا پڑہے اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا اگر تقدیر مین بچہ لکہا ہے تو کبہی شیطان اوسکو کچہہ نقصان نہین پہونچا سکتا یعنی بسم اللہ کی اولاد صالح ہوتی ہے بے بسم اللہ کے شریر و بد ہوتی ہے پہر حیضی بچہ یا حرامی بچہ تو بالکل شیطان بصورت انسان ہوتا ہے ع

اینکہ می بینی خلاف آدم اند		نیستند آدم غلاف آدم اند

فائدہ ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب مرد نے جورو کو اپنے بستر پر بلایا اوسنے انکار کیا سرکشی کی تو صبح تک سارے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین رواہ البخاری معلوم ہوا عورت پر قبول کرنا طلب مرد کا واجب و فرض ہے کیونکہ ایسی سزا لعنت سوا فرض کے کسی دوسرے کام پر نہین ہوسکتی ہے جس عورت سے شوہر ناراض ہوتا ہے جبتک کہ وہ راضی نہین ہوتا عورت کی کوئی عبادت فرض و نفل قبول نہین ہوتے جو شوہر ناخوش ہوکر سو رہتا ہے تو اللہ کا غصہ اوس عورت پر نازل ہوتا ہے عورت کے لئے مرد کو جنت و نار ٹہیرایا ہے عورت پر کسیکا اتنا حق نہین ہے جتنا شوہر کا حق ہے حتی کہ ماں باپ کا حق بہی عورت کی مغفرت رضاے شوہر پر موقوف ہے ورنہ نجات نہوگی یہہ سب مضمون حدیثون مین آیا ہے **فائدہ** حمل مین دودہ پلانا درست ہے عزل کو زندہ درگور کرنا ٹہیرایا ہے رواہ مسلم مرفوعاً عن جذامۃ عزل کہتے ہین شرمگاہ کے باہر انزال کرنے کو تاکہ نطفہ نہ ٹہیرے کہین ایسا نہو کہ حمل رہ جاوے لکن دوسری حدیث سے اباحت عزل کی بہی نکلتی ہے اسلیئے عزل کو مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے ایک غسل سے چند عورات پر طواف کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حدیث انس مین نزدیک مسلم کے آیا ہے **فائدہ** صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر یہی تہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو لیکر آزاد کر دیا تہا باقی

بیبیون کا پانسو درہم مہر تہا ام حبیبہ کا مہر جو چار ہزار درہم کا تہا وہ نجاشی نے مقرر کیا تہا بحکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تہا مگر آپنے اوسپر انکار نفرمایا اس سے فضیلت کم مہر کی اباحت زیادہ مہر کی معلوم ہوئی نکاح سے پہلے جو کچھہ مہر دیا ہے یا بخشش کی ہے یا وعدہ کیا ہے اوسکی مالک عورت ہے یعنی کسو دوسرے کے نام سے مثل باپ یا بہائی وغیرہا کے کیون نہ دیا ہو بعد عصمت نکاح کے جو کچھہ دیا یا دیویگا وہ اوسیکا ہے جسکو دیا ہے رواہ احمد واهل السنن عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ معلوم ہوا کہ منگنی مین جو کچھہ طرف سے شوہر کے دولہن کو جاتا ہے نقد ہو یا جنس وہ ملک عروس ہے نہ اہل عروس اسی حدیث مین یہہ لفظ بہی ہے کہ احق ما اکرم الرجل علیہ ابنتہ او اختہ یعنی سالے سسر کا اکرام کرنا لائق تر ہے اس سے یہہ بہی نکلا کہ اقارب زوجہ کا صلہ رحم کرنا مشروع ہے مگر سوا ان دو شخص کے کسی اور رشتہ دار زوجہ کا ذکر کسی حدیث مین نہین آیا ہے نہ ساس سوا اوسکا اور سسر کا ایک حال ایک حکم ہے ستو و کہجور پر بہی عورت سے نکاح ہو سکتا ہے رواہ احمد عن جابر معلوم ہوا کہ مہر کا نقد ہی سے مقرر ہونا کچھہ ضرور نہین ہے بغیر درہم و دینار کے بہی سویق و تمر پر عورت حلال ہو سکتی ہے بلکہ حدیث عامر بن ربیعہ مین اجازت نکاح کی ایک جفت پاپوش پر بہی آئی ہے اخرجہ الترمذی واحمد وابن ماجۃ شاید اسی جگہہ سے یہہ مثل نکلی ہے کہ مرد کا یا نقصان ہے ایک جوتی اوتاری دوسری پہنی ایک مرد کا نکاح فقط انگشتری آہن پر کر دیا تہا رواہ الحاکم عن سہل بن سعد یہہ حدیث کہ مہر دس درہم سے کم نہین ہوتا ہے قول علی مرتضی کا ہے حدیث مرفوع نہین ہے عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بہتر مہر وہ ہے جو آسان ہو یعنی مرد پر اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے عمرہ دختر جون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اعوذ باللہ منک آپنے اوسکو طلاق دیدی پہر اسامہ سے کہا کہ اسکو تین کپڑے دیکر رخصت کرو اخرجہ ابن ماجۃ عن عائشۃ معلوم ہوا کہ مطلقہ کو تین پارچہ دیکر رخصت کرے یون ہی ہاتھہ پکڑ کر گہر سے نہ نکالے یہی معنی ہین تسریح باحسان کے **فائدہ** انس کہتے ہین عبد الرحمن بن عوف نے

فرمایا تو ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی بکری ہو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا واجب ہے امام احمد نے کہا سنت
ہے جمہور نے کہا مندوب ہے قول اول قوی ہے وقت ولیمہ کا بعد دخول کے ہے دو تین دن تک
ولیمہ ہو سکتا ہے ولیمہ کا قبول کرنا واجب ہے یہہ بات حدیث ابن عمر سے نزدیک شیخین کے ثابت ہوتی
ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ برا کہانا ولیمہ کا کہانا ہے جسمین آنیوالے کو منع کیا جاوے
جو نہ آوے اوسکو بلایا جاوے جسنے دعوت ولیمہ کی قبول نہ کی وہ خدا و رسول کا گنہگار ہی اخرجہ
مسلم غرضکہ قبول کرنا لازم ہے نہ کہانا چاہے کہالے یا نہ کہائے صائم ہو تو دعا دیکر چلا آوے
مفطر ہو تو کہانا کہالے یہہ مضمون حدیث انس و جابر مین نزدیک مسلم کے آیا ہے صفیہ دختر شیبہ
نے کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بعض بیبیونکا دو مد جو سے اخرجہ البخاری
مد آدہ پاؤ کم ایک سیر کا ہوتا ہے سکہ کلدار سے صفیہ کے ولیمہ مین کہجور و اقط و گہی کہلایا اسکو
بخاری نے انس سے روایت کیا ہے **فائدہ** عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم قسمت کرتے تہے درمیان بیبیون کے فرماتے اللہم ہذا قسمی فیما املک فلا تلمنی
فیما تملک ولا املک رواہ الاربعۃ معلوم ہوا کہ جسکے کئی بیبیان ہون اوسپر تقسیم واجب
ہے کمی و بیشی محبت پر پکڑ نہین ہے نان نفقہ شب باشی مین برابری کرے جماع مین برابری
شرط نہین ہے ابو ہریرہ نے مرفوعا روایت کیا ہے جسکی دو عورتین ہین اور وہ ایک کیطرف
جہکتا ہے تو اوسکا آدہا دہڑ دن قیامت کے مائل ہو گا رواہ احمد والاربعۃ جہکنے کے
یہہ معنی ہین کہ ایک بی بی کو تو نان نفقہ وغیرہ سب کچہہ دیتا ہے دوسری کو نہین دیتا یا رات کو
اوسکے گہر نہین رہتا یہہ اور بات ہے کہ نان نفقہ تو دیتا ہے مگر رات کو کسی کے جبر و قہر سے پاس
اوسکے نہین رہ سکتا شاید یہہ حالت مجبوری سبب معذوری ہو اللہم غفرا ہان محبت کی
کمی و بیشی پر پکڑ دہکڑ نہین ہے چاہے بہ نسبت اگلی بی بی کے پچہلی جورو کو زیادہ چاہے اختیار
ہے حدیث انس مین آیا ہے سنت یہہ ہے کہ جب بیاہی پر کنواری لائے تو اوسکے پاس سات
رات رہے پہر قسمت کرے جب بیاہی لائے تو اوسکے پاس تین شب رہے پہر تقسیم کرے اسکو بخاری نے

روایت کیا ہے عائشہ کہتی ہین سودہ نے اپنی نوبت مجھکو بخشدی تھی متفق علیہ معلوم ہوا
کہ ہبہ کرنا نوبت کا سوت کو جائز ہے مگر برضامندی شوہر اسلئے کہ یہہ حق مرد کا ہے مگر رجوع کرنا
عورت کا اپنی نوبت موہوبہ مین درست ہے آیندہ کے لیئے نہ واسطے زمانہ گزشتہ کے عائشہ نے
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد عصر کے بیبیون کے پاس آتے ہر ایک سے بوس وکنار
کرتے اخرجہ مسلم لفظ متفق علیہ عائشہ کا یہہ ہے کہ جب سفر مین جاتے تو قرعہ ڈالتے جس
بی بی کا نام نکلتا اوسکو اپنے ہمراہ لیجاتے فرمایا جورو کو غلام کیطرح نمارو اسکو بخاری نے ابن
زمعہ سے روایت کیا ہے **فائدہ** ثابت بن قیس کی جورو کا خلع باغ پھیر واکر کرا دیا یہہ مضمون
حدیث ابن عباس مین نزدیک بخاری کے آیا ہے معلوم ہوا کہ خلع مین جو مرد نے دیا ہو وہ پھیرے
کم و بیشی نکرے یہہ خلع فسخ نکاح ہے نہ طلاق خلع کی عدت ایک حیض ہے ثابت بہت بدشکل تھے
یہہ بی بی بہت خوبصورت تھین انکا نام بھی جمیلہ تھا انکو خوف ہوا اپنے کفر کا ہوا اوسپر خلع چاہا اور
حدیث مین آیا ہے کہ خلع کرنے والیان منافقات ہین یعنی جو شوہر بدلنے مزا چکھنے کے لیئے خلع
کیا چاہتی ہین حالانکہ شوہر اچھا خاصا ہے کچھہ برا نہین ہے **فائدہ** ابن عمر کا لفظ مرفوع ہے یہہ ہے
کہ بہت دشمن نزدیک خدا کے طلاق ہے رواہ ابو داؤد وابن ماجہ یعنی نہ مرد کو ذرا سی
بات پر طلاق دینا چاہیئے نہ عورت کو اوس سے طلاق لینا چاہیئے پھر جو عورت اسلئے طلاق لیا
چاہتی ہے کہ کسی یار یا کسی عاشق زار سے ملیگی تو وہ طلاق اور بھی زیادہ خدا کو دشمن ہے
بغیر کسی کھٹکے کے طلاق لینے پر یہہ آیا ہے کہ ایسی عورت کو جنت کی ہوا بھی نہ لگیگی کھٹکے کا مطلب یہہ
ہے کہ عورت کو خوف اپنے کفر کا یا قتل کا یا فاقہ سے مرجانے کا یا کسی گناہ مین پھنس جانے کا ہو نہ یہہ
کہ بیٹھے بٹھائے بلا کسی وجہ شرعی و دینی کے دوسرے سے میل ملانے یا نکاح کرنے کے لیئے طلاق چاہے
بالیسی طلاق ملعون ہے جو جس ہوتی ہے ابن عمر نے اپنی بی بی کو حیض مین طلاق دی تھی فرمایا رجوع کر
متفق علیہ معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا حرام ہے ایسی طلاق واقع نہین ہوتی طلاق
حالت طہارت مین دیجاتی ہے جسمین صحبت نہ کی ہو ابن عباس کہتے ہین عہد رسول خدا و ابوبکر

وشروع خلافت عمر رضی اللہ عنہ مین تین طلاقین یکبار گی ایک ہی طلاق گنی جاتی تھی عمر نے کہا
لوگ اس کام مین جلدی کرتے ہین اسلیے اس طلاق کو جاری کرنا چاہیے رواہ مسلم معلوم
ہوا کہ جو شخص ایک مجلس مین ایک موہنہ سے تین بار طلاق کہدیتا ہے تو اس سے وہ عورت بائن
نہین ہوتی تین بار کہے یا سو بار یا ہزار بار یہہ ایک ہی طلاق ہوگی ابھی دو اور طلاق باقی ہین
حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ تین چیزین ہنسی بے ہنسی دونون مین واقع ہوجاتی ہین
نکاح طلاق رجعت اسکو اہل سنن نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح کہا ہے اسلیے حدیث عبادہ بن
صامت مین فرمایا ہے کہ جائز نہین لعب کرنا طلاق ونکاح وعتاق مین جسنے انکو کہا یہہ واجب
ہوگئین ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب تک کام نہین کیا ہے یا موہنہ سے کچھہ نہین کہا
ہے تب تک حدیث نفس اس امت کو معاف ہے متفق علیہ اس امت کا خطا ونسیان اور جس
کام کو زبردستی کرایا گیا ہے عفو ہے رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس **فائدہ** عورت
شوہر کے حرام کرنے سے حرام نہین ہوتی جسنے اپنے اوپر عورت کو اپنی جان پر حرام کرلیا مثلاً
یہہ کہا کہ تو برابر ماں بہن وغیرہا کے ہے تو وہ کفارہ دے یہہ مضمون حدیث بخاری ومسلم
مین ابن عباس سے آیا ہے عائشہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ تین آدمی مرفوع القلم ہین ایک سوتا
جب تک کہ جاگے دوسرا دیوانہ یہانتک کہ ہوش مین آوے تیسرا بچہ یہانتک کہ بڑا ہو یعنی بالغ
رواہ احمد والاربعۃ الا الترمذی وصححہ الحاکم **فائدہ** حدیث عمران بن حصین
مین آیا ہے کہ جب رجوع کرے تو کسیکو طلاق ورجعت کا گواہ کرلے اسکو ابوداود نے بسند صحیح
روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ بعد ایک یا دو طلاق دینے کے مدت عدت کے اندر رجوع کرنا درست
ہے جبکہ دخول ہوچکا ہو اسمین کچھہ رضامندی عورت کی معتبر نہین یعنی خواہ وہ رجوع سے راضی
ہو یا ناراض رجوع ہوسکتا ہے گواہی مذکور مستحب ہے کچھہ واجب نہین ہے یہہ رجعت قول وفعل
دونون سے ہوسکتی ہے گو عورت ناخوش ہو ہان اگر عدت گزر گئی ہے اور رجوع نکیا ہے تو
بدون نکاح جدید کے حلال نہو گی **فائدہ** رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی

بیبیون سے ایلا کیا تہا یعنی قسم کہالی تہی کہ اونکے پاس نہ جاوینگے حلال کو اپنے اوپر حرام کر لیا تہا
پہر اس قسم کا کفارہ دیا یہہ مہینا انتیس دن کا تہا اسلئے مدت ایلا رمین اختلاف ہے ظاہر یہہ ہے
کہ ایک ماہ سے کم چار ماہ سے زیادہ نہین ہوتا ہے بعد ختم مدت کے کفارہ دے بی بی سے ملے
ایلا رکچہہ طلاق نہین ہے **فائدہ** ایک مرد نے اپنی جورو سے ظہار کیا تہا پہر اوس سے صحبت
کی فرمایا تو اب اوسکے پاس نہ جا جب تک کہ کفارہ نہ دے اسکو اہل سنن نے ابن عباس سے
روایت کیا ہے ایک شخص رمضان مین اپنی بی بی سے جماع کر بیٹہا فرمایا تو ایک گردن آزاد کر
یا دو ماہ تک پیاپے روزے رکہہ یا ساٹہہ مسکین کو کہانا کہلا اخرجہ احمد والاربعۃ الا
النسائی عن سلمۃ بن صخر معلوم ہوا کہ جو کوئی ظہار یا ایلار کرے اوسکا یہی کفارہ ہے **فائدہ**
مسلم کے نزدیک حدیث ابن عمر مین قصہ لعان کا آیا ہے جبکہ مرد جورو کو تہمت زنا کی لگاوے
تو بصورت نہونے گواہون کے چار چار بار میان بی بی دونون قسم کہاوین اس قسم کے بعد تفریق
ہوجاتی ہے پہر قیامت تک دونون جمع نہین ہوسکتے یہہ لعان فسخ ہے نہ طلاق کہ پہر رجوع
ہوسکے یہی قول قوی ہے لعان مین مہر واپس نہین ہوتا یہہ مضمون حدیث متفق علیہ مین ابن عمر
سے مرفوعاً آچکا ہے ابن عباس کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو حکم
دیا کہ اپنا ہاتہہ موہنہ پر رکہہ لے یعنی پانچوین قسم نہ کہاوے اسلئے کہ یہہ قسم تفریق کو واجب کرتی
ہے یا موجب عذاب کی ہوتی ہے اگر جہوٹی قسم کہائی ہے اسکو ابوداؤد ونسائی نے روایت کیا ہے
دوسری روایت ابن عباس مین یون آیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کہا کہ میری جورو کسی چہونیوالے کا ہاتہہ نہین پہیرتی یعنی فاسق فاجر ہے مرید جماع کو مانع نہین
ہوتی فرمایا اوسکو چہوڑ دے کہا مین ڈرتا ہون کہ کہین اوسکے پیچہے میرا دم نہ نکل جاوے یعنی مجہکو
اوس سے محبت ہے جدائی مین خوف ہلاک کا ہے فرمایا رہنے دے رواہ ابوداؤد والبزار
ورجالہ ثقات معلوم ہوا کہ جس عورت سے زنا ہوگیا ہے تو اوسکا نکاح نہین گیا یہہ فرمانا
آپکا کہ اوسکو رہنے دے مراد اس سے اوسکی محافظت کرنا ہے زنا و مقدمات زنا سے نہ اجازت

زنا ہان جو شخص زنا سے زن پر راضی وغیر مانع ہے وہ دیوث ہوتا ہے اوسپر جنت حرام ہے
فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ بعد نزول آیت لعان کے رسول خدا نے فرمایا کہ
جس عورت نے کسی قوم پر ایسے شخص کو داخل کیا جو اونہین کا نہین ہے تو وہ عورت بددین
ہے خدا اوسکو اپنے بہشت مین داخل نکریگا اسیطرح جس مرد نے انکار کیا اپنی اولاد کا اور وہ
دیکھتا ہے کہ وہ اوسی کی اولاد ہے تو اللہ ایسے مرد سے پردہ کریگا اور سارے اگلے پچھلون
کے سامنے اوسکو رسوا خلائق فرماویگا اخرجہ الاربعۃ الا الترمذی معلوم ہوا کہ حرامی
بچے ولد الزنا کو کسی قوم مین ملا دینا بڑا گناہ ہے اسیطرح اپنے بچے کا انکار کرنا منع ہے
زانیات اپنی اولاد کو ذمہ شوہر کے باندہ دیتی ہین وہ اوسی شوہر کا بچہ کہلاتا ہے حالانکہ اوسکے
نسب حسب کا نہین ہوتا ہے پہر اوس فرضی باپ کی میراث بدون کسی حق کے اوسکو ملتی ہے
اگرچہ وہ وارث اس فرضی باپ کا نہین ہے اسکی سزا اگر جہنم نہو تو پہر کیا ہوگی ایک مرد کا بچہ کالا
پیدا ہوا تھا اوسنے رسول خدا سے کہا فرمایا اس بچے کو کسی رگ نے کھینچا ہوگا متفق علیہ
یعنی گورے آدمی کے کالا بچہ پیدا ہونا یا کالے مرد سے گورا بچہ ہونا کچھہ دور نہین ہے آبا و امہات
مین کوئی اوس بچے کے رنگ کا آدمی ہوگا اوس رنگ نے اوسمین آکر اثر کیا یہہ کوئی دلیل
حرامکاری عورت کی نہین ہے کہ گورا کیون نہ جنا کالا کیون پیدا ہوا **فائدہ** احادیث بلوغ المرام
سے سمجھا گیا ہے کہ عدت طلاق کی تین حیض یا تین مہینے ہوتے ہین حاملہ کی عدت وضع حمل ہے
خواہ جلدی ہو یا دیر مین نفاس مین نکاح ہو سکتا ہے مگر قربت نکرے مطلقہ ثلثہ کے لئے نہ گھر
ہے نہ نفقہ سوا شوہر کے کسیکا سوگ تین دن سے زیادہ نہین ہے بہائی ہو یا باپ یا مان یا بہن
شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن کا ہوتا ہے سوگ والی کوئی رنگا کپڑا سوا چنری کے نہ پہنے سرمہ
نہ لگائے گو آنکھہ دکہتی ہو خوشبو نہ ملے مہندی نہ لگائے اس مدت عدت شوہر سے یہہ بات بہی
ثابت ہوئی کہ شوہر کا حق عورت پر ماں باپ سارے بہائی بندون سے زیادہ تر ہے کہ سبکے لیے
تین دن ہین اسکے لیے چار ماہ دس دن ہین پہر شکل سوگواری بہی بہ نسبت اورون کے زیادہ ہے

میلی کچیلی مقر رہتی ہی مگر لعزار کے گہر شوہر سب سے زیادہ حقیر فقیر ذلیل و خوار رہتا ہے زندہ ہو یا مردہ
بی بی شوہر کو غلام کیطرح اپنا تابعدار بنائے رکہتی ہے مگر جس کسی سے آشنائی یاری عشقبازی
ہے اوسکے ہاتہہ سے جوتے مار کہاتی ہے اوسکی لونڈی بنی رہتی ہے شاید انصاف اسی کا نام ہے یہہ
کام دن قیامت کے کچہہ اور ہی روپ لاویگا ع رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایکدن ٭ طلاق بائن
کی عدت مین ضرورت کے لئے گہر سے باہر نکلنا درست ہے بغیر عذر کے جائز نہین عبادت و قربت بہی
داخل حاجت ہے مثلاً زکوٰۃ صدقہ خیرات کرنے کو باہر نکلے آم ولد کی عدت بہی وفات سید پر وہی چار
ماہ دس دن کی ہے کنیز کی طلاق دو طلاق ہین عدت بہی دو حیض ہین جس عورت کو غیر کا حمل ہو اوس سے
جماع نکرے تاکہ اسکا پانی دوسرے کے کہیت مین نجاوے یہہ وطی حرام ہے **فائدہ** عمر رضی اللہ
عنہ نے زن مفقود الزوج کے لئے چار سال کا انتظار کرنا پہر چار ماہ دس دن تک عدت مین رہنا
بیان کیا ہے اخرجہ الشافعی لکن کوئی حدیث مرفوع اس باب مین نہین آئی ہے مذہب قوی
یہہ ہے کہ جب عورت کو شوہر کے غائب و گم گشتہ ہونے سے ضرر پہونچے جسکا تحمل اوس سے نہین ہو سکتا ہی
خواہ یہہ ضرر طرف سے نان نفقہ کے ہو یا بسبب ترک جماع کے تو نکاح اوسکا فسخ ہو سکتا ہے تحدید
مدت کی معتبر نہین ہے حدیث حسنی بانیہا البیان اگر ضعیف نہوتی تو تقویت اثر مذکور کر سکتی تہی
فائدہ جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مرد پاس کسی عورت کے
رات کو نرہے مگر ناکح یعنی شوہر یا محرم یعنی جس سے اوسکا نکاح درست نہین ہے جیسے باپ بہائی بیٹا
اخرجہ مسلم اسیطرح حدیث ابن عباس مین مرد کا عورت سے تخلیہ کرنا منع آیا ہے اخرجہ البخاری
اوطاس مین جو عورتین قید ہو کر آئی تہین فرمایا انمین جو حاملہ ہو اوس سے وطی بعد وضع حمل کے کیجاوے
جو حاملہ نہو اوس سے بعد ایک حیض کے اسکو احمد نے ابو سعید سے روایت کیا ہے **فائدہ** فرمایا بچہ
عورت کا ہوتا ہے زانی کو پتہر ہے یعنی وہ لایق رجم کے ہے یا محروم ہے ایسے بچے کا نسب و ترکہ مان سے ملتا ہے
نہ اوس مرد حرامکار سے یہہ حدیث ابو ہریرہ کی مرفوعاً متفق علیہ ہے اس زمانے مین اولاد زنا کی بکثرت
ہوتی ہے اور وہ اوسی فرضی باپ کی سمجہی جاتی ہے خواہ بیٹا ہو یا بیٹی یہہ ایک نشان ہے قرب قیامت کا

شرفا نے بہی آجکل وہی چال کمینون رذیلون کے اختیار کرلی ہے کہ شراب وزنا رقص سرود سے عار نہین کرتے حالانکہ یہہ کام سب مذاہب مین گناہ ٹہیر چکے ہین **فائدہ** حرمت شیرخوارگی کی پانچ مرتبہ کے چوسنے سے ثابت ہوتی ہے نہ ایک دوبار سے رضاعت معتبر وہ ہے جو دو برس کی عمر تک بسبب اوسکا بہوک ہو جوان آدمی کو دودہ پلانے سے یہہ ہوتا ہے کہ مرضعہ اوسپر حرام ہوجاتی ہے یہہ پلانا اسطرح پر ہوسکتا ہے کہ چہاتی دو ہکر جو دودہ پلاوے اوسکے مونہہ مین چہاتی دینا کچہہ ضرور نہین ہے یہہ مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے اگرچہ خلاف جمہور ہے مگر مطابق دلیل مرفوع ہے ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جو بات نسب سے حرام ہے وہی رضاعت سے بہی حرام ہے متفق علیہ رضاع سے سات عورتون کو حرام بتایا ہے مان بہن بیٹی پہوپی خالہ بہتیجی بہانجی مان بہن کا ذکر تو قرآن مین ہی آیا ہے باقی پانچ جو بسبب نسب کے حرام ہوتی ہین وہ رضاع سے بہی حرام ٹہیرینگی رہی یہہ بات کہ جو رضاع سے حرام ہے وہ رشتہ سسرال سے بہی حرام ہوتی ہے یا نہین سو مذہب ائمہ اربعہ کا یہہ ہے کہ ساس رضاعی اور باپ کی جورو رضاعی اور جمع کرنا دو بہنون رضاعی کا اور پہوپی وخالہ رضاعی کا حرام ہے رضاع سے وہی دودہ مراد ہے جو آنت کو پہاڑے دودہ چہوڑانے سے پہلے ہو اسکو ترمذی نے ام سلمہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے رضاع دو سال تک ہوتا ہے پس ثبوت رضاعت کے لئے تنہا قول ایک مرضعہ کا کافی ہے اسکو بخاری نے عقبہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے **فائدہ** عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہند دختر عتبہ زن ابوسفیان سے فرمایا تو اوسکے مال سے مطابق دستور کے لیکر خرچ کر جو تجکو تیرے بچونکو کفایت کرے متفق علیہ معلوم ہوا کہ بی بی بچون کا نان نفقہ مرد پر واجب ہے مگر بقدر کفایت نہ زیادہ از دستور حدیث مرفوع طارق مین آیا ہے کہ تو شروع کر عیال سے پہر مان باپ بہن بہائی سے پہر جو شخص جتنا تجسے قریب ہو اسکو نسائی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ اول ان چار کو دے پہر اور قریب کے رشتہ دار کو یہہ بات نہین ہے کہ سارے کنبے کا نفقہ اسپر واجب ہوتا ہے ہان صلہ رحم کی بڑی فضیلت آئی ہے قطع رحم بڑا گناہ ہے صلۂ رحم شوہر کا اور اوسکی اولاد کا عمدہ کام ہے

پہر اور اقربا سے اچھا سلوک رکہے اسلیئے کہ شوہر کا رشتہ سب رشتون پر مقدم ہے عورت کی نجات و
ہلاکت رضا شوہر پر منحصر ہے جسطرح اولاد کی نجات رضا والدین پر موقوف ہے عورت پر حق شوہر کا
سب سے زیادہ تر ہے یہانتک کہ مان باپ کے حق پر بہی مقدم ہے مرد پر سب سے مقدم حق والدین کا بالخصوص
مان کا حق ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ مملوک یعنی لونڈی غلام کو کہانا کپڑا دے طاقت سے
زیادہ کام نہ لے رواہ مسلم جسکا قوت جسکے ذمہ پر ہے اوسکا ضائع کرنا گناہ کے لئے بس کرتا ہے
رواہ النسائی عن ابن عمرؓ وحاملہ عورت جسکا شوہر مرگیا ہے اوسکے لئے نفقہ نہین ہے اخرجہ
البیہقی عن جابر مرفوعاً دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے وہ اوپر ہے یہہ
نیچے فرمایا جورو کہتی ہے اطعمنی وطلقنی مجکو روٹی دے یا چہوڑ دے رواہ الدارقطنی
عن ابی ھریرۃ ابن مسیب نے کہا جو آدمی عورت پر خرچ نہین کرسکتا ہے اون دونون کے بیچ مین
جدائی کرادیجاوے پہر کہا کہ یہہ سنت ہے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکو سعید
بن منصور نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ مرد عورت مین بسبب تعذر نان نفقہ کے تفریق ہوسکتی
ہے جب مرد ادائے حق زن سے بالکل عاجز ہے یا باوجود قدرت کے اوسکا حق ادا نہین کرتا
ہے اور عورت بہوکی ننگی نہین رہ سکتی ہے تو عورت کی درخواست پر حاکم شوہر سے فسخ نکاح کروا سکتا
ہے خلع یا طلاق دلواسکتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے امرائے لشکر کو جو باہر گئے تہے لکہہ بہیجا کہ جو لوگ اپنی
عورتون سے غائب ہین وہ اونکے لئے خرچ بہیجین یا اونکو طلاق دیدین اگر طلاق دیا چاہین تو
نفقۂ گذشتہ بہیجدین اسکو شافعی نے باسناد حسن روایت کیا ہے یہہ دلیل ہے اسبات کی کہ نان
نفقہ عورت کا ہرحال مین مرد پر واجب ہے اوسکو نفقہ دے ورنہ طلاق ہوسکتی ہے عورت کا رکجانا
جماع سے بصورت نہ ملنے نان نفقہ کے جائز ہے ابوہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہا میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر خرچ کر کہا ایک اور ہے فرمایا اپنی جورو پر خرچ کر
کہا ایک اور ہے فرمایا اپنے خادم پر خرچ کر کہا ایک اور ہے فرمایا جہان مناسب جان وہان صرف کر اخرجہ الشافعی
واحمد وابوداؤد یہہ ترتیب سنت ہے اگر اولاد ہو تو بی بی بچونکو برابر رکہے ایک کو دوسرے پر

مقدم نکرے خادم سے مراد سواری ہے معاویہ قشیری نے پوچھا کہ مین کسکے ساتھہ احسان کرون
فرمایا مان کے ساتھہ کہا پھر کسکے ساتھہ فرمایا مان کے ساتھہ کہا پھر کسکے ساتھہ فرمایا مان کے ساتھہ کہا
پھر کسکے ساتھہ نیکی کرون کہا باپ کے ساتھہ پھر جو زیادہ قریب ہو پھر جو بعد اوسکے قریب تر ہو اخرجہ
الترمذی وحسنہ معلوم ہوا کہ احسان کرنے مین مان باپ سب پر مقدم ہوتے ہین پر مان باپ
پر بھی مقدم ہے بعد انکے جورو اولاد جو سو پر سبے زیادہ حق شوہر کا ہے پھر مان باپ کا تقدام کا لفظ مرفوعاً
یہہ ہے کہ اللہ تعالے وصیت کرتا ہے تمکو تمہاری ماؤن کی پھر تمہارے باپون کی پھر اقرب
فالاقرب کی بیہقی نے کہا اسکی سند حسن ہے معلوم ہوا کہ جسکے مان باپ محتاج ہون اور اولاد
آسودہ ہو تو اونکا نفقہ اولاد پر فرض ہے پہلے انکے ساتھہ سلوک کرے پھر اور رشتہ دارون کے
ساتھہ اول خویش بعدہ درویش **فائدہ** ابن عمرو کہتے ہین ایک عورت سے فرمایا جب تک
تونے نکاح نہین کیا ہے پرورش اولاد کا حق تجھی کو ہے **رواہ احمد** حدیث براء بن عازب مین
خالہ کو بمنزلہ مان کے ٹھیرایا ہے **رواہ البخاری** معلوم ہوا کہ جس بچے کی مان نہو اوسکو خالہ
پالے خالہ باپ پر مقدم ہے پھر باپ پالے باپ نہو تو جسکو حاکم حق مین بچے کے بہتر سمجھے اوسکو سپرد
کرے خادم جب کہانا پکا کر لاوے تو اوسکو اپنے ساتھہ کہلا دے ورنہ دو ایک لقمے اوس کے
ہاتھہ مین رکھدے اسکو شیخین نے ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے ایک عورت نے ایک بلی
باندہ رکھی تھی اوسکو کہانا پانی نہ دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کی گھاس وغیرہ کہاوے اوس پر
دوزخ مین گئی اسکو شیخین نے ابن عمر سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ جانور کا بھوکا پیاسا رکھنا
حرام ہے بہائم کا نفقہ بھی واجب ہے جب ترک نفقہ بہائم پر عذاب نار ہوا تو ترک نفقہ انسان پر
جسکا نفقہ شرعاً واجب ہوتا ہے بالاولے عذاب ہوگا ۵

ببین آن بے حمیت را کہ ہرگز	نخواہد دید روی نیک بختی
تن آسانی گزیند خویشتن را	زن و فرزند بگذارد بہ سختی

جنکا نفقہ آدمی پر واجب ہے اونہین کا صلہ رحم بھی مقدم ہے صلہ رحم مین کچھہ بھی ضرور

نہین ہے کہ اپنا مال ہی اونکو دیا کرے بلکہ بشاشت سے ملنا خوش خلقی سے پیش آنا نرم بات کرنا
بیماری مین عیادت کرنا یہہ سب داخل صلۂ رحم ہے صلۂ رحم کا جو اجر آیا ہے وہ تو ہر وصل کرنیوالے کو ملیگا
مگر جسنے صلۂ رحم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا اہلبیت رسالت کا حق سمجھا اوسکے لئے بڑی
بشارت آئی ہے حدیث صحیح مین آیا ہے کہ مین تم مین انکو چھوڑے جاتا ہون دیکھونگا کہ تم نے میری
بعد انسے کیسا برتاؤ کیا خلفاء راشدین وائمہ اسلام ہمیشہ صلۂ سادات کو اپنے اقارب کے صلہ پر مقدم
رکہتے تہے بلکہ اولاد سے زیادہ اونکو چاہتے اور دیتے لیتے رہتے تہے ؛

فصل بیان مین موت کے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اگر نیک ہے شاید زیادہ نیکی کرے
اگر بد ہے شاید کہ بدی سے باز رہے یعنی تائب ہوجاوے رواہ البخاری مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ جب
آدمی مرجاتا ہے امید اوسکی منقطع ہوجاتی ہے مومن کو زیادتی عمر سے خیر بڑھتی ہے انس کا لفظ مرفوع
یہہ ہے کہ اگر بے تمناے موت کے نہ بنے تو یون کہے اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیراً لی
وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیراً لی یہہ حدیث متفق علیہ ہے عبادہ بن صامت کہتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے چاہا ملنا اللہ کا اللہ اوسکے ملنے کو دوست رکہتا ہے
جسنے مکروہ جانا ملنا اللہ کا اللہ اوسکے ملنے کو مکروہ رکہتا ہے عائشہ نے یا کسی اور بی بی نے کہا ہم بھی
موت کو مکروہ رکھتے ہین فرمایا یہہ بات نہین ہے مومن کو جب موت آتی ہے تو اوسکو اللہ کی رضامندی
وکرامت کی بشارت دیجاتی ہے سو وہ اوسوقت موت کو دوست رکھتا ہے کافر کو جب موت آتی ہے اوسکو
بشارت عذاب وعقوبت کی دیجاتی ہے وہ موت کو مکروہ رکہتا ہے متفق علیہ اسیطرح جو لوگ
کثرت فسق وفجور مین مبتلا رہتے ہین اونکو اپنا مرنا بہت برا لگتا ہے وہ اپنا زیادہ جینا چاہتے ہین
مانا کہ وہ زیادہ جیے لکن ایسے جینے کو ہمارا اسلام ہے کہ ساری عمر گناہ مین گزری گناہ کرنے کے لئے
عمر کا بڑھنا کم جینے سے بھی بدتر ہے یود احدھم لو یعمر الف سنۃ جس طول عمر کے بعد جہنم ملے

اوس سے وہ تھوڑی عمر بہتر ہے جسکا انجام جنت ہو ابو قتادہ کا لفظ یہہ ہے ایک جنازہ نکلا رسول خدا نے فرمایا یہہ مستریح ہے یا مستراح منہ پوچھا اسکا کیا مطلب ہے فرمایا مومن مرکر تکلیف و ایذاے دنیا سے چھوٹ کر رحمت خدا سے راحت پاتا ہے فاجر کے مرنے سے عباد و بلاد و شجر و دواب کو راحت ملتی ہے یہہ حدیث متفق علیہ ہے ○

تو چنان زی چو بمیری برہی	نہ چنان گر تو بمیری برہند

حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن مرنے سے پہلے یہہ فرمایا کہ جو کوئی تم مین مرے چاہیے کہ اللہ سے نیک گمان رکھے رواہ مسلم خدا کا معاملہ ہر بندے سے مطابق گمان بندے کے ساتھ خدا کے ہوتا ہے اسلیے بندہ خدا سے بدگمان نہو رحمت سے نا امید نہو بلکہ گناہون سے ڈرے نادم ہو عفو و مغفرت کی امید رکھے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین تم بہت یاد کیا کرو ہاذم لذات یعنی موت کو اسکو اہل سنن نے روایت کیا ہے یعنی موت قاطع لذات ہے موت کے یاد کرنے سے مصیبت ہلکی ہو جاتی ہے ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے کہ موت تحفہ ہے مومن کا رواہ احمد والترمذی واستغربہ بریدہ کا لفظ یہہ ہے کہ مومن مرجاتا ہے ماتھے کے پسینے سے رواہ اہل السنن یعنی آسانی سے مرتا ہے یا سختی سے مرگ مفاجات کو حدیث عبید اللہ بن خالد مین اخذة الاسف فرمایا ہے یعنی کافر کے لیے مومن کیواسطے رحمت ٹھیرایا ہے اسکو ابو داؤد و بیہقی نے روایت کیا ہے یعنی ناگہان موت کا آنا حق مین کافر کے غصے کی پکڑ دھکڑ ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان کے پاس آئے جو مرتا تھا فرمایا تو آپکو کیسا پاتا ہے کہا اللہ سے امید رکھتا ہون اپنے گناہون سے ڈرتا ہون فرمایا یہہ دونون امر کسی بندے کے دل مین ایسے وقت مین جمع نہین ہوتے مگر اللہ اوسکی امید پوری کرتا ہے اوسکو خوف سے امن دیتا ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ فرمایا تم آرزو موت کی نکرو ہول مطلع کا سخت ہے دراز عمر ہونا بندے کا سعادت ہے اللہ اوسکو رجوع نصیب کرتا ہے رواہ احمد عن جابر سعد سے کہا اگر تو جنت کے لیے

پیدا کیا گیا ہے تو جتنی عمر تیری زیادہ ہوگی عمل اچھا ہوگا اوتنا ہی تیرے لیے بہتر ہے رواہ
احمد عن ابی امامۃ اس سے یہہ بہی نکلا کہ جسکی عمر زیادہ ہوئی مگر عمل اچھا نہوا تو اوتنا ہی اوسکے لئے
برا ہے فائدہ فرمایا تلقین کرو اپنے مردونکو لا الہ الا اللہ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ
یعنی اونکے سامنے کلمہ پڑہو کہ وہ اوسکو سنکر کلمہ پڑہیں اسی کلمہ پر مریں ام سلمہ نے مرفوعًا کہا ہے
جب تم بیمار یا میت کے پاس جاؤ اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں اسکو
مسلم نے روایت کیا ہے معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہے
وہ بہشت میں جاویگا رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ کلمہ پڑہتے ہوئے مرنا نشانی ہے حسن خاتمہ
کی عثمان رضی اللہ عنہ کا لفظ یہہ ہے فرمایا جو مرا اور وہ جانتا ہے کہ لا الہ الا اللہ وہ بہشت
میں جاویگا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جسکی زبان سے یہہ کلمہ کسی بیماری وغیرہ کے سبب سے نہ نکلا
مگر دل اوسکا معتقد اس کلمہ کا ہے تو وہ بہی بخشا جاویگا معقل بن یسار کی حدیث میں آیا ہے تم
پڑہو سورہ یس اپنے مردوں پر رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ یعنی حالت احتضار
میں یا بعد مر جانے کے بہی ابوبکر صدیق نے بعد وفات نبوی کے آپکا بوسہ لیا اسکو ترمذی وابن
ماجہ نے عائشہ سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ بوسہ لینا میت کا درست ہے یہہ ایک محبت کی بات
ہے ابوہریرہ کہتے ہیں رسول خدا نے فرمایا ہے جب مومن کی روح نکلجاتی ہے تو دو فرشتے آکر اوسکو
اوپر لیجاتے ہیں پہر اوسکی خوشبو و مشک کا ذکر کیا آسمان والے کہتے ہیں یہہ روح پاک ہے زمین
کیطرف سے آئی ہے اللہ تجہپر اور اوس بدن پر جسکو تو نے آباد رکھا تہا رحمت کرے پہر اوس روح
کو پاس خدا کے لیجاتے ہیں اللہ فرماتا ہے لیجاؤ اسکو آخر مدت تک جب کافر کی روح نکلتی ہے تو اوسکے
بدبو و لعن کا ذکر کیا پہر کہا آسمان والے کہتے ہیں یہہ روح ناپاک ہے زمین کیطرف سے آئی ہے
کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو آخر مدت تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ فرماکر کپڑا اپنی ناک
پر رکہہ لیا رواہ مسلم یعنی اوسکی بدبو بہت بری ہے سونگہی نہیں جاتی افساق فجار کا رشتہ کفر
سے قریب ایمان سے دور ہے خدا اونکی خیر کرے جو لوگ گناہ پر اصرار رکتے ہیں یہہ اصرار اونکو جہنم

کفن تک پہونچا دیتا ہے فائدہ عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تین کپڑون مین دفن کیا یہہ سفید روئی کے تھے انمین نہ پگڑی تھی نہ کرتا متفق علیہ معلوم ہوا کہ مردے کو پگڑی کرتا پہنانا بدعت ہے اسیطرح قبر پر عمامہ رکہنا اُم عطیہ نے کہا حضرت کی صاحبزادی کے تین حصے بالون کے کرکے پیٹھ کیطرف ڈالدیئے تھے متفق علیہ ابن عباس کی حدیث مین آیا ہے کہ مردونکو سفید کپڑیکا کفن کرو اسکو اہل سنن نے روایت کیا ہے قیمتی کفن سے منع فرمایا ہے اسلئے کہ جلدی گلجاتا ہے رواہ ابو داؤد عن علی جابر کا لفظ یہہ ہے کہ اپنے بہائی کو اچھا کفن دو رواہ مسلم یعنی پورا ہو نہ یہہ کہ قیمتی ہو نیا ہو تو بہتر ورنہ پرانا دہلا ہوا بہی کافی ہے عبادہ بن صامت کی حدیث مین آیا ہے بہتر کفن حلہ ہے یعنی ایک ازار ایک چادر رواہ اهل السنن معلوم ہوا کہ دو چادر مین بہی کفن ہو سکتا ہے نہ ملے تو ایک کپڑا بہی کافی ہے تین پارچے ہونا شرط نہین ہے مصعب بن عمیر کو ایک ہی چادر مین کفن کیا تہا اسکو بخاری نے سعد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے فائدہ ابو ہریرہ کہتے ہین آپنے فرمایا جلدی کرو جنازہ لیجانے مین اگر وہ مردہ نیک ہے تو تم اوسکو طرف خیر کے بہیجتے ہو اگر بد ہے تو اس بدی کو اپنی گردن سے دور کرتے ہو متفق علیہ یعنی دونون حال مین جلدی کرنا مستحب ہے مردہ اچھا ہو یا برا حدیث ابو ہریرہ سے مرفوعاً ثابت ہوا کہ جو فقط نماز جنازہ پڑہتا ہے اوسکو ایک قیراط اجر ملتا ہے جو ہمراہ جنازہ کے تا دفن رہتا ہے اوسکو دو قیراط ملتے ہین ہر قیراط برابر کوہ احد کے ہوگا متفق علیہ جنازہ مین چار پانچ تکبیر کہنا آیا ہے رواہ مسلم عن ابن ابی لیلی ابن عباس نے پڑہنا سورۂ فاتحہ کا سنت ٹہیرایا ہے رواہ البخاری عوف بن مالک نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک جنازہ پر یہہ دعا پڑہی اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار یہہ کہتے ہین مجہکو تمنا ہوئی

که کاش وه مرده مین هی هوتا رواه مسلم بے شک یهه دعا لائق اسی رشک کے ہے خصوصاً
جبکه زبان نبوی سے ادا هوئی خیر اب رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم موجود نهین هین که همارے
جنازے پر اس دعا کو پڑهین ہارے یهه تو هوسکتا ہے که کوئی مسلمان یا خلف صالح موحد یهه دعا همارے
نماز جنازه مین اخلاص دل سے پڑهدے اللهم ارزقنا مسجد مین نماز جنازه پڑهنا درست ہے
اسکو مسلم نے عائشه سے روایت کیا ہے مرد کا جنازه هو تو برابر سر کے کهڑا هو عورت کا جنازه هو تو
وسط مین کهڑا هو جملهٔ اخیر کو شیخین نے روایت کیا ہے ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جس
مسلمان کے جنازے پر چالیس آدمی نماز پڑهین جو مشرک نهین هین تو الله اونکی شفاعت حق مین
اوس مردے کے قبول کر لیتا ہے رواه مسلم یعنی اوسکو بخشدیتا ہے گو وه گنهگار نابکار هی کیون
نهو مگر موحد هونا شرط ہے اور اگر سو آدمی نے نماز پڑهی اور سبنے شفاعت کی تو پهر کیا پوچهنا اسکو
مسلم نے عائشه سے روایت کیا ہے ورنه سو کیا اگر هزار نے نماز پڑهی ہے مگر مرده مشرک بددین ہے
تو کچهه بهی نهوگا یهه شفاعت اوسی مردے کو نفع کرتی ہے جو گنهگار تها ایمان پر مرا هی پر وهی
مرتا ہے جو گناه سے ڈرتا ہے ورنه مصر پر خوف کفر کا ہے اللهم احفظنا انس کہتے هین ایک جنازه
پر لوگون نے ثنا کی فرمایا جنت واجب هوگئی دوسرے جنازے کو برا کها فرمایا دوزخ واجب هوگئی تم
خدا کے گواه هو زمین مین متفق علیه معلوم هوا که جسکو نیک مسلمان اچها سمجهتے اچها کہتے هین اوسکو
الله بخشدیتا ہے گو عاصی هو جسکو برا کہتے هین وه بخشا نهین جاتا برا کہنا یهی ہے که اوسکو ظالم فاسق
کینه پرور بدخو بدخلق بے مروت بے حیا بے وفا مرتکب کبیره جانتے هین اور اوسکے افعال بد کو همیشه دیکهتے
سنتے رہے هین حدیث عائشه مین مردون کو برا کہنے سے منع فرمایا ہے رواه البخاری جب آدمی
مر گیا اپنے کئے کو پهونچ گیا اب اوسکو برا کہنا کیا یهه شیوه اہل رفض کا ہے که وه اموات پر تبرا کیا کرتے
هین جنازه کے آگے پیچهے داہنے بائین چلنا درست ہے پهرتے وقت سوار هو کر آنا هی جائز ہے یهه
مضمون حدیث مین آیا ہے جب نماز جنازه پڑهے اخلاص سے دعا کرے رواه ابوداؤد وابن
ماجة عن ابی هریرة ابوهریره نے کها حضرت صلی الله علیه وآله وسلم جب نماز جنازه پڑهتے

یہہ دعا کہتے اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا
وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان
اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ رواہ اھل السنن یہہ دعا واسطے مرد عورت بوڑہے
بچے جوان سبکے لئے کافی ہے اسکے سوا اور بہی دعائین آئی ہین جو دعا پڑہی جاویگی وافی شافی ہے
مگر دعا اول اصح ہے فائدہ لحد افضل ہے گو شق بہی جائز ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی قبر مطہر منور لحد ہے قبر مبارک کو مسنم دیکہا گیا یہہ فعل صحابہ کا تہا اسلئے حجت نہین ہے حجت
حدیث ابی الہیاج اسدی ہے علی مرتضی نے انسے کہا تہا مین تمکو اوس کام پر بہیجتا ہون جسپر مجہکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہیجا تہا کوئی تصویر نہ چہوڑو مگر اوسکو مٹا دو کوئی قبر بلند نہ پاؤ
مگر اوسکو برابر زمین کے کردو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ قبر برابر زمین کے چاہیئے بالشت بہر بہی اونچی
نہو زیادہ بلندی کا کیا ذکر ہے یہہ قبور پختہ ومرتفع وعالی بالکل بدعت سیئہ ہین جابر کی حدیث مین
مرفوعاً آیا ہے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے کہ قبر پر گچ کرین قبر پر بنا رکہین اور
قبر پر بیٹہین رواہ مسلم اصل نہی مین حرمت ہوتی ہے اسلئے قبہ گنبد بنانا قبر پر حرام قطعی ہے ابی مرثد
کا لفظ یہہ ہے کہ تم مت بیٹہو قبر پر نہ نماز پڑہو نزدیک اوسکے رواہ مسلم قبر پر بیٹہنا یا اوسپر پاخانہ
پہرنا یا اوسکا پامال کرنا منع ہے جب نماز نزدیک کسی قبر کے درست نہوئی تو بنانا مسجد کا قبرستان
مین گو قبر نہ ہو بطریق اولی جائز نہوگا حدیث ہشام بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے کہ احد کے دن دو
دو تین تین شخصون کو ایک قبر مین رکہا جسکو قرآن شریف زیادہ یاد تہا اوسکو پہلے رکہا رواہ احمد
واھل السنن معلوم ہوا کہ جمع کرنا چند میت کا ایک قبر مین منع نہین ہے خصوصاً معرکہ شہادت مین
ایسی ہی جگہہ کو گنج شہیدان کہتے ہین ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مردے کو قبر مین
رکہتے فرماتے بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ رواہ احمد وغیرہ حدیث جعفر بن محمد
عن ابیہ مین آیا ہے کہ آپنے تین لپ بہر کے مردے پر مٹی ڈالی پہر قبر پر پانی چہڑکا رواہ فی شرح
السنۃ مٹی کا ڈالنا طرف سے سر کے چاہیئے تین بار ڈالے اسکو ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے مرفوعاً

روایت کیا ہے اس آیت کا پڑہنا بہی آیا ہے منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری
روایت جابر مین نہی آئی ہے قبر پر لکہنے سے رواہ الترمذی مگر یارون نے نہ مانا سب کچہہ لکہہ ڈالا
کیا قرآن کیا تاریخ وفات کیا مدح میت حدیث مطلب مین آیا ہے کہ آپنے سرہانے قبر عثمان بن مظعون
کے ایک بہاری پتہر رکہدیا فرمایا اس سے قبر معلوم ہوگی ہمارے گہر والے اس جگہہ دفن ہونگے رواہ
ابوداؤد پتہر اسلیئے رکہا کہ قبر برابر زمین کے تہی معلوم ہوا کہ مقرر کرنا قبرستان کا جائز ہے فرمایا
توڑنا مردہ کی ہڈی کا ایسا ہی ہے جیسا زندہ کی ہڈی کا توڑنا اسکو مالک وابوداؤد وابن ماجہ
نے عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ مردے کو بہی مثل زندے کے تکلیف ہوتی ہے
یا گناہ مین یہہ دونون کام برابر ہین ابن مسعود نے کہا ہے اذی المومن فی موتہ کاذاہ
فی حیاتہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ ڈاکٹر طبیب جو مردونکو چیرتے پہاڑتے ہین سخت معصیت
ہے ہرگز درست نہین ام کلثوم کے دفن مین فرمایا کہ جسنے آجکی رات صحبت نہ کی ہو وہ اوسکو قبر مین
اوتارے ابوطلحہ نے کہا مینے نہین کی ہے پہر وہ اوترے رواہ البخاری معلوم ہوا کہ جو عیش
قریب سے جدا ہوا وسکا اوتارنا مردے کو بہتر ہے یہہ امر مستحب ہے کچہہ واجب نہین فائدہ مردے
پر افسوس سے رونا درست ہے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت انتقال ابراہیم
اپنے فرزند کے روتے تہے اس رونے کو رحمت کہا ہے فرمایا آنکہہ روتی ہے دل غم کرتا ہے مگر مین
وہی کہتا ہون جو خدا کی مرضی ہے وانا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون متفق علیہ من
حدیث انس لفظ تعزیت کا مرفوعاً حدیث اسامہ بن زید مین یون آیا ہے ان للہ ما اخذ
لہ ما اعطی وکل عندہ باجل مسمی متفق علیہ فرمایا جسنے گال پیٹا یا گریبان چاک کیا
جاہلیت کا سا پکارنا پکارا وہ ہم مین سے نہین ہے اسکو شیخین نے متفقاً علیہ روایت کیا ہے ابو
بردہ کا لفظ یہہ ہے مین بری ہون اوس شخص سے جسنے سر منڈایا چلا کر رویا کپڑے پہاڑے رواہ
مسلم حدیث ابو سعید خدری مین رونے والی سننے والی عورت پر لعنت آئی ہے رواہ ابوداؤد
معلوم ہوا کہ عورتون کا واویلا کرنا مردے پر موجب اونکے ملعون ہونے کا ہے چہوٹے بچون کے

مرجانے پر ہمراہ صبر کے ایک ہو یا دو یا تین وعدہ جنت کا آیا ہے یہہ مضمون کئی حدیثون مین وارد
ہوا ہے ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ فرماتا ہے اے ابن آدم اگر توصبر کریگا امید اجر پر نزدیک
پہلے صدمہ کے تو مین تیرے لیے سوا جنت کے دوسرے ثواب پر راضی نہونگا رواہ ابن ماجة
بڑا کام یہی ہے کہ عین وقت مصیبت پر صبر کرے ورنہ بعد چند روز کے تو خود ہی صبر آجاتا ہے مگر اوس
صبر کا کچہہ اجر نہین ہوتا ایک عورت سے فرمایا انما الصبر عند الصدمة الاولی رواہ الشیخان
عن انس متفقاً علیہ حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب تسمہ جوتے کا ٹوٹ جاوے تو
انا للہ الخ کہے کہ یہہ بھی ایک مصیبت ہے رواہ البیہقی حسین بن علی علیہما السلام کا لفظ مرفوع
یون ہے کہ جس مرد و عورت مسلمان کو کوئی مصیبت پہونچی ہے پہر وہ اوسکو یاد کرکے انا للہ کہتا ہے
گو بہت زمانا گزرا ہو تو اللہ اوسکو ویسا ہی اجر دیگا جیسا کہ دن مصیبت کے دیا ہے رواہ
احمد والبیہقی فائدہ بریدہ کی حدیث مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا مینے تمکو زیارت قبور سے
منع کیا تہا سو اب تم اونکی زیارت کیا کرو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ قبر پر واسطے دعا کرنے کے جانا
سنت ہے مگر سفر واسطے قبر کے سنت سے ثابت نہین ہوا ابو ہریرہ نے کہا زیارت کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مان کی پہر روئے اور رولایا پہر فرمایا مینے خدا سے استغفار کرنا چاہا تہا
اجازت نہوئی فقط زیارت کرنے کا اذن ہوا سو تم قبرونکی زیارت کیا کرو یہہ زیارت موت کو
یاد دلاتی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کافر قریب کی زیارت کرنا بہی درست ہے مگر اوسکے
لئے دعاے خیر نکرے یہہ قبر درمیان مکے مدینے کے تہی اسکے لیے سفر نہین کیا تہا اثناء سفر مین
اوسپر گزر ہوا تہا رونا فراق مادر پر یا عذاب قبر پر تہا واللہ اعلم فائدہ حدیث بریدہ مین
آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو یہہ دعا سکہاتے تہے کہ جب قبر پر جاوین
یون کہین السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم
للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیة رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ گزرے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبور مدینہ پر پہر مونہہ طرف قبر کے کرکے فرمایا السلام علیکم

یا اھل القبور یغفر اللہ لنا و لکم انتم سلفنا و نحن بالاثر رواہ الترمذی وحسنہ
مسلم کا لفظ عائشہ سے یہہ ہے کہ جب میری رات ہوتی تو آخر شب کو طرف بقیع کے جاتے یہہ کہتے
السلام علیکم دار قوم مؤمنین و اتاکم ما توعدون غدا مؤجلون و انا ان شاء اللہ
بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ عائشہ
سے کہا تو یون کہا کر یعنی وقت زیارت قبور کے السلام علی اھل الدیار من المؤمنین
والمسلمین و یرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین و انا ان شاء اللہ بکم
لاحقون اسکو مسلم نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی زیارت قبر کی جائز ہے
مگر جبکہ اوس سے کوئی امر بیقراری حرکت اضطراری کا صادر نہو کوئی کام خلاف شرع منکر
شرعی ظہور مین نہ آوے ورنہ دوسری حدیث مین زائرات قبور پر لعنت آئی ہے اخرجہ الترمذی
عن ابی ھریرۃ وصححہ ابن حبان اسلیئے کہ انکو صبر کم ہوتا ہے جزع زیادہ کرتی ہین یہہ زیارت
غالباً قبور محارم کے لیئے ہے نہ واسطے ہر قبر کے مگر ترک زیارت ارجح ہے عائشہ نے کہا ہے کہ
مین اپنے گھر مین رہتی اپنے کپڑے اوتار رکھتی جی مین یہہ کہتی کہ یہان تو یہی میرے شوہر میرے
باپ ہین جب عمر دفن ہوئے تو بغیر کپڑے کے اندر گھر کے نہ جاتی عمر سے شرماتی رواہ احمد
فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جان مومن کی اوسکے قرض مین لگی رہتی ہے
یہانتک کہ وہ قرض ادا کیا جاوے رواہ احمد والترمذی وحسنہ معلوم ہوا کہ قرضداری
موجب گرانباری ہے اسیلیئے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ شہید کے سب گناہ بخشے جاتے ہین
مگر قرض یعنی قرض کا مواخذہ اوسکے ذمے پر باقی رہتا ہے ؎

قرض از مرتبۂ مرد همی انداخت مرا	بسکہ این راہ گران بود سبک ساختہ مرا

اس حدیث کا یہہ مطلب ہوا کہ تم مرنے سے پہلے بار قرض سے سبکدوش ہو جاؤ کیونکہ یہہ
حق العباد اہم حقوق ہے سو جب قرض کی یہہ گت ٹھیری تو پھر وہ مال جو لوٹ کھسوٹ کر یا چوری
یا ظلم یا غصب سے لیا ہے اوسکا انجام دیکھیئے کیا ہوگا **فائدہ** ابن عباس کہتے ہین ایک آدمی

اپنی سواری پر سے گر کر مر گیا یعنی دن عرفہ کے حجۃ الوداع مین فرمایا اسکو پانی و بیر کے پتون سے
نہلاؤ دو احرام کے کپڑون مین کفن کرو متفق علیہ معلوم ہوا کہ مردے کا نہلانا واجب ہے
مردہ اگر حاجی ہے تو احرام ہی مین مکفون ہوگا حدیث ام عطیہ مین یہہ بہی آیا ہے کہ زینب دختر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین یا پانچ یا زیادہ بار نہلانے کا حکم دیا پہر فرمایا کہ آخر کو کافور
بہی ملالو پہلے جانب یمین سے نہلانا شروع کرو مواضع وضو کو دہو حدیث جابر سے مرفوعاً ثابت
ہوا کہ شہید کے لئے نہ غسل ہے نہ نماز جنازہ رواہ البخاری عائشہ سے کہا اگر تو مجہہ سے پہلے
مرتی تو مین تجہکو نہلاتا رواہ احمد وابن ماجۃ وصححہ ابن حبان معلوم ہوا کہ مرد بی بی
کو نہلا سکتا ہے اسیطرح بی بی شوہر کو ابو بکر صدیق کو انکی زوجہ نے نہلایا تہا فاطمہ علیہا السلام
کو علی مرتضی نے غسل دیا تہا بلکہ غیر کے نہلانے سے یہی بہتر ہے کہ ایک دوسرے کو نہلا دے بریدہ کی
روایت مین آیا ہے کہ غامدیہ مرجومہ پر جسکو حد زنا مین سنگسار کیا تہا نماز پڑہی گئی رواہ مسلم
معلوم ہوا کہ محدود پر نماز جنازہ پڑہنا درست ہے جابر کہتے ہین ایک شخص نے تیر سے خودکشی
کی تہی اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ نہ پڑہی رواہ مسلم معلوم ہوا کہ
قاتل نفس پر بہی نماز پڑہنا نہ چاہئے ایک عورت مسجد مین جاروب کشی کرتی تہی اوسکو بے اذن
نبوی دفن کردیا جب آپکو معلوم ہوا تو اوسکی قبر پر جا کر نماز پڑہی رواہ الشیخان عن ابی
ہریرۃ معلوم ہوا کہ قبر پر نماز جنازے کا پڑہنا سنت ہے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب
خبر آئی کہ نجاشی مر گئے تو عیدگاہ مین لوگون کو لیکر اونپر نماز پڑہی چار تکبیرین کہین متفق علیہ
معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑہنا درست ہے یہہ رسم ابتک حرمین شریفین مین بہی جاری ہے
وللہ الحمد سمرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ ایک عورت نفاس مین مر گئی اوسپر نماز جنازہ پڑہی متفق
علیہ **فائدہ** عثمان کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دفن میت سے فارغ
ہوتے ذرا دیر قبر پر ٹہیرتے فرماتے تم مغفرت مانگو خدا سے واسطے اپنے بہائی کے اور اوسکا
ثابت رہنا چاہو جواب منکر نکیر مین کہ اسوقت اوس سے سوال کیا جاتا ہے اسکو ابو داؤد نے روایت

کیا ہے حاکم نے صحیح کہا ہے ضمرہ بن حبیب نے کہا ہے صحابہ اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ جب قبر
برابر کیجاوے اور لوگ واپس ہون تو پاس قبر کے یہہ کہا جاوے اے فلان کہہ لا الہ الا اللہ
کہہ ربی اللہ و دینی الاسلام ونبیی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ سعید
بن منصور موقوفاً یہہ حدیث موقوف ہے اسلیے حجت نہین ہو سکتی ہے اسی سبب سے بعض اہل
علم نے اس فعل کو بدعت کہا ہے واللہ اعلم **فائدہ** مقرار وا ح مین احادیث مختلفہ آئے ہین
زیر عرش سے لیکر فرش زمین تک مقر روح بتایا ہے جسکی جیسی روح عالی درجہ ہے ویسا ہی اوسکا
مقر ہوتا ہے لکن خلاصہ یہہ ہے کہ روح مومنین کی علیین مین رہتی ہے گو تعلق اوسکا قبر سے ہوتا
ہے روح کفار کی سجین مین رہتی ہے گو زیر زمین کیون نہو **فائدہ** جب یہہ خبر آئی کہ جعفر
وغیرہ شہید ہو گئے فرمایا اہل جعفر کے لئے کہانا تیار کرو اونکو خبر موت نے مشغول غم کر رکہا ہے
اخرجہ الخمسۃ الا النسائی معلوم ہوا کہ مردے کے گہر کہانا بہیجنا درست ہے اسلیے کہ وہ لوگ
اوسدن طیاری طعام کی نہین کر سکتے ہین سوم چہلم ششماہی برسی کرنا بدعت سیئہ ہے ہان
مردے کو جس عبادت مالی بدنی کا ثواب پہونچانا منظور ہو وہ پہونچ سکتا ہے مثلاً اوسکی طرف سے
روزہ رکہے نماز پڑہے تلاوت قرآن شریف کرے کوئی باغ یا زمین یا جائداد وقف کردے کوئی
کنوان کہدوادے کوئی نہر جاری کرے کوئی درخت لگادے کوئی مسجد بنادے کوئی صدقہ خیرات
کرے دعا مغفرت مانگے کہ یہہ درست ہے اسکا اجر اوسکو ملتا ہے ؛

فصل بیان مین اجر تکلیف ومصیبت کے

ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی بہ تکلف صبر کرتا ہے اللہ اوسکو صبر دیتا ہے کوئی عطا کسیکو
صبر سے زیادہ بہتر کشادہ تر نہین دیگئی رواہ الشیخان ٥

صبر ست علاج دل بیمار تو وقف	افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست

سنجرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے جسنے عطا مین شکر بلا مین صبر ظلم مین استغفار کی اونکے لئے ہے امن

اور وہی ہین ہدایت پائے ہوئے رواہ الطبرانی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے مثال مومن کی ایسی
ہے جیسے کھیتی ہمیشہ ہوا اوسکو جھونکا دیتی رہتی ہے مومن کو بلا پہونچتی رہتی ہے منافق کی مثال
جیسے درخت صنوبر کا کہ بے کاٹے جنبش نہین کرتا رواہ مسلم وصححہ الترمذی معلوم ہوا کہ
کثرت مصیبت و بلا دلیل ایمان مبتلا ہے منافق کافر کو بلا کم پہونچتی ہے یا نہین پہونچتی اسیطرح
بہ نسبت شخص صالح کے فاسق کو بلا کم پہونچتی ہے اسلیے کہ غالباً اوسکی عاقبت بخیر نہین ہوتی
حدیث ام سلمہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ جب کسی بندے
کو کسی بلا مین مبتلا کرتا ہے اور وہ اوسکو مکروہ رکھتا ہے تو یہہ بلا اوسکے لیے کفارہ وطہور
ہوجاتی ہے جب تک کہ اس بلا مین غیر اللہ سے کام نہ لے رواہ ابن ابی الدنیا یعنی بلا مین
غیر خدا کی نذر نہ مانے نیاز نکرے کسی قبر کو نہ پوجے کسی پیر فقیر سے مدد نہ چاہے کسی ولی اللہ کو
نہ پکارے کسی کی منت نہ مانے خلاف شرع تعویذ گنڈا عمل نکرے مصعب بن سعد کا لفظ یہہ ہے
کہ مینے کہا سب سے زیادہ بلا کنپر سخت ہوتی ہے فرمایا انبیاء پر پھر جو بعد اونکے افضل ہین آدمی
مطابق اپنے دین کے مبتلا ہوتا ہے جسکا دین سخت ہے اوسکی بلا بھی سخت تر ہے جسکا دین ضعیف
ہے اوسکی بلا بھی بقدر اوسکے دین کے ہوتی ہے بندے کو بلا یہانتک گھیرے رہتی ہے کہ وہ
زمین پر بے خطا ہوکر چلتا پھرتا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ حدیث ابی سعید
مین مرفوعاً آیا ہے کہ سب سے زیادہ سخت بلا مین انبیاء ہین پھر علماء پھر صلحاء کوئی انمین جوئین
مارتا تھا کوئی سوا ایک چادر یا کے کچھ نپاتا تھا لکن اس بلا سے ایسا خوش ہوتا جسطرح تم عطا
سے خوش ہوتے ہو رواہ ابن ماجۃ حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے جابر کی حدیث
مرفوع مین یون آیا ہے کہ اہل عافیت دن قیامت کے جب اہل بلا کو ثواب ملیگا یہہ چاہین گے
کہ کاش اونکی کھال قینچی سے کتری جاتی رواہ الترمذی واستغربہ معلوم ہوا کہ اجر اہل
مصیبت کا اہل عافیت سے زیادہ ہوگا اسیلیے اغنیاء پانسو برس بعد فقراء کے جنت مین جاوینگے
مراد وہ اغنیاء ہین جو ایمان پر مرے ہین نہ ہر امیر رئیس بادشاہ جو فسق فجور کرتے کرتے مرگئے

د تو بہ نصیب ہوئی نہ کوئی عمل صالح مرنے سے پہلے کیا ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ جسکے ساتھہ
ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو مصیبت مین ڈالتا ہے رواہ مالک والبخاری محمود بن لبید کا لفظ
یہہ ہے کہ جب اللہ کسی قوم کو چاہتا ہے تو اونکو مبتلا کرتا ہے جسنے صبر کیا اوسکے لئے صبر ہے جسنے
فزع کیا اوسکے لئے فزع ہے رواہ احمد و رواتہ ثقات معلوم ہوا کہ اہل مصیبت محبوب
خدا ہین بے صبری سے اجر مصیبت کا باطل ہوجاتا ہے سمجھو تو یہہ ایک خود دوسری مصیبت ہے کہ
اجر نہ ملا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کسی آدمی کے لئے پاس خدا کے ایک درجہ
ہوتا ہے وہ وہان تک بسبب کسی عمل کے نہین پہونچتا اسلئے مکروہات مین مبتلا رہتا ہے وہ ابتلا
اوسکو وہانتک پہونچا دیتی ہے رواہ ابو یعلی وابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ابو سعید
کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین پہونچتی کسی مومن کو کوئی تکلیف یا بیماری
یا غم یا حزن یہانتک کہ کانٹا جو اوسکو چبھہ جاتا ہے مگر اللہ اونکو کفارہ اوسکی خطاؤن کا کردیتا
ہے رواہ الشیخان ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب کسی مسلمان کو بدن مین کچھہ ایذا
پہونچتی ہے وہ اوسکی خطاؤن کا کفارہ ہوجاتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا واحمد عائشہ سے
نزدیک مسلم کے مرفوعاً آیا ہے کہ نہین لگتا کوئی کانٹا کسی مومن کو یا زیادہ کانٹے سے لکن اوتنی ہی
خطا اوسکی گھٹ جاتی ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیشہ
مومن و مومنہ کو بلا گھیرتی ہے جان مال اولاد مین یہانتک کہ وہ بے خطا ہو کر خدا سے ملتا ہے ترمذی
وحاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جسنے اپنی مصیبت کو جان مال مین چھپایا
لوگون سے شکوہ نہ کیا تو اللہ پر حق ہے کہ اوسکو بخشدے رواہ الطبرانی باسناد لا باس
بہ انس کہتے ہین آپنے ایک درخت کے پتون کو جھڑتے ہوئے دیکھا فرمایا مصیبتین اور بیماریان
اس سے بھی جلد تر گناہ بنی آدم کو جھاڑ دیتے ہین رواہ ابن ابی الدنیا و ابو یعلی حدیث ابی ایوب
انصاری مین مرفوعاً آیا ہے کہ ساعات الامراض یذھبن ساعات الخطایا رواہ ابن
ابی الدنیا یعنی بیماری کی ساعتین گناہون کی ساعتون کو دور کردیتی ہین عائشہ مرفوعاً

کہتی ہین جب بندے کے گناہ بہت ہوجاتے ہین اور اوسکے لئے کفارہ نہین ہوتا تو اللہ اوس
بندے کو غم مین مبتلا کردیتا ہے یہہ غم اوسکے لئے کفارہ ہوجاتا ہے اسکو احمد نے روایت کیا ہے
عائشہ کا دوسرا لفظ یہہ ہے کہ جب مومن بیمار ہوتا ہے اللہ اوسکو گناہون سے ایسا پاک کردیتا ہے
جیسے بھٹی میل لوہے کا نکال دیتی ہے رواہ الطبرانی وابن حبان ابن عباس نے عطا ابن ابی
رباح سے کہا کیا مین تجھکو ایک عورت جنتی نہ دکھاؤن کہا ہان کہا یہہ کالی عورت ہے پاس رسول خدا
کے آئی عرض کیا کہ مجھکو مرگی آتی ہے میرا بدن کھل جاتا ہے دعا کرو فرمایا اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے
جنت ہے ورنہ دعا سے عافیت کردونگا اوسنے کہا مین صبر ہی کرونگی مگر بدن تو نہ کھلے اسپر دعا کی
رواہ الشیخان ابو موسی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ جب
بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اوسکے لئے اوتنا ہی لکھا جاتا ہے کہ جتنا عمل حالت اقامت وصحت مین
کرتا تہا رواہ البخاری وابو داؤد ایک مسلمان نے کہا اے رسول خدا یہہ بیماریان جو ہمکو
لگتی ہین انمین ہمکو کیا فائدہ ہے فرمایا یہہ کفارات ہین ابی نے پوچھا بہلا اگر بیماری تہوڑی ہو
فرمایا ایک کانٹا لگے یا زیادہ اوس سے کیون نہو انہون نے دعا کی کہ تپ اونکو کبھی نہ چھوڑے
لکن حج عمرہ جہاد نماز فرض وجماعت سے باز نہ رکہے سو جب کوئی انسان اونکے بدن کو چھوتا گرم
پاتا تہا نتک کہ وہ مرگیئی رواہ احمد وابن ابی الدنیا وابو یعلی وابن حبان فی صحیحہ ابو بکر
صدیق نے کہا اے رسول خدا کیا صورت صلاح کی ہے بعد اس آیت کے لیس بامانیکم ولا
امانی اہل الکتاب من یعمل سوء یجز بہ الآیۃ ہم جو کام کرینگے اوسکی جزا پاوینگے فرمایا
اے ابو بکر اللہ تجھکو بخشے کیا تو بیمار نہین ہوتا ہے کیا تجھکو رنج نہین پہونچتا ہے کیا تجھکو سختی
وتنگی نہین ہوتی ہے کہا ہان فرمایا یہی تمہاری جزا سزا ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے
عطا ابن یسار مرفوعاً کہتے ہین جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے اللہ دو فرشتے بہیجتا ہے فرماتا ہے
دیکھو یہہ اپنے عیادت کرنیوالون سے کیا کہتا ہے اگر اوسنے اللہ کی حمد وثنا کی تو وہ اوس
حمد وثنا کو طرف خدا کے لیجاتے ہین حالانکہ خدا کو خوب معلوم ہے اللہ فرماتا ہے اگر مین اس

بندے کو وفات دونگا تو اسکو جنت مین داخل کرونگا اور اگر شفا بخشونگا تو اوسکے گوشت و
خون سے بہتر گوشت وخون بدل دونگا اوسکی برائیون کا کفارہ کردونگا رواہ مالک مرسلا
وابن ابی الدنیا ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ درد سر وتپ استخوان ہمیشہ مومن کو ہوتا ہی
اوسکے گناہ مثل کوہ احد کے ہوتے ہین یہہ تپ اوسکو نہین چھوڑتی کہ اوسپر برابر دانہ رائی کے کوئی
گناہ باقی رہے رواہ احمد یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک ابو یعلی کے رواۃ ثقات سے
آیا ہے نجاء سے مومن کے لفظ عبد وامت کا فرمایا ہے ابن عمر مرفوعا کہتے ہین جسکے سر مین درد ہوا
راہ خدا مین اور اوسنے بامید اجر صبر کیا اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے رواہ الطبرانی والبزار
باسناد حسن ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ مبتلا
کرتا ہے بندے کو بیماری مین یہانتک کہ اوسکے ہر گناہ کا کفارہ ہوجاتی ہے ابو امامہ نے کہا رسول
خدا نے فرمایا نہین پڑتا کوئی بندہ بیمار مگر اللہ اوسکو پاک صاف اوٹھاویگا رواہ ابن ابی الدنیا
والطبرانی ورواتہ ثقات ام العلا کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت
کو آئے مین بیمار تہی فرمایا بیماری مسلمان کی خطاؤن کو ایسا دور کرتی ہے جیسے آگ میل چاندی کو رواہ
ابو داؤد حسن بصری نے مرفوعا کہا ہے اللہ کفارہ کرتا ہے مومن کی خطاؤن کا ایک رات کی
تپ سے رواہ ابن ابی الدنیا ابن مبارک نے کہا ھذا من جید الحدیث یہہ بہی انہون نے
کہا ہے کہ صحابہ ایک رات کی تپ مین کفارہ گناہان گذشتہ کی امید رکہتے تہے رواہ ابن ابی الدنیا
ورواتہ ثقات ابو ہریرہ کا لفظ نزدیک انکے مرفوعا یہہ ہے کہ جسکو ایک رات تپ آئی اور اوس نے
صبر کیا خدا سے راضی رہا وہ اپنے گناہون سے ایسا نکل گیا گویا کہ اوسکو آج اوسکی مان نے جنا ہی
ابو ریحانہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تپ بہاپ ہے جہنم کی اور
یہہ حصہ ہے مومن کا آگ سے رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی ابو امامہ کا لفظ یہہ ہے
حمی یعنی تپ بہٹی ہے جہنم کی سو جس مومن کو تپ آئی یہہ اوسکا حصہ ہے جہنم سے رواہ احمد
باسناد لا باس بہ عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے حمی حظ ہے ہر مومن کا آگ سے رواہ البزار

باسناد حسن معلوم ہوا کہ جسکو تپ آتی ہے اوسکو جہنم مین جانا نہو گا اوسکا حصہ جو آگ سے
مقرر تہا وہ یہین دنیا مین ملگیا مگر ہمراہ صبر و حمد آلہی کے الحمد للہ علی کل حال وفی کل حال
فائدہ احادیث متعددہ مین بسند صحیح وعدہ جنت کا نابینا ہونے پر آیا ہے کسی لفظ مین
یہہ بہی فرمایا ہے کہ وہ دوزخ مین نہ جاویگا انس کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جب مبتلا کیا مینے اپنے بندے کو اوسکی دونون آنکھون مین پہر اوس نے
صبر کیا تو مین عوض کرونگا اوسکا جنت سے رواہ البخاری **فائدہ** ابو ہریرہ کہتے
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی عیادت کرتا ہے کسی مریض کی تو
ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے تو اچہا ہے تیرا چلنا اچہا ہے تو نے جنت مین گہر لے لیا رواہ
الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ واللفظ لہ جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے عیادت کی کسی
بیمار کی وہ گہسا رحمت مین یہانتک کہ بیٹہے پہر جب بیٹہا تو اوسنے رحمت مین غوطہ مارا اسکو مالک
واحمد نے روایت کیا ہے عمر بن خطاب مرفوعًا کہتے ہین جب تو بیمار کے پاس جاوے تو اوس
سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے اوسکی دعا ایسی ہے جیسے فرشتون کی دعا رواہ ابن ماجۃ
ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ بیمار کی دعا واپس نہین ہوتی جب تک کہ تندرست ہو رواہ
ابن ابی الدنیا **فائدہ** ام سلمہ مرفوعًا کہتی ہین نہین پہونچتی کسی بندے کو کوئی مصیبت
اور وہ کہتا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی
خیرا منہا مگر اللہ اوسکو اجر اس مصیبت کا دیتا ہے اچہا بدلا اوسکا فرماتا ہے رواہ مسلم
واھل السنن قرآن شریف مین آیا ہے الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ و
انا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون
حدیث ابی موسیٰ مین آیا ہے جب مرجاتا ہے بچا کسی بندے کا اللہ تعالےٰ فرشتون سے کہتا
ہے تمنے میرے بندے کا بچا لے لیا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہے تمنے پہل اوسکے دل کا لیلیا کہتے
ہین ہان فرماتا ہے پہر بندے نے کیا کہا کہتے ہین تیری حمد کی استرجاع کیا فرماتا ہے اوسکے لیے ایک

گہر بناوے جنت مین اوسکا نام بیت الحمد رکہو رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان فی صحیحہ
فائدہ جسنے کسی مردہ کو نہلایا پہر اوسکا عیب چہپایا اللہ چالیس گناہ کبیرہ اوسکے معاف
کر دیتا ہے رواہ الطبرانی حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے طبرانی کا لفظ جابر سے
مرفوعاً یہہ ہے جسنے کہودی قبر بناویگا اللہ اوسکے لئے ایک گہر جنت مین جس نے کفن دیا مردہ کو
پہناویگا اوسکو اللہ حلہ جنت کا ابو سعید خدری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سنا فرماتے تہے جسنے ایک دن مین یہہ پانچ کام کئے وہ اہل جنت سے ہے مریض کی عیادت
کی جنازہ مین حاضر ہوا روزہ رکہا جمعہ کی نماز کو گیا بردہ آزاد کیا رواہ ابن حبان
ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج کسنے تم مین سے روزہ رکہا
ابو بکر نے کہا مینے پوچہا کس نے مسکین کو کہلایا کہا مینے کہا کون ہمراہ جنازے کے گیا کہا مین پوچہا
کس نے عیادت بیمار کی کی کہا مینے فرمایا جمع نہوئین یہہ خصلتین کسی آدمی مین مگر وہ بہشت مین
جاوے گا رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ جنتی کی علامت دنیا مین یہہ ہے کہ اوسکی
اوقات روزانہ اعمال صالحہ مین گزرے یہہ نہو کہ ایک ہی اچہا کام کرکے بیٹہہ رہے **فائدہ**
مالک بن ہبیرہ مرفوعاً کہتے ہین جس مسلمان میت کے جنازہ پر تین صفوف مسلمین ہوتے ہین
اوسکے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے رواہ ابو داؤد واللفظ لہ وابن ماجۃ والترمذی
وقال حسن ابن عمر کی حدیث مین آیا ہے فرمایا کہ ذکر کرو محاسن موتی کے اور باز رہو اون کی
برائیون سے رواہ ابو داؤد والترمذی ابو ہریرہ کہتے ہین آپنے فرمایا تین کام کفر ہین
ساتہہ خدا کے پہاڑنا گریبان کا نوحہ کرنا میت پر طعن کرنا نسب مین رواہ ابن حبان حاکم
نے کہا صحیح الاسناد ہے انس کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ دو آوازین ملعون ہین دنیا و آخرت مین
ایک آواز مزمار کی نزدیک نعمت کے دوسری چلانا وقت مصیبت کے رواہ البزار ورواتہ
ثقات اہل نعمت جب اپنے عیش مین مشغول ہوتے ہین گانا بجانا کرتے ہین جب کوئی مرجاتا ہے
اوسکے لئے پیٹتے چلاتے ہین سو ان دونون آواز پر خدا کی لعنت پڑتی ہے حدیث ابی ہریرہ

مین مرفوعاً آیا ہے کہ ان نوحہ کرنیوالیون کی دو صفین دن قیامت کے بنا دینگے ایک داہنی طرف
جنہم کے دوسری بائین طرف جنہم کے یہہ دوزخیون پر نوحہ کرینگی جیسے کتے بھونکتے ہین رواہ
الطبرانی فی الاوسط فائدہ ابو ذر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
تو زیارت کر قبر کی تجھکو آخرت یاد آویگی نہلا موتی کو معالجہ کرنا خالی بدن کا ایک بڑی موعظت
ہے نماز پڑھ جنازے کی شاید تو غمگین ہو غمگین خدا کے سایہ مین ہو گا ہر خیر کے سامنے آویگا
اسکو حاکم نے روایت کیا ہے اسکے راوی ثقہ ہین ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً لعنت آئی
ہے اون عورتون پر جو قبر کی زیارت کرتی ہین اور اون لوگون پر جو قبرون پر مسجدین بناتے ہین
چراغ جلاتے ہین اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے نسائی و ابن ماجہ و ابن
حبان بھی اسکے راوی ہین یہہ سیکڑون قنائی مسجدین جو قبرستانون مین بنائی گئی ہین انکے بنانے
والے ملعون ہین ان مسجدون مین نماز پڑھنا درست نہین ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے

لعن اللہ زوارات القبور رواہ الترمذی وصححہ وابن ماجۃ وابن حبان

فائدہ ابن عمر کہتے ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دیار ثمود پر
ہوا اصحاب سے فرمایا تم داخل نہو ان معذبین پر مگر روتے ہوئے اگر نہ روؤ تو پھر داخل ہی مت
ہو کہین ایسا نہو کہ جو بلا اونکو پہونچی تھی وہ تمکو پہونچ جاوے رواہ البخاری و مسلم معلوم
ہوا کہ معذبین کفار کے دیار پر گزر نکرنے جسجگا اونپر عذاب نازل ہوا ہے وہان نجاوے
اگر جاوے تو روتا ہوا جاوے غافلانہ گزر نکرے امم سابقہ جنپر عذاب الٓہی اوترا تھا اونکے شہر
گاؤن قصبے اب بھی باقی ہین گو ویران ہون یا بعض آباد سو ایسے مواضع سے بچنا ضرور ہے
کہ مبادا بصورت غفلت کوئی بلا اس شخص کو بھی آگھیرے اللہم احفظنا

فصل بیان مین عذاب قبر کے

حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذاب قبر کا حق ہے

ہر نماز کے بعد آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تہے رواہ الشیخان ابن مسعود کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے
مردونکو قبر مین عذاب ہوتا ہے بہائم اونکی آواز سنتے ہین رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد
حسن فرمایا اگر یہہ بات نہوتی کہ تم دفن کرنا چہوڑ دوگے تو مین خدا سے دعا کرتا کہ وہ تمکو عذاب
قبر کا سنواوے اسکو مسلم نے انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے حدیث عثمان مین مرفوعاً آیا ہے
قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے اگر اوس سے نجات پائی تو مابعد آسانی ہے اگر نجات نہ پائی
تو مابعد سخت تر ہے مینے کوئی منظر کبہی نہین دیکہا مگر قبر اوس سے زیادہ تر وحشت ناک ہے اسکو
ترمذی نے حسن کہا ہے پہر عثمان رضی اللہ عنہ نے یہہ شعر پڑہا ؎

فان تنج منها تنج من ذی عظیمة	والا فانی لا اخالک ناجیا
گر ناز کند فرشتہ بر پاکی ما	گہ عار کند دیو ز بیباکی ما
ایمان چو سلامت بلب گور بریم	احسنت برین چستی و چالاکی ما

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم مین سے کوئی مرتا ہے صبح
شام اوسکی جگہہ اوسکو دکہلاتے ہین اگر جنتی ہے تو جنت اور جو دوزخی ہے تو دوزخ اوسکو کہا جاتا
ہے کہ یہہ تیری جگہہ ہے جب تک کہ خدا تجہکو قیامت کے دن اوٹہاویگا رواہ الشیخان واہل
السنن عائشہ نے کہا اے رسول خدا یہہ امت قبر مین مبتلا ہوتی ہے میرا کیا حال ہوگا مین ایک
عورت ضعیف ہون فرمایا اللہ ثابت رکہتا ہے ایمان والون کو قول ثابت پر زندگی دنیا و آخرت
مین اسکو بزار نے روایت کیا ہے راوی اس حدیث کے ثقہ ہین انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ جب قبر مین رکہا جاتا ہے اور لوگ پہرتے ہین تو وہ آواز اونکی
پاپوش کی سنتا ہے اوسوقت دو فرشتے آتے ہین وہ کہتے ہین تو کیا کہتا ہے حق مین اس نبی یعنی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومن ہوتا ہے تو یہہ کہتا ہے اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ پہر
اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو اپنی جگہہ دوزخ مین خدا نے اوسکو بدل دیا جنت کی جگہہ سے فرمایا وہ
ان دونون جگہون کو ایک ساتہہ دیکہتا ہے اگر کافر منافق ہے تو کہتا ہے مین کچہہ نہین جانتا جو

بات لوگ کہتے تھے وہی بات مین بھی انکے حق مین کہتا تھا اوس سے کہا جاتا ہے لا دریت ولا
تلیت تو نے نہ کچھ سمجھا نہ پڑھا پھر اوسکو ایک لوہے کے گرز سے درمیان دونون کانون کے مارتے
ہین وہ ایک ایسی چیخ مارتا ہے جسکو ہر پاس کی چیز سنتی ہے سوا ثقلین کے رواہ البخاری
ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی روح جب قبض کیجاتی ہے
تو پاس اوسکے فرشتے رحمت کے آتے ہین سفید حریر لیکر کہتے ہین نکل طرف رحمت خدا کے وہ نکلتی ہے
جیسے نہایت خوشبودار مشک یہانتک کہ بعض بعض سے لیکر اوسکو سونگتے ہین جب دروازہ آسمان
تک لیجاتے ہین تو وہان کے فرشتے کہتے ہین یہہ کیا خوشبو ہے جو طرف زمین کے آئی ہے غرضکہ ہر آسمان
پر یہی ہوتا ہے جب اوسکو ارواح مومنین کے پاس لاتے ہین تو انکو اوس خوشی سے بھی زیادہ خوشی
ہوتی ہے جو کسی غائب کے پھر آنے سے اہل غائب کو ہوتی ہے یہہ ارواح پوچھتی ہین فلان شخص نے
کیا کیا فرشتے کہتے ہین اسکو چھوڑ دو ذرا آرام تو لیلے یہہ دنیا مین گرفتار غم تھا یہہ روح کہتی ہے
فلان مر گیا کیا تمہارے پاس نہین آیا وہ کہتے ہین اوسکو پاس اوسکی مان ہاویہ کے لیگئے کافر کے پاس
فرشتے عذاب کے ٹاٹ لیکر آتے ہین کہتے ہین نکل طرف غضب خدا کے وہ نکلتی ہے جیسے نہایت بدبودار
مردار اوسکو دروازہ زمین پر لیجاتے ہین رواہ ابن حبان فی صحیحہ وھو عند ابن ماجۃ
بنحوہ باسناد صحیح ابو ہریرہ کا دوسرا لفظ مرفوع یون ہے کہ جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو دو
فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھون کے آتے ہین ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہین وہ پوچھتے ہین کہ تو حق
مین اس مرد کے کیا کہتا ہے یہہ وہی کہتا ہے جو کہا کرتا تھا کہ ھو عبد اللہ ورسولہ اشھد
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وہ کہتے ہین ہمین معلوم ہے کہ تو یہی کہتا تھا پھر
اوسکی قبر مین ستر در ستر گز کشادگی کیجاتی ہے پھر قبر کو روشن کر دیتے ہین پھر یہہ کہا جاتا ہے کہ سوجا وہ
کہتا ہے ذرا مین اپنے گھر والون کے پاس جا کر انکو اس حال کی خبر دون یہہ کہتے ہین تو تو سو رہ جیسے
دولھن سوتی ہے نہین جگاتا اوس دولھن کو کوئی مگر جو کہ سب سے زیادہ اوسکے گھر مین محبوب ہے یہانتک
کہ اوٹھاویگا اوسکو خدا اوسکی اس خوابگاہ سے اگر منافق ہوتا ہے تو یہہ کہتا ہے شنا

یین نے لوگون کو کچھ کہتے تھے اوسیطرح مینے بھی کہا مین کچھ نہین جانتا یہہ کہتے ہین ہمکو معلوم ہے
کہ تو یہی کہتا تھا پھر زمین سے کہا جاتا ہے کہ اسپر لپٹ جا وہ لپٹ جاتی ہے اسکی پسلیان درہم برہم
ہوجاتی ہین یہہ اسی عذاب مین رہتا ہے جبتک کہ خدا اسکو اسکی خوابگاہ سے اوٹھاوے رواہ
الترمذی وحسنہ وابن حبان فی صحیحہ حدیث مرفوع برا ابن عازب مین آیا ہے کہ آتے ہین
پاس مردے کے دو فرشتے پھر اوٹھا بٹھالتے ہین اوسکو کہتے ہین من ربک کون ہے رب تیرا وہ کہتا
ہے ربی اللہ میرا رب اللہ ہے کہتے ہین ما دینک کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہے دینی الاسلام
میرا دین اسلام ہے کہتے ہین یہہ کون آدمی تھے جو تمہارے درمیان بھیجے گئے وہ کہتا ہے ھو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین تونے کسطرح جانا وہ کہتا ہے مینے اللہ کی کتاب
پڑھی اوسپر ایمان لایا اوسکی تصدیق کی یہہ ہے قول اللہ تعالے کا یثبت اللہ الذین آمنوا
بالقول الثابت الآیۃ فرمایا پھر پکارتا ہے ایک پکارنے والا آسمان سے کہ سچ کہا اس میرے بندے
نے فرش بچھاؤ اسکے لیے جنت سے پہناؤ اسکو جنت سے کھولو اسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت
کے سو یہہ دروازہ کھولا جاتا ہے اوس سے راحت وخوشبو جنت کی آتی ہے پھر جہانتک نگاہ جاتی
ہے اوتنا ہی اوسکے لیے قبر کو کشادہ کردیتے ہین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کافر
کی موت کا کیا فرمایا اوسکی روح کو اوسکے بدن مین پھیر دیتے ہین دو فرشتے آکر اوسے اوٹھا بٹھالتے
ہین کہتے ہین تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا کہتے ہین دین تیرا کیا ہے وہ
کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا کہتے ہین یہہ کون شخص تھے جو تمہارے درمیان مین بھیجے گئے وہ
کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا تب ایک منادی آسمان پر سے ندا کرتا ہے کہ یہہ جھوٹا ہے اسکے
لیے فرش کرو آگ دوزخ سے پہناؤ اسکو آگ دوزخ کی کھولو اسکے لیے دروازہ طرف آگ کے
پھر اوس در سے اسکو گرمی و لو نار کی آتی ہے قبر کو اوسپر تنگ کردیا جاتا ہے یہانتک کہ پسلیان درہم
برہم ہوجاتی ہین پھر ایک اندھے بہرے فرشتے کو اوسپر مقرر کردیتے ہین اوسکے ساتھ ایک لوہے کا ہتھوڑا
ہوتا ہے اگر پہاڑ پر مارے تو پہاڑ خاک ہوجاوے وہ اوس ہتوڑے سے اوسکو مارتا ہے جو چیز درمیان

مشرق و مغرب کے ہے وہ اوسکو سنتے ہین مگر ثقلین یعنی جن و انس پہر وہ اس مار سے مٹی ہوجاتا ہے
پہر روح ڈالی جاتی ہے اور اوسکے اندر پہیرتے رہتے ہین رواہ احمد وابو داؤد معلوم ہوا کہ قبر مین تین سوال
ہوتے ہین ایک رب سے دوسرا دین سے تیسرا نبی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فقط ذکر
کرکے حال اقرار یا انکار نبوت کا دریافت کر لیتے ہین یہہ بات کسی حدیث صحیح مرفوع مین نہین آئی
ہے کہ آپکی صورت مبارک کو دکہلاتے ہین یہہ فقط عوام الناس کا قول بے اساس ہے رب کا سوال
اسلئے ہے کہ اکثر کفار و مشرکین قائل ہین الوہیت بار یتعالے کے انکا کفر و شرک اسی مسئلہ ربوبیت
مین ہوتا ہے لہذا رب سے سوال کیا جاتا ہے دین سے اسلئے پوچہا جاتا ہے کہ جب سے اسلام
آیا ہے سارے دین منسوخ ہوگئے گو اسلام سے پہلے دین موسوی عیسوی حق تہا بعض روایات
سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ بعض اموات سے سوال بعض عقائد کا بہی کیا جاتا ہے عقیدہ جزئی
پوچہا جاتا ہے یہہ سوال اہل بدعت سے ہوگا خواہ وہ بدعت نزدیک اوس مبتدع کے بدعت حسنہ
ہی کیون نہو اگرچہ حدیث صحیح کل بدعة ضلالة سے ہر بدعت کا سیئہ ہونا ثابت ہوچکا ہے رائے
و قیاس و اجتہاد بہی ہمقابلہ نص صریح صحیح کے بدعت ہے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ اس بدعت کا سوال
یا مواخذہ نہوگا جو حال ساری بدعتون کا ہے وہی حال اس بدعت تقلید کا بہی ہے بلکہ کبہی یہہ
بدعت جبکہ صریح مضاد سنت صحیحہ یا آیت کریمہ ہوتی ہے اور اوسکے اعتقاد و عمل سے مشاققت خدا
و رسول کی لازم آتی ہے تو سرحد کفر تک پہونچا دیتی ہے جامۂ ضلالت پہنا دیتی ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اقرار اس حدیث مین اس دلیل سے مذکور ہوا ہے کہ مینے قرآن شریف پڑہا اوسکی
تصدیق کی اوسپر ایمان لایا سو یہہ دلیل نہایت واضح ہے اسلئے کہ جب قرآن پاک کو خدا کا کلام بلیغ
نظم معجز پایا تو اب جو کچہہ اوسمین لکہا ہے وہ سب سچ ٹہیرا سو کتاب اللہ مین نبوت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کئی جگہہ ذکر کی گئی ہے معلوم ہوا کہ جو شخص قرآن خوان نہین ہے یا قرآن پر سرے
ہی سے ایمان نہین لایا ہے وہ اس جواب سے محروم رہیگا یا جسنے قرآن کو طوطے کیطرح پڑہا ہے مگر
مطلب نہ سمجہا یا سمجہا ہے لیکن اوسپر عمل نہین کیا ہے اوسکو سارے جہان کے کلامون پر ہر حکم و امر و نہی

وموعظت ونصیحت مین مقدم نہین رکہا ہے بلکہ غیرون کی راے وقیاس واجتہاد کو اوسکے اولہ ظاہرہ
نصوص قطعی پر مقدم کیا ہے تو وہ بہی جواب مذکور مین عاجز ہوگا جسطرح پہلے گزر چکا ہے کہ اوسے
کہین گے لادریت ولاتلیت حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم وہی قرآن پاک
کا حکم ہے یہہ دونون درحقیقت حجیت وقبول مین مثل ایک ہی چیز کے ہین چنانچہ حدیث مقدام
بن معدیکرب مین مرفوعاً آچکا ہے کہ الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ رواہ ابوداؤد
والدارمی نحوہ وکذا ابن ماجۃ عرباض بن ساریہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ کیا تم مین کوئی
آدمی یہہ گمان کرتا ہے اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوئے کہ اللہ نے کوئی چیز حرام نہین کی ہے مگر وہی
چیز جو اس قرآن مین ہے سو تم خبردار ہو جاؤ کہ مینے امر کیا وعظ کیا بہت چیزون سے نہی کی انہا لمثل
القرآن او اکثر یہہ میری حدیث برابر قرآن کے ہے یا قرآن سے زیادہ تر ہے رواہ ابو
داؤد یہی مقدار مین معلوم ہوا کہ میزان اسلام کی دو پلے ہین ایک قرآن دوسرا حدیث سو
جب تک یہہ دونون پلے برابر نہونگے کوئی چیز وزن نہین ہو سکتی ہے پس ذکر رسول خدا وذکر
قرارت کتاب اللہ مین گویا اقرار ہے اتباع کتاب وسنت کا کیونکہ درایت عبارت ہے دریافت
سنت صحیحہ سے تلاوت عبارت ہے قرارت مصحف کریم سے حدیث کا جاننے والا عالم کتاب اللہ ہوتا
ہے قاری قرآن عامل بسنت ہوتا ہے اسلئے کہ قرآن مین حکم اتباع رسول کا آیا ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے سو اطاعت مذکور بدون اسکے نہین ہو سکتی ہے کہ آدمی
حدیث پر عمل کرے کسی کا مقلد مذہب مقتدی مشرب نہو ورنہ جسنے جسکی بات مانی جسکے کہنے پر چلا وہ
اوسیکا متبع ہوتا ہے نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس حدیث سے بطور اشارۃ النص
یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ یہہ جواب باصواب اوسی شخص سے بنے گا جو متبع کتاب وسنت ہے فحوا ے
خطاب سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ مراد آیت یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت الخ
سے وہی لوگ ہین جنہون نے قرآن وحدیث کو دانتون سے خوب ہی مضبوط پکڑا ہے باقی غیر وعاً فتنۃ
ہے کیونکہ قول ثابت سے مراد اعتقاد وعمل ہے کلمہ طیبہ پر کلمہ طیبہ شامل ہے اتباع کتاب وسنت کو ایک

جملہ کلمہ مذکور کا دلالت کرتا ہے اخذ قرآن پر دوسطر جملہ دلالت کرتا ہے اتباع سنت پر کتاب
دین خالص اسی کلمہ طیبہ کی شرح ہے اوسمین رد شرک و بدعت کا اثبات اتباع سنت کا بخوبی کیا
گیا ہے اللھم احینا مسلمین متبعا وامتنا مؤمنین تابعین غرض حدیث کو قرآن شریف مین وحی
فرمایا ہے گویا حکم قرآن پاک مین رکہا ہے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی سبحان اللہ
ذکر کیا تہا بات کہان پہونچی فائدہ حدیث جابر مین آیا ہے کہ باہر نکلے ہم ہمراہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبکہ وفات پائی سعد بن معاذ نے جب آپ اونپر نماز پڑہ چکے اور وہ
قبر مین رکہے گئے مٹی برابر کیگئی تو دیر تک آپ تسبیح کرتے رہے پہر تکبیر کہی پوچہا اے رسول خدا آپنے
یہہ کیسی تسبیح تکبیر کہی فرمایا اس بندے نیک پر قبر تنگ ہوگئی یہانتک کہ اللہ تعالے نے اوسکو کشادہ
کردیا رواہ احمد ابن عمر کا لفظ مرفوعا یہہ ہے یہہ وہ شخص ہے یعنی سعد جسکے لئے خدا کا عرش
ہل گیا آسمان کے دروازے کہولدیئے گئے ستر ہزار فرشتے حاضر آئے قبر مین دبوچا گیا پہر قبر
کشادہ کیگئی رواہ النسائی معلوم ہوا کہ ضغطہ قبر کا حق ہے نیک بد سبکو ہوتا ہے کوئی اس ضغطہ
سے نہین بچتا نہایت یہہ ہے کہ جو ایمان پر مرتا ہے اوسپر اللہ اس صدمے کو آسان کردیتا ہے جو
کافر منافق یا فاسق فاجر ہوتا ہے اوسکو تکلیف اس ضغطہ کی مطابق اوسکی حیثیت کے ہوتی ہے
اللھم یسر ولا تعسر فائدہ جابر نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب
داخل کیا جاتا ہے مردہ قبر مین تو اوسکو صورت آفتاب کی سی نظر آتی ہے وقت غروب کے وہ اوٹہکر
اپنی آنکہین ملتا ہے کہتا ہے مجھکو چہوڑ دو مین نماز پڑہ ہونگا رواہ ابن ماجۃ یہہ بات وہی
شخص نمازی کہیگا جو نماز پر قائم دائم تہا نہ وہ آدمی جو پانچ وقت کی نماز نہین پڑہتا یا دو ایک
نماز پڑہ لیتا ہے باقی اوڑا جاتا ہے یا بے وقت پڑہتا ہے جبکہ وقت نماز کا جانے لگتا ہے بالکل
اخیر ہوجاتا ہے جیسے نماز منافقون کی یا اکثر عورتون کی کہ صبح کی نماز وقت ظہر کے ظہر کی نماز وقت
عصر کے عصر کی نماز متصل مغرب کے پڑہتی ہین انکی وہی کہاوت ہے عاملۃ ناصبۃ یعنی محنت
کرتی تہکتی ہین اس محنت کا کچہہ نتیجہ نہین ہے بلکہ محنت برباد گناہ لازم ہے فائدہ ابوہریرہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ جب مردہ قبر مین جاتا ہے تو اوسکو اندر قبر کے بے خوف وخطر اوٹھا بٹھالتے ہین اوس سے کہا جاتا ہے توکس دہندے مین تہا وہ کہتا ہے مین اسلام کے کامون مین تہا کہتے ہین یہہ کون آدمی ہین وہ کہتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تہیہ ہمارے پاس خدا کی طرف سے روشن نشانیان لیکر آئے تہے ہم نے اونکو سچا جانا کہتے ہین تونے خدا کو دیکہا ہے وہ کہتا ہے بہلا کوئی خدا کو بہی دیکہہ سکتا ہے پہر اوسکے لیے ایک کہڑکی طرف آتش دوزخ کے کہولدیتے ہین وہ دیکہتا ہے کہ بعضی آگ بعضی آگ کو توڑے ڈالتی ہے اوسوقت اوس سے کہتے ہین دیکہہ خدا نے تجہکو اس سے بچالیا پہر ایک کہڑکی طرف جنت کے کہولدیتے ہین اوسکی رونق وسرسبزی دیکہتا ہے کہتے ہین یہہ تیری جگہہ ہے تو یقین پر تہا اوسی یقین پر مرا اوسی یقین پر اوٹہیگا انشاء اللہ تعالے برا آدمی قبر مین خوف زدہ گہبرایا ہوا بیٹہتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے کہ توکس کام مین تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہتے ہین یہہ کون شخص ہے وہ کہتا ہے مینے لوگون کو سنا کچہہ کہتے تہے مین نے بہی وہی کہا پہر اوسکے لیے ایک کہڑکی طرف جنت کے کہولدیتے ہین یہہ اوسکی رونق وبہار دیکہتا ہے کہا جاتا ہے دیکہہ تو اسکو اللہ نے تجہہ سے پہیر دیا ہے پہر ایک کہڑکی طرف آگ کے کہولدیتے ہین وہ آگ کو دیکہتا ہے کہ بعض آگ کو توڑے ڈالتی ہے اس سے کہا جاتا ہے یہہ تیری جگہہ ہے تو شک پر تہا اوسی شک پر مرا اوسی پر اوٹہیگا انشاء اللہ تعالے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے احوال قبر ومقبور مین کتاب ثمار التنکیت بے مثل کتاب ہے ترجمہ اوسکا فارسی سے اردو مین بعض اہل علم نے کیا ہے یہہ کتاب جامع ہے سارے احوال برزخ کو اس حدیث مین دو ہی آدمیون کا ذکر کیا ہے ایک نیک کا دوسرے بد کا سو مراد نیک سے مومن صالح ہے مراد بد سے کافر ومنافق ہے رہے وہ لوگ جو فاسق فاجر ہین اونکا کچہہ ذکر اس جگہہ نہین فرمایا اسلیے کہ فسق وفجور کا قرب کفر ونار سے سبکو معلوم ہے کیونکہ عذاب قبر وحشر ونشر ونار کا اوسیکو ہوگا جو مرتکب کبیرہ وصغائر ہوا سے فرض ونفل ودیگر صدقات وخیرات وحسنات قولی وفعلی سے

مٹتے رہتے ہین سو مومن موحد اگرچہ معصوم نہین ہوتا لکن جب اوس سے کوئی گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے
تو وہ بہت بہت نادم ہو کر توبہ کر ڈالتا ہے توبہ سے زیادہ کوئی چیز گناہ کی مٹانے والی نہین ہے
رہے چھوٹے گناہ سو نماز پنجگانہ سے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک رمضان سے دوسرے
رمضان تک مٹ جاتے ہین اگرچہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ صغیرہ پہ پکڑ لے کبیرہ پر چھوڑ دے
مگر غالب حال یہی ہے کہ صغائر معاف ہوتے رہتے ہین کبائر توبہ و استغفار سے مٹ جاتے ہین ہان
جسنے کبائر پر اصرار کیا ہے اوسکو توبہ نصیب نہوئی اوسکے لیے عذاب قبر مقرر ہے مگر اتفاقاً خدا کو
جس کسی کا عذاب کرنا منظور نہو سو یہ بات ہزارون مین ایک دو کے ساتھ ہوتی ہے بطریق خرق
عادت کے نہ عموماً ورنہ پھر حاجت ان احادیث کی کیا ہے کسیکو بھی عذاب قبر وغیرہ کا ہونا نہ چاہیے
حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً تقسیم لوگون کی یہ آئی ہے انما ہو مؤمن تقی او فاجر شقی اسکو
ترمذی و ابو داؤد نے روایت کیا ہے لفظ انما نے فائدہ حصر کا دیا ہے یعنی لوگ دو ہی طرح پر ہین
ایک مومن پرہیزگار جو گناہ کبیرہ سے بچتا رہتا ہے اگر بھولے چوکے کوئی گناہ اوس سے ہو جاتا
ہے تو جلد توبہ کر لیتا ہے دوسرا فاجر بدبخت اسمین کافر مشرک منافق فاسق سب داخل ہین سو
مومن تقی کو اللہ عذاب قبر و عقاب آخرت سے بچا دیگا فاجر شقی کو عذاب قبر اور نار کا کریگا اسی لیے
آیا ہے کہ عاقبت نیک واسطے اہل تقویٰ کے ہے گویا دن قیامت کا جسطرح واسطے کفار فجار
فساق کے ماتم کا دن ہوگا اوسیطرح وہ دن متقیون کے لیے شادی کا دن ہو جاویگا اوس
دن انشاء اللہ تعالیٰ سارے منکر اسلام قدر اسلام کی سارے فاسق فاجر قدر صلاح و تقویٰ
کی معلوم کر لین گے یہان کے امراء و رؤسا و ملوک سلاطین وہان خشم و خدم سے بھی بدتر ہون گے
وہانکے غرباء مسلمین جنت کے بادشاہ ہونگے ارائک نعمت و رحمت و راحت پر جلوس کرینگے حدیث حسن
مین سمرہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ حسب مال ہے کرم تقویٰ ہے رواہ الترمذی و ابن ماجہ سو
اوس دن کسی آدمی کے پاس کوئی مال نہوگا یہی اعمال ہونگے جنکے پاس تقویٰ ہوگا وہی اہل کرم
ٹھیرینگے قرآن پاک مین آیا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی بڑا کریم صاحب کرم نزدیک

خدا کے وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ تر متقی ہے متقی کہتے ہین ڈرنے والیکو گناہ سے بچنے والے کو معصیت
سے سو گناہ سے وہی شخص بچتا ہے جو خدا سے ڈرتا ہے یہہ ڈرنا خاص حصہ علمار وصلحار کا ہے
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء جاہل کو ڈر نہین ہوتا بلکہ کمال ہے تمرد و سرکشی اوسکا
شیوہ ہوتا ہے مومن عالم سے گناہ بھولے چوکے اتفاقاً ہوجاتا ہے جاہل مقتول وہم وہمیشہ ضد
کرکے گناہ کیا کرتا ہے واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم و
لبئس المہاد اس آیت مین ذکر بالدارون عزت والون کی ضد اور ہٹ دہرمی کا فرمایا ہے
پھر جہنم کو اونکا گہوارہ بنایا ہے دوسری آیت مین یہہ فرمایا ہے ذلک لمن خشی ربہ یعنی
جنت اوسکے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے سو جب ڈرنے والے رب کے یہی اہل علم ٹھیرے تو
گویا جنت انہین کے لیے ہوئی علما سے وہ لوگ مراد ہین جو حق بات جانتے ہین حق پر چلتے ہین
حق بات کا حکم کرتے ہین برے کام سے منع کرتے ہین گو کتاب دان نہون وہ لوگ مراد نہین ہین
جنکو علوم حکمت و منطق و علم کلام و دیگر انواع فنون عقلیہ و علوم فلسفیہ مین دستگاہ کامل حاصل
ہے مگر مسائل دین نہین جانتے کتاب و سنت کو نہین پہچانتے بہرحال آدمی سے اگر بہت عبادت
نہ بنے تو فقط فرائض ادا کرے مگر گناہ کبیرہ سے ضرور بچے اسلیے کہ دفع مضرت جلب نفع پر
نزدیک تمام عقلاء جہان کے مقدم ہے ایسا شخص عذاب قبر سے انشاء اللہ نجات پاویگا کبائر
کا شمار اگرچہ بیشمار ہے لیکن کتاب زواجر مین لکہا ہے چار سو گناہ کبیرہ گنے ہین اونکو کتاب
دلیل الطالب سے معلوم کرلینا چاہیے جو شخص فرائض ادا نہین کرتا ہے یا عبادت بیہودہ طور
پر بجالاتا ہے رات دن کھیل تماشے اسراف اور کبائر مین رہتا ہے توفیق توبہ کی نہین پاتا
اوسکا خدا حافظ ہے چاہے معاف کرے چاہے پکڑے مگر اسنے اپنے ہلاک کرنے مین کوئی دقیقہ
نہین چھوڑا ایسے شخص پر اندیشہ سوء خاتمہ کا قوی تر ہے اللہم احسن عاقبتنا فی الامور

كلها واجرنا من خزي الدنيا

والآخرة

فصل بیان مین آداب کے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چہہ ہین جب ملے سلام کرے جب کہانے کو بلاوے قبول کرے جب نصیحت چاہے نصیحت کرے جب چہینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکے جواب مین یرحمک اللہ کہے جب بیمار ہو عیادت کرے جب مرجاوے تو ہمراہ جنازے کے جاوے رواہ مسلم یہہ کام ہر اجنبی مسلمان کے ساتھہ کرنا چاہئے پہر جس سے رشتہ ہو اوسکے ساتھہ یہہ کام کرنا داخل صلہ رحم بہی ہے فرمایا تم اوسکو دیکہو جو تم سے کمتر ہے اوسکو نہ دیکہو جو تم سے بڑہکر ہے اسمین تم خدا کی نعمت کو حقیر نہ سمجہوگے اس حدیث کو شیخین نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے نواس بن سمعان کا لفظ یہہ ہے کسی نے پوچہا نیکی و بدی کیا ہے فرمایا نیکی خوش خلقی ہے بدی وہ ہے جو تیرے سینے مین کہٹکے اور تجہکو لوگون کا مطلع ہونا اوسپر پسند نہ آوے اخرجہ مسلم جب تین آدمی ہون تو دو آدمی کانا پہوسی نکرین کیونکہ اوسکو رنج ہوگا اسکو شیخین نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ چہوٹا بڑے کو گذرنے والا بیٹہے کو تہوڑے بہت کو سلام کرین متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہے کہ سوار پیادہ کو سلام کرے جماعت پر جب سلام کیا اور کسی ایکنے بہی جواب دیدیا تو سبکی طرف سے جواب ادا ہوگیا یہہ حدیث علی کے نزدیک احمد کی ہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین اللہ نہین دیکہتا طرف اوس شخص کے جو اپنے کپڑے لٹکا کر اتراکر چلتا ہے متفق علیہ اہل دنیا جب اچہا لباس پہنتے ہین ... کہلاتے چلتے ہین یہہ خدا کی رحمت و نظر سے دور پڑے ہین **فائدہ** جسکو یہہ منظور رہے کہ ... رزق بڑہے اوسکی موت دیر مین آوے تو وہ صلہ رحم کیا کرے اخرجہ البخاری بہت دیکہا ... ہے کہ واصل رحم کی عمر زیادہ ہوتی ہے رزق زیادہ ملتا ہے اسیلئے حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہے کہ قاطع رحم بہشت مین نہ جاویگا متفق علیہ قطع رحم یہہ ہے کہ جس سے قرابت قریبہ ہے اوسکی محتاجی مین اوسکی مدد نکرے اوسکی آسودگی مین اخلاق سے پیش نہ آوے اوس سے بلا وجہ شرعی ترک راہ و رسم و ملاقات

کردی ہاں اگر وہ کافر یا فاسق فاجر ہے تو ترک ملاقات ضرور ہے شاید نادم ہوکر راہ پر آجاوے کیونکہ
جسطرح صلہ رحم حق عباد تہا اسیطرح یہہ ترک ملاقات حق اللہ ہے اللہ کا حق سبکے حق پر مقدم ہے
مومن کامل وہی ہے جسکو حب للہ بغض للہ ہو یہہ مضمون کئی حدیثوں مین آیا ہے معلوم ہوا کہ جسکو
بغض للہ حب للہ نہین ہوتا ہے اوسکا ایمان کامل نہین ہے وہ ناقص الایمان ہے سب سے زیادہ
تارک اس سنت کی زمرۂ نسوان ہے انکا حب و بغض غرض مطلب رشتہ کے سبب سے ہوتا ہے نہ خدا کے
لئے مغیرہ بن شعبہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اللہ نے نافرمانی ماں باپ کی زندہ درگور کرنا اولاد کا
اختیار کرنا گدائی و بخل کا بہت یا تین کرنا بہت سوال کرنا مال کا برباد کرنا حرام کیا ہے متفق علیہ
یہہ سب اوصاف ذمیمہ اکثر اہل دولت مین موجود ہوتے ہین عوام الناس بہی اسمین شریک ہین
حدیث ابن عمرو مین آیا ہے کہ رضامندی اللہ کی ماں باپ کی رضامندی مین ہے غصہ اللہ کا
ماں باپ کے غصے مین ہے اخرجہ الترمذی وصححہ انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے خدا کی درست نہین ہوتا ایمان کسی بندے کا جب تک کہ
دوست نرکہے واسطے اپنے ہمسایہ یا بہائی مسلمان کے وہ چیز جو اپنے لیئے دوست رکہتا ہے
یہہ حدیث متفق علیہ ہے ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ بڑا گناہ یہہ ہے کہ تو کسیکو
خدا کا شریک ٹہیراوے حالانکہ اوسنے تجہکو پیدا کیا ہے پہر یہہ گناہ ہے کہ تو اپنی اولاد کو قتل
کرے اس ڈر سے کہ کہین وہ تیرے ساتہہ نہ کہاوے پہر یہہ گناہ ہے کہ تو زن ہمسایہ سے
زنا کرے متفق علیہ ماں باپ کو گالی دینا برا کہنا یا گالی دلوانا برا کہلوانا منجملہ کبائر کے
ہے اسکو شیخین نے مرفوعاً ابن عمرو سے روایت کیا ہے ابو ایوب انصاری کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال نہین کسی مسلمان کو کہ جدا ہو اپنے بہائی مسلمان سے
زیادہ تین شب سے ملاقات کے وقت یہہ ادہر جاتا ہے وہ اودہر جاتا ہے بہتر انمین وہ شخص ہے
جو پہلے سلام کرے متفق علیہ جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ہر نیکی صدقہ ہے اخرجہ
البخاری خواہ بڑی ہو یا چہوٹی مگر نیت صالح شرط ہے ورنہ عمدہ نیکی بہی بے نیت کے ضائع

ہوجاتی ہے خصوصاً جبکہ دکھانے سنانے کے لئے کوئی کام کرے کسی پر احسان رکھے اپنی ناموری چاہے شہرت کا ارادہ ہو ابوذر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تو کسی اچھی بات کو حقیر نہ سمجھ اگرچہ اتنا ہی ہو کہ تو اپنے بھائی سے بکشادہ روئی ملے جب تو شوربا پکائے تو پانی زیادہ کر تا کہ ہمسایہ کی خبر لے رواہ مسلم جسنے کوئی سختی کسی مسلمان کی دور کی اللہ اوسکی سختی دن قیامت کے دور کریگا جسنے کسی تنگدست فاقہ مست پر آسانی کی اللہ دنیا و آخرت مین اوسپر آسانی کریگا جسنے کسی مسلمان کا عیب چھپایا اللہ اوسکا عیب دونون جہان مین چھپاویگا اللہ بندہ کی مدد کرتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کا مددگار رہتا ہے رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ مرفوعاً عیب پوشی بڑا ہنر ہے خواہ یہ عیب کسی زندے مین ہو یا مردے مین جو عورتین راتدن اپنے ماں باپ یا اقارب یا اجانب کو برا بھلا کہا کرتی ہین اونکے عیب کا ذکر نکالتی ہین اپنے ساتھہ کے برتاؤ پر لعن طعن کرتی ہین انکی جگہہ دوزخ ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے واذا مروا باللغو مروا کراما خدا می بیند و می پوشد ہمسایہ نمی بیند و می خروشد **ع**

اگر من ناجوان مردم بکردار		تو بر من چون جوان مردان گزر کن	

ابن مسعود کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جسنے کسی کو اچھا کام بتایا اوسکو برابر فاعل کے اجر ہوگا رواہ مسلم ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو تم سے پناہ مانگے اوسکو پناہ دو جو تم سے سوال کرے اللہ کے نام پر اوسکو کچھہ دیدو جو تمہارے ساتھہ سلوک کرے اوسکا بدلا دو اگر کچھہ نہ پاؤ تو اوسکے لئے دعا کرو اخرجہ البیہقی **فائدہ** حدیث نعمان بن بشیر مین مرفوعاً آیا ہے کہ حلال ظاہر ہے حرام ظاہر ہے انکے بیچ مین مشتبہ چیزین ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے سو جو کوئی شبہات سے بچا اوسنے اپنے دین و آبرو کو بچایا جو کوئی اون مین پڑا وہ حرام مین پڑا جیسے چرواہا جو اِرد گرد چراگاہ کے چراتا ہے قریب ہے کہ چراگاہ کے اندر جا گرے ہر بادشاہ کی ایک بیڑ ہوتی ہے سو اللہ کی بیڑ حرام چیزین ہین بدن مین ایک ٹکڑا گوشت کا ہے جب وہ درست ہوا تو سارا بدن درست ہو جاتا ہے جب اوسمین بگاڑ ہوا تو سارا بدن

بگڑ جاتا ہے وہ پارہ گوشت دل ہے متفق علیہ یہہ حدیث جامع الکلم ہے ہر لفظ کے نیچے
بے گنتی فوائد ہین معلوم ہوا کہ جس چیز کا حلال حرام ہونا صاف صاف معلوم نہو اوس چیز سے
بچے ورنہ حرام مین پہسے گا حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے ہلاک ہو بندہ درہم کا بندہ
دینار کا بندہ لباس کا اگر دیا گیا خوش ہوا ورنہ ناخوش ہے اخرجہ البخاری معلوم ہوا کہ
محبت مال و لباس کی ایک طرح کی بندگی ہے غیر اللہ کی ایسے شخص کو یہہ بد دعا لگے گی ابن عمر کے
دوش کو پکڑ کر فرمایا تو دنیا مین یون رہ جیسے کوئی غریب یا مسافر رہتا ہے ابن عمر کہتے ہین جب
تو شام کرے تو صبح کی راہ نہ دیکھ جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر صحت مین بیماری کے
لئے کام کر زندگی مین موت کا دہندا کر اخرجہ البخاری **فائدہ** حدیث ابن عمر مین مرفوعاً
آیا ہے جسنے مشابہت پیدا کی ساتھہ کسی قوم کے وہ اوسی قوم مین سے ہے رواہ ابو داؤد و
صحیح ابن حبان معلوم ہوا کہ جو مسلمان غیر مسلمان کی سی شکل و صورت بناوے اونکا سا لباس
پہنے یا اونکی طرح کا کہانا کہاوے یا اونکی راہ و رسم پہ چلے وہ مسلمان نہین ہے بلکہ اوسی قوم کا ایک
آدمی ٹہیر جاتا ہے گو نماز پڑہے روزہ رکہے کلمہ گو ہو مثلاً ایسا شخص یہودی نصرانی پارسی ہندو
ترکی کہلاویگا موت حیات مین مثل انہین کے سمجہا جاویگا ابن عباس کہتے ہین ایک دن مین پیچہے
پیچہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا فرمایا اے لڑکے تو نگاہ رکہہ خدا کو یعنی اللہ
کا حق ادا کر اللہ تجہکو نگاہ رکہیگا تو اللہ کا حق ادا کر اللہ کو اپنے سامنے پاویگا اور جب تو
مانگے تو اللہ ہی سے مانگ جب مدد چاہے تو خدا سے مدد چاہ رواہ احمد والترمذی
وقال حسن صحیح سہل ساعدی نے کہا ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا وہ کام بتا دیجئے جسکے کرنے
سے خدا مجہکو دوست رکہے اور سب لوگ فرمایا تو دنیا مین زہد کر تجہکو اللہ دوست رکہیگا اور
جو چیز مین زہد کر جو پاس لوگون کے ہے لوگ تجہکو دوست رکہین گے رواہ ابن ماجۃ و
سندہ حسن معلوم ہوا کہ بے طمعی سبب ہے دوستی خدا و خلق کا سعد بن ابی وقاص کا لفظ
مرفوع یہہ ہے کہ اللہ دوست رکہتا ہے اوس بندے کو جو پرہیزگار آسودہ حال غیر مشہور

ہے اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ شہرت ایک بڑی آفت ہے یہہ شہرت قطع نظر ہزالی آخرت کے دنیا
مین بہی آدمی کو ہلاک کر دیتی ہے جو بلا آتی ہے وہ مشہور ہی آدمی پر آتی ہے امیر ہو یا عالم نعیم
گمنام یا عالم گوشہ گزین خانہ نشین کو کوئی نہین پوچہتا ع کس نمی پرسد کہ بہئیا کون ہو
اسی لیئے یہہ بات ہے کہ جو راحت و امن غریب کو ہوتا ہے وہ مشاہیر و امراء نامدار کو نہین ہوتا
غریب یہان وہان سب جگہہ اچہے رہتے ہین مگر جبکہ صالح با ایمان ہون فاسق فاجر ناشکر
غیر صابر نہون ورنہ دونون جہان سے گئے پانڈے حلوا ملا نہ مانڈے ابو ہریرہ کہتے ہین
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسلام کی خوبی یہہ ہے کہ بیفایدہ کام کو چہوڑدے
رواہ الترمذی وحسنہ یہہ حدیث نہایت جامع ہے ہر قول و فعل کو شامل ہے جسمین کوئی
فائدہ دین کا ہے نہ دنیا کا اکثر لوگ رات دن گپ شپ مین بیفائدہ کھیل تماشے مین مشغول رہتے
ہین انکا اسلام اچہا نہین انکا انجام بہت برا ہوگا حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے سارے آدمی خطاکار
ہین بہتر خطاوار وہ ہین جو توبہ کیا کرتے ہین اسکو ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ
کوئی آدمی معصوم نہین ہے کچہہ نہ کچہہ بہول چوک ہر فرد بشر سے ہو ہی جاتی ہے گو پیغمبر ہی کیون نہو
پیغمبرون سے بہی صغائر ہو جاتے ہین مگر جلد متنبہ ہو کر استغفار کر لیتے ہین سو اس خطا کا علاج
یہہ ہے کہ جلد توبہ کرے اسلیے ایسا آدمی اچہا ہوتا ہے جو آدمی خطا کرتا ہے مگر توبہ نہین کرتا اوسکے
لیئے اندیشہ سوء خاتمہ کا ہے نعوذ باللہ منہ روایت انس مین خاموشی کو حکمت فرمایا ہے
پہر کہا کہ اس حکمت پر چلنے والے کم ہین اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے آدمی پر جو بلا آتی ہے غالباً
بولنے ہی سے آتی ہے یہہ زبان وہ چیز ہے جس سے کہ دوست دشمن ہو جاتا ہے دشمن دوست
بنجاتا ہے امیر مفلس مفلس امیر ہو جاتا ہے غیر رشتہ دارون سے بڑہ جاتا ہے رشتہ دار چہوٹ جاتا
ہے جسکی زبان قابو مین نہین ہے اوسکا خدا حافظ ہے ؎

زبان بریدہ بکنجے نشستہ صم بکم	بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم

بات کا زخم تلوار کے زخم سے زیادہ کاری ہوتا ہے خصوصاً جو بات غصے مین موںہہ سے نکلتی ہے

وہ بالکل خراب بات ہوتی ہے سچی کم جھوٹی زیادہ ٥

بخاطر ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید	خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

فائدہ ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم بچو حسد سے حسد نیکیونکو ایسا کہا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کہا جاتی ہے رواہ ابو داؤد دوسری روایت یون ہے کہ وہ شخص پہلوان نہین ہے جو کسی کو کشتی مین پچہاڑ دیتا ہے پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے جی کو تہامے رہتا ہے متفق علیہ قرآن مین فرمایا ہے الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین حدیث ابن عمر مین ظلم کو دن قیامت کے اندہیرا فرمایا ہے یہہ حدیث متفق علیہ ہے ظلم بڑا ہو یا چہوٹا ظالم کے لیئے قیامت مین ایک اندہیرا بنجاویگا مسلم کی روایت مین آیا ہے کہ جابر کو حکم کیا تہا بخل سے بچنے کا بخیل خدا سے دور جنت سے دور رہتا ہے محمود بن لبید کا لفظ یہہ ہے کہ سب سے زیادہ ڈر مجہکو تمپر اس چہوٹے شرک کا ہے جسکو ریا کہتے ہین اخرجہ احمد بسند حسن اہل دنیا ہمیشہ ہر کام وکہانے سنانے ناموری حاصل کرنے تعریف سننے کے لیئے کرتے ہین سو یہی کام ریا ہے یہہ ریا شرک ہے انکے سارے اعمال خیر اس نیت کیوجہ سے برباد ہوجاتے ہین یہہ مشرک ٹہیر جاتے ہین مشرک کی مغفرت نہو گی آویں دن اُنسے کہین گے کہ تم اپنا اجر اونہین سے لو جنکے لیئے تمنے یہہ کام کیا ہے بڑی بڑی عمارت باغات بنانا اسراف مال کرنا خلاف مرضی خدا ورسول کچہ لینا دینا یہہ سب داخل ریا ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ منافق کی تین نشانیان ہین جب بات کرے جہوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امین ٹہیرایا جاوے تو خیانت کرے جب جہگڑے تو گالی بکے متفق علیہ ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے کہ گالی دینا مسلمان کو فسق ہے یعنی باہر نکلجانا ہے اطاعت خدا ورسول سے اور قتل کرنا مسلمان کا کفر ہے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے تم بچو گمان سے گمان بڑی جہوٹی بات ہے متفق علیہ بدگمانی گناہ کبیرہ ہے خصوصاً حق مین کسی نیک مسلمان کے عورتون سے زیادہ کوئی بدگمان نہین ہوتا یہہ صاف باطن

آدمی پر بہی گمان بد کرتی ہین متلوّن مزاج بے استقلال بے وفا بے مروت خود غرض مطلب آشنا
ہوتی ہین سو جب گمان اکذب الحدیث ٹھیرا تو بدگمان لوگ کذاب ہوئے کذب برابر شرک کے
رکھا گیا ہے علی الخصوص قول زور و شہادت زور حدیث معقل بن یسار مین مرفوعاً آیا ہے
جو بندہ کسی رعیت کا راعی ہوتا ہے اور وہ خائن ہے تو جسدن مریگا اللہ اوسپر جنت کو حرام
کریگا متفق علیہ یہہ سخت وعید ہے اون حکام کے لئے جو رعیت کی خیانت کرتے ہین ظالم
ہین انکو جنت نہ ملیگی رسول خدانے اوس شخص کو جو والی امت ہو اور امت پر شاق وگران
ہو بد دعا دی ہے کہ اے اللہ تو اوسپر سختی کر اخرجہ مسلم سو جن امرا و رؤسا کے
ہاتھہ سے رعیت کو ایذا پہونچتی ہے خلق کے دل ستائے جاتے ہین خواہ یہہ ایذا طرف سے
مال کے ہو یا جان کے یا ابرو کے سبکا انجام یہی ہے کہ دن قیامت کے عوض اس برتاؤ کے
اوس امیر و رئیس کو سخت ایذا دیجاویگی جزاء سیئة سیئة مثلها یہہ بد دعا رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ضائع نہو گی اپنے کئے کی سزا جزا ضرور پاوینگے یہہ بہی فرمایا ہے
کہ لڑائی کے وقت موںہہ پر نہ مارو اسکو شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے موںہہ پہ
طمانچہ مارنا تلوار مارنا منع ہے اسلئے کہ یہہ جگہہ سارے بدن مین مکرم و معظم ہے ابوہریرہ کہتے
ہین ایک آدمی نے کہا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہا تو غصہ نہ کیا کر
اوسنے کئی بار یہی کہا ہر بار یہی فرمایا کہ غصہ نکر رواہ البخاری معلوم ہوا کہ غصہ کرنا حرام
ہے غصہ مین آدمی اپنے حال اصلی پر قایم نہین رہتا نہ زبان قابو مین ہوتی ہے نہ ہاتھہ اسیلئے
حکم حاکم کا جو حالت غضب مین صادر ہوتا ہے لایق تعمیل کے نہین سمجھا جاتا کیونکہ غصے کی بات
کا کچھہ اعتبار نہین ہے موںہہ سرخ ہو جاتا ہے رگین گردن کی پہول جاتی ہین شیطان دل پر سوار
ہو جاتا ہے غصے کا یہہ علاج فرمایا ہے کہ کھڑا ہو تو بیٹھہ جاوے بیٹھا ہو تو لیٹ جاوے
یا وضو کرلے خولہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کچھہ لوگ ناحق خوض کرتے ہین مال مین خدا کے
انکے لئے آتش دوزخ ہے دن قیامت کے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے یعنی بیت المال و

زکوٰۃ وغنیمت کا مال بے اذن لینا اور بیجا صرف کرنا حرام ہے پادشاہ وعمال کو جتنا مال لینا
چاہیئے اور جہان کہین صرف کرنا جائز ہے بیان اوسکا کتاب حسن المساعی مین لکہا گیا ہے قاضی
مفتی عالم غازی حافظ کو بیت المال سے رزق دینا چاہیئے مثلاً ہر سال ہر عالم حافظ کو دو ہزار
درہم یا دوسو دینار بقدر کفایت کے دیوے جو حاکم دنیا مین نہ دیگا اوسکے حسنات و نیکیات
کے عوض اس حق کے دلوائے جاوینگے فرمایا اللہ نے کہا ہے اے بندو میرے حرام کیا ہے مینے
ظلم کو اپنی جان پر اور تم پر بہی حرام کیا ہے سو تم آپسمین ظلم نہ کیا کرو اسکو مسلم نے ابو ذر سے روایت
کیا ہے جو برتاو خلق سے اپنے ہون یا بیگانے مطابق حکم شرع نہین ہے وہی ظلم ہے لوگ
رشوت لینے خیانت غصب چوری کرنے کو ظلم نہین جانتے انکے نزدیک ظلم یہی ہے کہ کسیکا گہر
لوٹ لے یا کسیکو جان سے مار ڈالے حالانکہ زنا کرنا شراب پینا گانا بجانا کہیل تماشے مین رہنا مال کا
مکان باغ لباس طعام سواری وحشم وخدم مین زیادہ قدر حاجت وکفایت سے صرف کرنا علماء و
سادات واہل حق کا حقیر کرنا اہل حقوق کو اونکے حق سے محروم رکہنا یہہ سب داخل ظلم وستم ہے ابو ہریرہ
کہتے ہین آپنے فرمایا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے کہا اللہ ورسول کو معلوم ہے فرمایا ذکر کرنا
ہے اپنے بہائی کو اوسطرح پر کہ اوسکو برا لگے کہا بہلا اگر وہ بات اوسمین موجود ہو جو مین کہتا ہون
فرمایا اگر وہ بات اوسمین موجود ہے تو یہہ غیبت ہوئی اور جو موجود نہین ہے تو یہہ اوسپر بہتان
باندہنا ہے اخرجہ مسلم یعنی اور بہی زیادہ بدتر ہے غیبت کچہہ زبان ہی سے نہین ہوتی
ہے بلکہ اشارہ سے بہی ہوتی ہے کفارہ غیبت کا یہہ ہے کہ جسکی غیبت کی ہے اوس سے بخشوالے یا
اللھم اغفر لی ولہ کہے دوسری روایت مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً نزدیک مسلم کے یون آیا ہے
کہ تم حسد نکرو نرخ نہ بڑہاؤ آپسمین دشمنی نکرو غیبت نکرو بغاوت نکرو خدا کے بندے آپس کے
بہائی بنے رہو مسلمان مسلمان کا بہائی ہوتا ہے اوسپر نہ ظلم کرتا ہے نہ اوسکو بے مدد کے چہوڑتا
ہے نہ اوسکو حقیر رکہتا ہے تقویٰ یہان ہے تین بار طرف سینے کے اشارہ کیا پہر فرمایا کافی ہے
اسقدر بدی کہ مسلمان اپنے بہائی مسلمان کو حقیر کرے ہر چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے

[illegible]

خون مال آبرو انتہے مال وخون سے تو اکثر لوگ بچ بہی جاتے ہین مگر آبرو ریزی سے کم
بچتے ہین حالانکہ جان ومال وآبرو کا ایک ہی حکم ہے آبرو لینا بات سے ہو یا کام سے ایسا
ہی گناہ ہے جیسے جان سے مارنے کا اس گناہ مین دو گروہ کو بڑی دستگاہ حاصل ہے ایک
فرقہ اہل اخبار کو کہ یہہ رات دن ہر کسی پر تہمت افترا جہوٹ باندہا کرتے ہین عیب چینی کرنا بدنام
کرنا لعن طعن سے پیش آنا انکا شیوہ ہے دوسرا فرقہ مقلدین کا ہے یہہ رد اہل حق مین مناظرہ
چھوڑ کر گالی گلوچ دشنام بازی مکابرہ مجادلہ خصومت لعن طعن تبرّا الفاظ سخت و درشت کلام
نا ملائم زبان قلم سے نکالتے ہین جب تک وہ رسالہ یا کتاب دنیا مین باقی رہتی ہے تب تک گناہ
اوسکا صاحب رسالہ وصاحب کتاب پر لکہا جاتا ہے من سن سنۃ سیئۃ الحدیث حدیث
قطبہ مین یہہ دعا آئی ہے کہ اے اللہ بچا مجہکو برے خلق برے عمل خواہش بد بری بیماری سے
اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے فرمایا تو مت لڑ اپنے بہائی مسلمان سے اور دل لگی نکر اوس سے
اور نہ جہوٹا وعدہ اسکو ترمذی نے ابن عباس سے بسند ضعیف روایت کیا ہے مومن مین بخل
و بدخلقی جمع نہین ہوتی یہہ مضمون حدیث ابی سعید خدری مین نزدیک ترمذی کے بسند ضعیف
آیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے دو گالی گلوچ کرنیوالون کا گناہ اوس شخص پر ہے جس نے
پہلے گالی دی ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نکرے یعنی پہر گناہ اوسکے ذمہ لگ جاتا ہے اسکو مسلم
نے روایت کیا ہے ۵

	دہن خویش بدشنام میالا صائب	کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد	

ابو الدرداء کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ اللہ دشمن رکہتا ہے بدزبان سخت گو آدمی کو رواہ
الترمذی وصححہ ابن مسعود کی حدیث مین یہہ بہی آیا ہے کہ مومن طعن ولعن نہین کرتا
نہ فحش وبیہودہ بکتا ہے رواہ الدارقطنی معلوم ہوا کہ طعن ولعن وفحش وبدگوئی کو ایمان
سے بیر ہے جسمین یہہ صفات بد ہوتی ہین اوسکا ایمان ٹہیک نہین ہے عورتون کو سب سے زیادہ
یہہ مرض ہوتا ہے اسلیئے سب سے زیادہ جہنم مین یہی ہونگی حدیث عائشہ مین مُردون کے برا کہنے سے

منع کیا ہے فرمایا وہ اپنے کئے کو پہونچ گئے یعنی اب اونکو برا کہنا کیا ضرور ہے اخرجہ البخاری
انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی اپنا غصہ روک لیتا ہے اللہ اپنا عذاب اوس سے
روک لیگا اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ غصہ پیجانا ایک بڑی فضیلت و نعمت ہے
اللہ کے عذاب و عقاب سے بچاتا ہے فرمایا بخیل و بدخلق جنت مین نجاویگا اخرجہ الترمذی
عن ابی بکر الصدیق مرفوعاً جو شخص کسی قوم کی بات چیت چھپ کر سنتا ہے اور وہ قوم
اوسکی اس حرکت سے ناخوش ہے تو قیامت کو اوس شخص کے کان مین سیسا پلایا جاویگا اخرجہ
البخاری انس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین خوشی ہو اوس شخص کو
جسکو اوسکے عیب نے لوگون کے عیب سے باز رکھا اخرجہ البزار باسناد حسن بے شبہہ جو کوئی
اپنے عیب کو سمجھیگا وہ دوسرے کا عیب ہرگز بیان نکریگا عیب ہر دم نمودن عیب خود بھر دم
نمودن ست حدیث مرفوع ابن عمر مین آیا ہے جو شخص آپکو بزرگ جانتا ہے ناز سے چلتا ہے جب
وہ اللہ سے ملیگا تو اللہ اوسپر غضبناک ہوگا اخرجہ الحاکم یہ وصف امرا و رؤسا و حکام
آج وہ لوگون مین ہوتا ہے مرد ہون یا عورت فرمایا جلدی کرنا کام مین طرف سے شیطان کے
ہے اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے سہل بن سعد سے روایت کیا ہے ع کہ تعجیل کار شیاطین بود
بدخلقی کو نحوست ٹھیرایا ہے یہہ مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک احمد کے آیا ہے حدیث ابو الدردا
مین فرمایا ہے کہ لعنت کرنیوالے کسی کے شفیع نہونگے اخرجہ مسلم معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے
ہین جو اپنے بہائی مسلمان کو کسی گناہ کا عیب لگاتا ہے عار دلاتا ہے وہ نہ مریگا جب تک کہ
خود اوس کام کو نکر لے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اسکا تجربہ بعض اہل علم کو ہوا ہے
حکیم بن معاویہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے خرابی ہے اوس
شخص کی جو جھوٹی بات کرتا ہے لوگون کے ہنسانے کو خرابی ہے اوسکی خرابی ہے اوسکی اخرجہ اہل السنن یعنی
تین بار یہہ لفظ فرمایا اس تکرار نے فائدہ تاکید و تاسیس کا دیا اس حدیث کے مصداق
وہ لوگ ہین جو مجالس امرا وغیرہم مین مسخراپن کیا کرتے ہین مضحکہ کرنا اونکا شیوہ ہے

[illegible]

اہل دنیا کی مجلس مین ایسے لوگ اکثر رہا کرتے مین جو اونکو اپنے ہنسی ٹھٹے دل لگی کی باتون سے ہنسایا کرتے ہین ان کا انجام ہلاکت ہے اللہ تعالےٰ جھگڑالو ونڈیل آدمی کو سب سے زیادہ دشمن رکھتا ہے یہ مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے ؎

فصل بیان مین مکارم اخلاق کے

ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تم سچ بولا کرو سچ بولنا نیکی کی راہ دکہاتا ہے نیکی جنت تک پہونچاتی ہے آدمی ہمیشہ سچ بولتا سچ بولنے کا قصد کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک خدا کے صدیق یعنی بڑا سچا لکھہ لیا جاتا ہے تم دور رہو جھوٹ بولنے سے جھوٹ پہونچاتا ہے دوزخ تک آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے جھوٹ بولنے کا قصد کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک اللہ کے کذاب یعنی بڑا جھوٹا لکھہ لیا جاتا ہے متفق علیہ اب وہ وقت آیا ہے کہ جھوٹ کو سچ کیطرح عزیز رکھتے ہین سوا جھوٹ بولنے جھوٹ سننے کی سچی بات سے خوش نہین ہوتے خصوصاً عورات کہ انکو سچی بات سے نہایت دشمنی ہوتی ہے خود فریب کار دوسرون سے جھوٹ کی طلبگار انسے جسنے سچ بولا مارا گیا جسنے انکو فریب دیا باغ سبز دکہایا وہ دوست ٹھیرا لاحول ولا قوۃ الا باللہ حدیث ابی ہریرہ مین راہ مین بیٹھنے کا حق یہہ آیا ہے کہ آنکھ نامحرم سے بچاوے کسیکو ایذا نہ دے سلام کا جواب دے امر بمعروف نہی عن المنکر کرے متفق علیہ معاویہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جسکے ساتھہ اللہ ارادہ بھلائی بہتری کا کرتا ہے اوسکو دین مین سمجھہ دیتا ہے یہہ حدیث بھی متفق علیہ ہے لفظ اس حدیث کا یہہ ہے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین مراد فقہ سے اس جگہہ فہم ہے مراد دین سے اسجگہہ کتاب و سنت ہے نہ فقہ اصطلاحی یعنی قیاس مجرد و اجتہاد رائے اسلئے کہ یہہ فقہ مصطلح اوسوقت عہد نبوی ملت اسلام مین موجود نہتی ؎

زا تراز ہمت عالی سر سنت داریم	بر سر رائے فرو نامدہ ہرگز سرما

ابوالدرداء کا لفظ یہہ ہے کہ میزان اعمال مین کوئی چیز حسن خلق سے زیادہ تر گران نہین ہے

اسکو داؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے حدیث ابن عمر مین حیا کو شعبہ ایمان کا فرمایا ہے یہہ حدیث
متفق علیہ ہے جب تک انسان مین شرم باقی ہے دین و دنیا دونون درست ہین جب شرم نہ رہی
تو اب جو چاہے سو کرے بے شرمی پیشہ شیطان کا ہے حیا گناہ سے روکتی ہے بے حیائی ہر گناہ
کا سبب ہوتی ہے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین مومن قوی بہتر و دوست تر ہے خدا کو مومن ضعیف
سے گو ہر مومن مین خیر ہے تو حرص کر ہر فائدہ کے حاصل کرنے پر مدد لے اللہ سے عاجز مت ہو
جب کچھہ مکروہ پہونچے تو یہہ مت کہہ کہ اگر مین یون کرتا تو ایسا ہوتا لکن یہہ کہہ کہ یہہ تقدیر
ہے خدا کی جو اوسنے چاہا سو کیا کیونکہ حرف لو شیطان کے کام کو کھولتا ہے اخرجہ مسلم
معلوم ہوا کہ مومن کو ضعیف بنا نچاہیئے ہمت بلند رکے ہر نفع کی چیز اپنے لیے حاصل کرے
اللہ سے مدد مانگے شیطان کے دہوکے مین نہ آوے فرمایا اللہ نے مجھکو سندیسا بھیجا ہے
کہ تم لوگ فروتنی خاکساری کرو کوئی کسی پر بغی نکرے نہ فخر اخرجہ مسلم عن عیاض بن
حماد فخر و مباہات کرنا آپکو معزز و دوسرے کو حقیر سمجھنا ظلم ہے ظلم و ستم حرام ہے سارے انسان
ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہین پہر فخر کس بات کا دنیا کا مال ہاتہہ کا میل ہے یہہ بھی کچھہ لایق
فخر کے نہین ہے بلکہ دنیا اوسکو زیادہ بہاتی ہے جو خدا کا زیادہ دشمن ہوتا ہے اللہ اپنے
دوستون کو دنیا سے بچاتا ہے کبھی قلت مال کی ہوتی ہے کبھی بے التفاتی کبھی زہد سے ۵

چیست دنیا از خدا غافل بدن		نے قماش و نقرہ و فرزند و زن	

جسکے پاس بہت سا مال و سامان ہوتا ہے مگر وہ مطابق شرع کے برتاؤ کرتا ہے تو وہ دنیا دار
نہین پکا مسلمان دیندار ہے ۵

چہ فخر اندر لباس شاہی آمد		بہ تدبیر عبید اللّٰہی آمد	

ہان جو شخص مال کو بیجا خلاف مرضی خدا صرف کرتا ہے یا ظاہر مین مفلس و دل مین عاشق دولت کا
ہے وہ خدا کا چور خدا کا دشمن ہے ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ کو خط لکھا تھا کہ تم درویش
ہوکر اتنا مال کیون رکھتے ہو دنیا کا مال آخرت کا سانپ ہوتا ہے اونہون نے جواب لکھا کہ

صحبت مار کسے راز یان کند کہ افسون مار ندانند۔ یعنی جب ہمکو اس سانپ کا منتر آتا ہے تو اب
یہہ سانپ کب ہمپر آتا ہو یا سکتا ہے ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے اپنے بہائی کی آبرو
کو پس پشت اوسکے بچایا اللہ اوسکے مونہہ کو آگ دوزخ سے دن قیامت کے پہیریگا اسکو ترمذی
نے حسن کہا ہے معلوم ہوا کہ غیبت کا رد کرنا بڑا عمدہ اجر رکہتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مال صدقہ دینے سے کم نہین ہوتا عفو کرنے سے
اللہ عزت بڑہاتاہے جسنے اللہ کے لئے خاکساری کی اللہ اوسکا درجہ بلند کریگا رواہ مسلم
عبد اللہ بن سلام کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ اے لوگو سلام پہیلاؤ کہانا کہلاؤ
صلہ رحم کرو رات کو نماز پڑہو جب لوگ سوتے ہون تم جنت مین جاؤگے اخرجہ الترمذی
وصححہ معلوم ہوا کہ یہہ سب کام اہل جنت کے ہین جو شخص یہہ کام نہین کرتا ہے وہ جنت سے
محروم رہیگا تمیم داری نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دین نام ہے
خیر خواہی کرنے کا کہا کسکی خیر خواہی فرمایا اللہ کی کتاب اللہ کے رسول اللہ کی امت اسلام کی
عام مسلمانون کی اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اللہ کی خیر خواہی یہہ ہے کہ اللہ پر ایمان
لاوے توحید کا اقرار شرک وکفر و نفی صفات کا انکار کرے قرآن بھی اللہ سچا لائے محارم
خدا سے بچے قرآن شریف کی خیر خواہی یہہ ہے کہ اوسپر ایمان لائے خدا کا کلام جانے حلال
وحرام پہچانے تلاوت کرے معنی سمجہے محکمات پر عامل ہو متشابہات پر ساکت کسی کے کلام کو
ماموم ہو یا امام مرید ہو یا پیر اوستاد ہو یا پدر امیر ہو یا فقیر عالم ہو یا مجتہد مطلق درویش
ہو یا شیخ وقت خدا کے کلام پر مقدم نرکہے رسول کی خیر خواہی یہہ ہے کہ متبع سنت ہو سنت
کیطرف بلاوے رائے و قیاس و تقلید رجال سے بچاوے علم حدیث کا اجلال کرے امت
کے قول وفعل کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل وسیرت پر ترجیح نہ دے
گو وہ امتی کتنا ہی بڑا رتبہ دین یا دنیا مین کیون نرکہتا ہو بلکہ جسکا قول وفعل و فتوی
واجتہاد و حکم قیاس بال برابر خلاف سنت صحیحہ وحدیث مطہر کے ہو اوسکو مردار سمجہکر پہینکدے

آنکھہ اوٹھاکر بہی اوسکو نہ دیکہے کہ کیا ہے ؏

بقول مصطفےٰ زائر ز رائی دیگران ماندم | | شہود یار مانع گردد از اغیار عاشق را

ائمہ اسلام کی خیر خواہی یہہ ہے کہ اونکی اطاعت کرے اونکا امر ونہی بجالاوے جب تک کہ اوس اطاعت مین نافرمانی خدا ورسول کی لازم نہ آوے اونکو نصیحت کرتا رہے بری بات سے روکے ظلم سے باز رکہے بغاوت وخروج نکرے امور خیر مین مثل جہاد وحفاظت سرحد اسلام وترویج ایامی وصغار وحفظ طرق وغیرہ امور ملکی ومالی احوال انتظامی مین مدد کرتا رہے خیر خواہی عام اہل اسلام کی یہہ ہے کہ جس مسلمان سے کام پڑے اوسکا برا نہ چاہے اوسکو اچہا مشورہ دے تقوی وبر مین اوسکی مدد کرے اثم وعدوان مین کسیکا شریک نہو فتنہ نہ اوٹہاوے اصلاح دارین چاہے امر بمعروف نہی عن المنکر کرتا رہے جس بات کو اپنے لئے روا رکہتا ہے اوسکو اوسکے لئے بہی روا رکہے جس امر کو اپنے لئے پسند نہین کرتا ہے وہ اوسکے لئے بہی پسند نکرے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اکثر وہ کام جو جنت مین لیجاتے ہین یہی تقوی اللہ کا اور حسن خلق ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے قرآن شریف مین جابجا ذکر تقوی کا آیا ہے متقی کو اکرم خلق ٹہرایا ہے مراتب تقوی کا ذکر رسالہ تقویۃ الایقان مین لکہا گیا ہے ادنی تقوی یہہ ہے کہ گناہان کبیرہ سے بچے سارے فرائض ادا کرے پہر اگر صغیرہ سے بہی بچتا ہے عبادت نفل بہی بجالاتا ہے تو یہہ اوسط درجہ ہے تقوی کا اعلےٰ درجہ یہہ ہے کہ کوئی حرکت وسکون وخاطر وحدیث نفس خلاف مرضی خدا ورسول کے نہو سر سے پاؤن تک آداب شریعت سے آراستہ زنگ دنیاداری سے پیراستہ ہو حسن خلق کہتے ہین تحمل ایذا کو ہاتہہ سے خلق کے نہ نری بشاشت ظاہری کو اگرچہ یہہ بشاشت وطلاقت وجہ بہی حکم حسن خلق کا رکہتی ہے یہہ حسن خلق ساتہہ صلحاء مومنین علماء محدثین عامہ صالحین ابرار متقین کے چاہئے نہ ساتہہ فساق فجار منافق وکفار کے انکے ساتہہ یہی خلق کافی ہے کہ انپر ظلم نکرے ان سے راہ ورسم نرکہے انکی ایذا دہی پہ صبر کرے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ تم

ہر کسی کو اپنا مال نہین دیسکے لکن یہہ تو ہوسکتا ہے کہ کشادہ روئی خوش خلقی سے ملو جلو اخرجہ ابو یعلی وصححہ الحاکم دوسری حدیث مین مومن کو آئینہ مومن کا بتایا ہے اسکو ابوداؤد نے باسناد حسن ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو اوسکے عیب پر آگاہ کردے بسطرح کہ آئینہ مین مونہہ دیکھنے سے سارا عیب صواب معلوم ہوجاتا ہے اسیطرح اگر کسی مسلمان مین کوئی نقصان دینی یا دنیاوی پاوے تو اوسکو اوس نقصان پر مطلع کردے کیونکہ آدمی کو اپنا عیب آپ نہین معلوم ہوسکتا ہے جیساکہ دوسرے کو معلوم ہوجاتا ہے ؏

	از صحبت دوستی برنجسم کو دشمن شوخ چشم بیباک		کاخلاق بدم حسن نماید تا عیب مرا بمن نماید

یہہ ادنی درجہ ہے صحت ایمان کا کہ جو شخص اسکو اسکے عیب پر آگاہ کردے اوس سے خوش ہو اوس بری بات کو ترک کردے مگر امرا و جہلا کا یہہ انداز ہے کہ جب کوئی اونکو نصیحت کرتا ہے یا اونکے عیب پر اونہین آگاہی دیتا ہے یہہ اوسکے دشمن جانی ہوجاتے ہین اوسکو ہر طرح کا نقصان پہونچاتے ہین یہہ علامت ہے قرب قیامت کی ورنہ عمدہ لوگون کا یہہ طریقہ رہا ہے کہ وہ خود اپنے عیبون کو تلاش کرتے رہتے تھے رات دن مین ایک وقت اپنے اقوال وافعال کا حساب لیتے تھے جو بری بات برا کام اپنے اندر پاتے تھے اوسکی اصلاح مین سعی کرتے تھے یہانتک کہ کسی دوسرے کی نصیحت کے محتاج نرہتے تھے ؏

ہر کہ خود تربیت خود نکند حیوان ست		آدم آنست کہ اورا پدر و مادر نیست	

جسکو یہہ بات منظور ہو کہ وہ اپنے عیبون پر خبردار ہو اوسکو ضرور ہے کہ رات دن مین کسی ایک وقت محاسبہ اپنے نفس کا کیا کرے کہ آج مینے کون کام اچھا کیا کون کام برا کیا اگر کوئی اچھا کام کیا ہے تو خوش ہو اگر برا کام ہوگیا ہے تو اوسکو برا جانکر توبہ کرڈالے آیندہ ارادہ باز رہنے کا کرے ولیکن اوس فعل کے ہونے سے ناخوش ہو لتعصب وجہالت نفس صند وقمات

قوم سے دور رہتے ہے ؎

خواہی کہ عیبہاے تو بر تو شود عیان		یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

ابن عمر کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے جو مومن لوگون سے خلط ملط رکھتا ہے ملتا جلتا رہتا ہی اونکی ایذا ہی وتکلیف رسانی پہ صبر کرتا ہے وہ اوس شخص سے بہتر ہے جو لوگون سے میل جول نہین رکھتا نہ اونکی ایذا رسانی پر صبر کرتا ہے اخرجہ ابن ماجۃ باسناد حسن معلوم ہوا کہ جلوت خلوت سے خلطت عزلت سے بہتر ہے مگر ہمراہ صبر کے صبر کا اجر بیحساب ہے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ دعا کی ہے کہ اے اللہ جسطرح تونے میری صورت اچھی پیدا کی ہے اسیطرح تو میری عادت وخصلت کو اچھا کردے اسکو احمد نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے ابن حبان نے صحیح کہا ہے ؛

خاتمۃ الرسالۃ

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے کہتا ہے مین ہمراہ اپنے بندے کے ہون جب تک کہ وہ میری یاد کرتا ہے میرا ذکر ہے دونون ہونٹ اوسکے ہلتے ہین اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے وصححہ ابن حبان معلوم ہوا کہ اللہ ہمراہ اپنے ذاکر کے رہتا ہے جب اللہ ساتھ ہوا تو اب اور کیا چاہیے سارے کام دین ودنیا کے بنگئے جو شخص خدا کو یاد نہین کرتا خدا اوس سے دور رہتا ہے پھر کون اوسکا مددگار ہوسکتا ہے معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نہین کیا کوئی کام ہی آدم نے زیادہ نجات دینے والا عذاب خدا سے مگر ذکر خدا اسکو طبرانی نے بسند حسن روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ذاکر کو خدا عذاب نکریگا دوزخ سے بالکل بچاوے گا حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جس مجلس مین کچھ لوگ بیٹھہ کر ذکر خدا کرتے ہین اون لوگون کو فرشتے آکر گھیر لیتے ہین خدا کی رحمت اونکو ڈھانپ لیتی ہے اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ متفق ہوکر مشغول ذکر ہونا بڑا اجر رکھتا ہے خواہ یہہ ذکر ادعیہ ماثورہ واذکار مسنونہ ہون یا درس تفسیر وحدیث تعلیم سنت مطہرہ کیونکہ بہی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جس مجلس مین ذکر خدا کا نہین ہوتا رسول خدا کا بھی

درود نہین بہیجا جاتا وہ مجلس دن قیامت کے اہل مجلس پر حسرت ہوگی اسکو ترمذی نے حسن
کہا ہے معلوم ہوا کہ آدمی کو ضرور ہے کہ کوئی مجلس محفل بے ذکر خدا و درود کے نہ چھوڑے
ورنہ پہر خوب ہی پچہتائیگا **فائدہ** حدیث ابوب مین مرفوعاً آیا ہے جسنے کہا دس بار
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اوسنے گویا چار بردے اولاد اسمعیل علیہ السلام کے
آزاد کیے متفق علیہ خیال کرو کہان یہہ چند کلمے کہان یہہ اجر کثیر یہہ محض خدا کا فضل ہے
ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے فرمایا جسنے کہا سبحان اللہ و بحمدہ سو بار جہڑ گئے گناہ اوس کے
اگرچہ برابر جہاگ دریا کے کیون نہون متفق علیہ مراد اس سے گناہ صغیرہ ہین یا کبیرہ بہی
جویریہ سے فرمایا مینے تیرے پاس سے جاکر چار کلمے ایسے کہے ہین کہ اگر تیرے سارے آج کے وظیفہ
سے تولے جاوین تو اونپر بہاری نکلین وہ کلمے یہہ ہین سبحان اللہ و بحمدہ عدد خلقہ
و رضا نفسہ و زنۃ عرشہ و مداد کلماتہ اخرجہ مسلم ابو سعید خدری نے
کہا آپنے فرمایا ہے باقیات صالحات ان کلمات کا کہنا ہے لا الہ الا اللہ و سبحان اللہ و اللہ
اکبر و الحمد للہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ اسکو نسائی نے روایت کیا ہے ابن حبان و حاکم
نے صحیح کہا ہے حدیث سمرہ مین ان کلمات کو سوا حوقلہ کے احب الکلام الی اللہ فرمایا ہے رواہ
مسلم حدیث ابی موسی اشعری مین لا حول و لا قوۃ الا باللہ کو ایک خزانہ بہشت کا ٹہیرایا ہے
یہہ حدیث متفق علیہ ہے نسائی نے اتنا اور بڑہایا ہے و لا ملجأ من اللہ الا الیہ نعمان بن بشیر
مرفوعاً کہتے ہین کہ دعا کرنا عبادت ہے رواہ الاربعۃ وصححہ الترمذی انس کا لفظ یہہ
ہے کہ دعا مغز ہے عبادت کا ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ دعا سے بڑہکر کوئی چیز نزدیک خدا کے
بزرگ تر نہین ہے اسکو ابن حبان و حاکم نے صحیح کہا ہے عمدہ ادعیہ وہ ہین جو اذکار نووی
نزل الابرار حصن حصین حزب اعظم مین لکھے ہین حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے کہ دعا درمیان
اذان و اقامت کے مردود نہین ہوتی یعنی خواہی نخواہی قبول ہوتی ہے اسکو نسائی نے روایت
کیا ہے ابن حبان وغیرہ نے صحیح کہا ہے اسجگہہ کے سوا اور بہت مواضع آئے ہین جہان دعا قبول

ہوتی ہے گنتی اون مواضع کی رسالہ زیادۃ الایمان مین لکہی گئی ہے سلمان نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارا رب کریم شرم دار ہے اوسکو شرم آتی ہے کہ اوسکا بندہ اوسکی طرف ہاتہہ پہیلاوے اور وہ اوسکے ہاتہون کو خالی پہیر دے اخرجہ اہل السنن وصححہ الحاکم معلوم ہوا کہ دعا ہاتہہ اوٹہا کر کرے تہہ بہی معلوم ہوا کہ دعا ضرور ہی قبول ہوتی ہے خواہ یہان یا وہان مگر جبکہ سچی اچہی نیت واخلاص کے ساتہہ ہو دل حاضر ہو یا داعی مضطر ہو داعی کا گوشت پوست مال حرام سے نہ بنا ہو طعام ولباس حرام مال کا نہو ورنہ خیر سلّا دعا کا ادب حدیث عمر مین مرفوعًا یہہ آیا ہے کہ بعد دعا کے دونون ہاتہہ مونہہ پہ پہیر لے اخرجہ الترمذی فائدہ فرمایا سب سے زیادہ قریب مجہہ سے دن قیامت کے لوگون مین وہ شخص ہوگا جو مجہہ پر بہت درود بہیجتا ہے اخرجہ الترمذی وصححہ ابن حبان اس حدیث مین فضیلت ہے درود پڑہنے کی سب سے زیادہ درود خوان اس امت مین گروہ اہل حدیث کا ہے سوا وظیفہ معمولی درود شریف کے ہمیشہ ہر کتاب حدیث بوقت درس حدیث کے ہر حدیث کے ہمراہ صیغہ درود کا انکے مونہہ وزبان سے نکلتا رہتا ہے اتنا شغل درود کا کسی فقہ خوان رائے پرست قیاس دوست اجہا ولپسند کو نہین ہوتا صیغے درود کے بہت ہین سب سے بہتر صیغے وہ ہین جو صحیحین مین آئے ہین یا وہ صیغہ جو بعد التحیات کے اندر نماز کے پڑہا جاتا ہے اگر اوسکو پڑہے تو سلام پڑہا لے اسلیے کہ اوس صیغہ مین ذکر سلام کا بسبب ادا ہو جانے سلام کے صیغہ تشہد مین نہین ہوا ہے نزل الابرار مین جملہ صیغہاے ماثورہ لکہدیے گئے ہین فضائل درود کے بے حساب ہین جنے سب وظیفے چہوڑ کر درود کا وظیفہ اختیار کیا سمجہو کہ اوسنے سارے کام دین ودنیا کے بنا لیے والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے کہ ہمنے جو کچہہ پایا طفیل مین اسی درود شریف کے پایا ہے فائدہ صیغہ سید الاستغفار کا حدیث شداد بن اوس مین مرفوعًا یون آیا ہے اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت

دعا مین ہاتہہ اوٹہانا ف

ف سید الاستغفار

ابوء لك بنعمتك علی وابوء لك بذنبی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت
اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اس صیغے کی بڑی فضیلت اور حدیثوں مین آئی ہے ابن عمر
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات کو صبح وشام ترک نکرتے تھے اللھم انی
اسألك العافیة فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن
روعاتی اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی
واعوذ بعظمتك من ان اغتال من تحتی اسکو نسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے حاکم نے
صحیح بتایا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یہہ دعا مانگتے تے اللھم انی اعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافیتك و
فجاءة نقمتك وجمیع سخطك اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ ان چارون چیزون سے مسلمان
کو پناہ مانگنا چاہیے ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ یہہ دعا بھی کیا کرتے تھے اللھم انی
اعوذ بك من غلبة الدین وغلبة العدو وشماتة الاعداء رواہ النسائی وصححہ
الحاکم بریدہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ وہ یون کہتا
ہے اللھم انی اسألك بانی اشھد انك انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فرمایا اسنے سوال کیا اللہ کے ایسے نام کے ساتھ
کہ جب وہ نام لیکر کچھہ مانگا جاوے تو ضرور ہی ملے تیب اوس نام کو لیکر پکارین تو دعا قبول ہو
اخرجہ الاربعة وصححہ ابن حبان انس کہتے ہین اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی یہہ تھی ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار متفق
علیہ یہہ دعا اصل مین ایک آیت ہے قرآن شریف کی اسکے سوا قرآن مبارک مین اور بہت ادعیہ
زبان انبیاء علیہم السلام سے نقل کیے گئے ہین حزب اعظم ونزل الابرار مین یکجا ترتیب وار مذکور
ہین بعد ان ادعیۂ قرآنیہ کے سب سے بہتر وہ ادعیہ ہین جو بسند صحیح مرفوع متصل رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تک منقول ہین کوئی مطلب دین ودنیا کا ایسا نہیں ہے جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم نے خدا سے مانگا ہو کوئی گروہ دارین ایسا نہین ہے جس سے خدا کی پناہ چاہی نہو اسلیے آدمی جب دعا کرے تو انہین ادعیۂ قرآنیہ و سنیہ پر اکتفا کرنا کفایت کرتا ہے علماء و مشائخ کے کلام کو وظیفہ ورد ٹھیرانا کیا ضرور ہے گو وہ کلام اونکا خلاف مقصد اسلام نہو لیکن افضل کلام کے ہوتے ہوئے کلام مفضول کا اختیار کرنا دلیل ہے قلت فہم و سلیقہ کی حدیث ابی موسی اشعری مین ایک دعاء نبوی یہہ آئی ہے اللھم اغفرلی خطیئتی وجھلی واسرافی وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفرلی جدی وھزلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیئ قدیر یہہ حدیث متفق علیہ ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کو آپنے یہہ دعا سکھائی تھی اللھم انی اسألک من الخیر کلہ عاجلہ واجلہ ما علمت منہ وما لم اعلم واعوذ بک من الشر کلہ عاجلہ واجلہ ما علمت منہ وما لم اعلم اللھم انی اسألک من خیر ما سألک عبدک ونبیک واعوذ بک من شر ما عاذ بہ عبدک ونبیک اللھم انی اسألک الجنۃ وما قرب الیھا من قول او عمل واعوذ بک من النار وما قرب الیھا من قول او عمل واسألک ان تجعل کل قضاء قضیتہ لی خیرا اخرجہ ابن ماجۃ وصححہ ابن حبان والحاکم سبل السلام مین لکھا ہے کہ یہہ حدیث متضمن ہے ہر دعاء خیر دنیا و آخرت کو اسمین استعاذہ ہے ہر شر سے سوال ہے ہر خیر کا طلب ہے جنت کی پہنچنا ہے دوزخ سے ہر شخص کو چاہیے کہ یہہ دعا اپنے گھر والون کو سکھا دے انتہے مین کہتا ہون جسنے یہہ دعا کی اوسنے گویا جہان بھر کی دعا مانگی باوجود اس اختصار کے کوئی خیر و شر دنیا و آخرت کا ایسا نہین ہے کہ جسکا سوال یا جس سے پناہ مطلوب ہو مگر وہ اس دعا مین داخل ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جو محبت عائشہ صدیقہ سے تھی وہ سبکو معلوم ہے اسلیے یہہ دعا جو اونکو تعلیم فرمائی سب دعاؤن سے زیادہ جامع ہے آدمی ہر طرح جسکے ہوتے ہین ایک وہ لوگ ہین جو رات دن عبادت و دعا کیا کرتے ہین اونسے کوئی دعاء ماثور فوت

نہین ہوتی اکثر وقت اونکا اسی عبادت ودعا مین گزرتا ہے ایک وہ لوگ ہین جنکو فرصت زیادہ
دعا کرنے کی نہین ملتی ہے فکر معاش یا شغل پرورش اولاد یا افکار خاطر گیر رہتے ہین سو
ایسے اشخاص وعورات کے لئے یہہ دعا نہایت مفید وکافی وشافی ہے زیادہ نہو سکے تو یہی دعا
کیا کرین تعدد تسبیح تہلیل تحمید تکبیر حوقلہ استغفار پر قانع ہون تاکہ بالکل ذکر ودعا سے محروم
رہکر حسن عاقبت سے محروم نرہین ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے دو کلمے ہین رحمن کو محبوب زبان پر سبک وآسان میزان مین بھاری وہ کلمے یہہ ہین
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا
ہے خیال تو کرو کہ یہہ کلمے کہنا کتنا آسان ہے اسکا اجر کتنا بھاری ہے لفظ بخاری کا حدیث
مرفوع ابی ہریرہ مین یون آیا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے مین نزدیک گمان اپنے بندے
کے ہوں مین اوسکے ہمراہ ہون جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اگر یہہ ذکر جی مین کرتا ہے تو مین اوسکو
اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر لوگون مین بیٹھکر کرتا ہے تو مین ذکر اوسکا ایسے گروہ مین
کرتا ہون جو اوسکے گروہ سے بہتر ہے وہ اگر طرف میرے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے تو
مین اوس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہون اور جو وہ ایک ہاتھ طرف میری آتا ہے تو مین ایک
باع طرف اوسکے جاتا ہون اگر وہ چلکر آتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑکر جاتا ہون اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکر دو طرح پر ہوتا ہے ایک جی مین ایک زبان سے جی کے ذکر کو
فکر بھی کہتے ہین زبان کے ذکر کو ذکر لسانی بولتے ہین سو ہر مسلمان کو چاہئے کہ دونون
طرح کا ذکر کیا کرے کبھی دل سے کبھی زبان سے جہان سنت صحیحہ مین ذکر جہر آیا ہے وہان
جہر کرے جس جگہہ اخفا آیا ہے وہان اخفا کرے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ لا یزال
لسانك رطبا من ذکر اللہ چاہئے کہ تیری زبان ہمیشہ ذکر خدا سے تر رہے کبھی نسوکھے
فائدہ ایک شعبہ ذکر فکر کا یہہ ہے کہ جب کوئی گناہ سامنے آتا ہے تو بندہ خدا سے ڈرکر
خدا کو یاد کرکے اوس گناہ کرنے سے باز رہتا ہے سو یہہ ذکر بہت نافع وعمدہ ہے ذکر سا نکلا

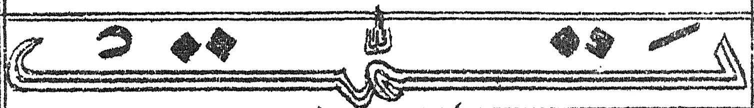
یہہ فائدہ ہے کہ ایسے ذاکر کے موہنہ سے کوئی بری بات نہین نکلتی نہ شرم کرتا ہے کہ جس موہنہ
سے مین خدا کا نام لیتا ہون اوسی زبان سے کلمۂ فحش و دشنام حرف بیحیائی سخن ناسہوا کسطرح نکالون کسطرح
غیبت و تبرا کرون کیونکر جہوٹ بولون سو یہہ ذکر و فکر اوسکو ہر معصیت ظاہر و باطن سے بچا کر
نجات آخرت بخشتا ہے وہ بڑا بہنا ہے جسکو خدا نے توفیق اپنے ذکر و فکر کی بخشی ہے ہدایت
دعا کرنے کی دی ہے گو تہوڑی ہی دیر یہہ کام کیون نکرے وہ بڑا بد نصیب ہے جسکا سارا وقت
واہیات باتون نکمے کامون مین گذر جاتا ہے کبہی نہ ذکر کرتا ہے نہ فکر نہ دعا نہ توبہ نہ استغفار
ایسے شخص کے خاتمہ کا خدا ہی حافظ ہے **فائدہ** انبیا علیہم السلام معصوم تہے اون سے کبہی
کوئی گناہ کبیرہ نہوا لکن ہمیشہ ذکر خدا کرتے خدا سے دعا مانگتے توبہ و استغفار مین مشغول رہتے
تہے اس کام سے اونکے درجات ہمیشہ بلند ہوتے ہین ترک ذکر و دعا سے ایکطرح کی بے پروائی
خدا سے ثابت ہوتی ہے ترک توبہ و استغفار مین تمرد و سرکشی نکلتی ہے جسکو ایسا مالک ملے کہ جب
اوسکی طرف ذرا سا جہکو تو وہ زیادہ تر جہکے جب اوسکی طرف چلو تو وہ دوڑ کر آوے پہر بہی شخص
اوسکی قدر و منزلت نسمجہے تو سمجہو کہ سخت بد بختی ہے مالک کیا کرے اوسنے تو سب کچہہ کہدیا وعدہ بہی
کر لیا اب اگر یہہ نالایق طالب خیر نہین ہے تو یہہ جانے اسکا کام جانے رسالہ محو الحوبہ
مین فضائل توبہ و استغفار کے لکہے گئے ہین کوئی نعمت بعد ذکر و دعا کے توبہ کرنے سے بڑہ کر
نہین ہے وہ کون انسان ہے جس سے کوئی خطا و قصور یا سہو و نسیان نہین ہوتا پہر ترک کرنا
توبہ و استغفار کا کیا ادنی فضیلت توبہ کی یہہ ہے کہ تائب و متقی نزدیک خدا کے برابر ہو جاتے
ہین حدیث شریف مین آیا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ جسنے گناہ سے توبہ کی وہ
مانند بے گناہ کے ہو گیا خیال تو کرو ایک شخص کی عمر مثلاً طہارت و تقوی مین گذری وہ ہمیشہ
ادائے فرائض ترک کبائر مین مشغول رہا کبہی کوئی گناہ اوس سے صادر نہوا سب سے زیادہ
بہتر گنتی نزدیک خدا کے ٹہیرا دوسرا یہہ شخص تہا جو ہمیشہ گناہ کرتا رہا کوئی گناہ بڑا چہوٹا اس سے
نہ بچا جسکو اوسنے نہ کیا ہمیشہ گرفتار شہوات و لذات رہا کوئی نیکی اس سے نہوئی کسیطرح کی عبادت

نہ کی مگر جب سمجھ آئی تو خدا سے ڈر کر توبہ کر ڈالی نادم ہوا پشیمانی ظاہر کی دل کو اس بات پہ مضبوط
کر لیا کہ اب مین ہرگز پاس کسی گناہ کے نجاؤنگا مرتے دم تک ارد گرد کبایر و محرمات کے نہونگا
زبان سے الفاظ توبہ کے نکالے دل سے اخلاص ظاہر کیا استغفار پڑہی بس مجرد اس توبہ
پر سارے اگلے پچھلے قصور اوسکے خاک مین ملگئے نیہہ برابر اوس متقی کے ٹہیر گیا اب ان دونون کا
انجام ایک ہی طرح پر ہوگا دنیا مین باغواے نفس و شیطان چندے مبتلا رہا تہا لذات فانی کام آ
چکہا تہا اب لذات آخرت کو بے عمل سابق کے بوجہ توبہ و استغفار لاحق و اصلاح آیندہ کے مفت
مین تہوڑی محنت کرکے لے بیٹہا اس سے زیادہ اور کیا خوش نصیبی ہوگی مگر افسوس ہے کہ لوگ قدر
اس نعمت کی نہین جانتے عمر گران بہا اوقات عزیز کو رایگان غفلت مین بسر کرتے ہین بہت ہوا تو اس
بات کے امیدوار و منتظر رہتے ہین کہ مرنے سے پہلے آخر عمر مین توبہ کر لینگے مانا کہ تم توبہ کر لوگے
مگر اسکا بند و بست بہی تو کر رکہو کہ آخر عمر مین کہین ایسا نہو کہ موت سے پہلے تمہارے ہوش حواس
درست نرہین تمکو اپنا ارادہ یاد نہو ادا ے وعدہ کی قوت باقی نرہے کیونکہ موت ہر انسان کو
یکایک آتی ہے کہکر نہین آتی معلوم ہی نہین ہوتا کہ وہ اس مرض مین مریگا یا نہین بلکہ امید زندگی
ہی کی رکہتا ہے پہر کسی کو مرگ مفاجات آگہیرتا ہے کسی کی زبان بند ہوجاتی ہے کسیکو چند روز
پہلے سے بیہوشی رہتی ہے کسیکو لقوہ فالج مار جاتا ہے عقل بیکار ہوجاتی ہے کسیکو مرض مالیخولیا
یا جنون گہیر لیتا ہے غرضکہ صدہا آفات ہین جو مرگ سے پہلے انسان کو لگ جاتے ہین سو جب یہہ
بات یقینی ٹہیری تو پہر تاخیر کرنا فساق فجار کا توبہ و استغفار مین اس امید و انتظار پر کہ جب
طاقت کسی گناہ کی باقی نرہیگی مرنے کا یقین حاصل ہوجاویگا تب کہین توبہ کر ڈالینگے محض
ایک وسوسہ شیطانی ہے خدا کو شاید تمہاری نجات و مغفرت منظور نہین ہے جب تو تمکو یہہ تاخیر
پسند آئی ہے ورنہ وہ توبہ کس کام کی ہے کہ جب قوت گناہ کرنے کی جاتی رہی اپاہج بیکار نکمے
ہوکر رہ گئے تب ارادہ توبہ کا کیا اوسوقت تو تم اگر گناہ کرنا بہی چاہو گے تو بہی نہین کر سکتے
یہہ خدا سے دل لگی ٹہیری مسخراپن ہوا ورنہ ایسے وقت مین کیون توبہ نہین کرتے ہو کہ سبطرح کی

طاقت گناہ قدرت معصیت حاصل ہے ناطق نے کیا خوب کہا ہے ؎

توبہ از بادہ در آغاز جوانی کردم | اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

الحمد للہ تعالےٰ کہ یہہ رسالہ ایک اسبوع مین بماہ جمادی الاخری ۱۳۰۱ ہجری کو ختم ہوا اللھم ربنا وفقنا لصالح الاعمال وجنبنا عن سوء الاخلاق والادواء والافعال واھدنا الی طریق التوبۃ والاستغفار واحفظنا عن جمیع المھلکات والموبقات وشرور وقبائح الافکار رب اغفرلی وتب علی انک انت العزیز الغفار ۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحبہ الصغار والکبار فقط.



خاتمۃ الطبع سبیل الرشاد از حکیم مولوی سید اعظم حسین صاحب مصنف بلوچی ملازم ریاست بھوپال

الحمد للہ والمنۃ کہ یہہ رسالہ نافعہ ہدایت نشان افادت عنوان کہ انسان کو قواعد حسن معاش بتلاتا ہے اور مومن کو مبادی مقاصد ضروریۂ تدبیر منزل سکھاتا ہے خاص اردو زبان عام فہم فیض رسان موسوم باسم سامی **سبیل الرشاد لما یحتاج الیہ العباد** تازہ تالیف حضرت ہمایون رتبت شہسوار عرصۂ امامت جابک خرام میدان ہدایت چشم و چراغ دودمان مصطفیٰ آب و رنگ بوستان آل عبا استقامت کردار ارشاد رفتار کرامت کیش سعادت اندیش ہنت مآب درایت نصاب گنجینۂ تحقیق آئینۂ تدقیق مہبط انوار مظہر اسرار مصباح علوم معراج فہوم حاتم کرم سنجر حشم جناب مستطاب معلی القاب **والا جاہ امیر الملک نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر** دام لہ المجد والتفاخر بزمانۂ حکمرانی رئیسہ والا شکوہ ملیکۂ عدالت پژوہ مہر رونق ہنگامۂ شہریاری زیور ناظرۂ کامگاری بستان آرای جاہ و جلال محفل طراز بذل و نوال آبروی ریاست آرزوی امارت عصمت پسند سیادت پیوند ارجمندی آثار فرخی کردار

علیا حضرت عالی علم جناب **نواب شاہجہان بیگم** کروان آف انڈیا رئیس والاور اعظم طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند و رئیسہ بہوپال ادامہا اللہ بالعز والاقبال باد ارت خان امانت نشان مودت اثر لیاقت گہر محمد احمد خان صوفی اعانہ اللہ القوی مطبع مشہور نام مفید عام واقع ندرت آباد اکبر آباد مین بتصحیح تمام و حسن اہتمام طبع ہو کر مطبوع اعلام و منظور نظر ہر خاص و عام ہوا

قطعۂ تاریخ

صدر صادق مقال والا جاہ — آفتاب جہان دانش وداد
گرم تعمیر ہو جو عزم اوسکا — عرصۂ تسعین ہو مثل چین آباد
اوسکے عمان علم کے آگے — نیم قطرہ ہے دجلۂ بغداد
مرد ثابت قدم کو خلوت مین — رہنماے طریقۂ اوتاد
رند میخوار کو ہدایت سے — سیرت آموز فرقۂ زہاد
مستفید اوسکے علم سے یکسان — طفل مکتب نشین ہو یا استاد
اوسکے چہرہ کی تاب سے دیکھے — روے اسرار کور مادرزاد
عدل سے اوسکے باغ عالم مین — سبزہ یکسر برابر شمشاد
چشمۂ آب قہر سے اوسکے — گرم مانند کورۂ حداد
لطف سے سر بسر رعایا کو — جانتا ہے برابر اولاد
عود کرتا ہے ماہ فروردین — اوسکی اقلیم مین بسان خرداد
بینواؤن پہ اوسکی ہمت سے — میوہ افشان مدام نخل مراد
عزم اوسکا کمر جہان باندہے — نرم مانند موم ہو فولاد
مصر اوسکے نوال سے خرم — ہو اگرچہ زمان سبع شداد
ہے دلیل اوسکی رہنمونی پہ — یہ سبیل الرشاد طرفہ سواد
وہ رسالہ کہ سیکہ لین اوس سے — طرز حسن معاش اہل معاد
وہ قواعد کہ حاصل اوس سے کرین — علم نافع بقدر استعداد

گر ہو پابند ان مضامین کا
جس جگہ ہو صلاح کار او سیر
انتخاب صحائفِ سنت

روستائی کرے نظام بلاد
دخل وان کر سکے نہ شر و فساد
مغزِ علم ہدایت و ارشاد

سال از روے انتخاب لکھا
شاہراہ رشاد بہر عباد ۱۳۰۲ھ

فہرست سبیل الرشاد لما یحتاج الیہ العباد

صحت نامہ سبیل الرشاد

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴	۱۰	توحید	تولید	۶۵	۱۱	تمل	تحمل
۹	۲۰	زران	قرآن	۶۷	″	تصرر	تضرر
۱۳	۱۸	گناہون	گناہون	۷۱	″	یسن	یسٓ
۲۱	۲	جو	جو	۷۹	۲۱	سنجرہ	شجرہ
″	۱۶	روں شدا	رسول خدا	۸۰	۱۱	انبیار	انبیاء
۲۵	۴	گہاگرے	کہاگرے	۸۱	۱۳	یازیادہ	یازیادہ
۳۱	۳	ورواہ	رواہ	۹۰	۱۶	اس	اس
۳۲	۷	کمخواب	کمخاب	۹۴	۳	متبعا	متبعین
۳۶	۱۸	نگلین	نگین	۱۰۴	۹	ابرو	آبرو
۳۸	۲۰	ڈارڑی	ڈاڑہی	۱۰۵	۱۱	امراد	امراد
۵۳	۳	یغمایس	یغرس	۱۰۶	۲	ونڈیل	ڈنڈیل
۵۵	۱	بی بالغہ	بالغہ	۱۰۷	۱	داؤد	ابوداؤد
″	۲۰	بائن	مغلظہ	″	۱۸	فخر	فقر
۵۶	۱۴	غلام	حجّام	۱۰۸	۱۱	امت	ایمہ
۵۸	۱۷	زندہ	مخفی زندہ	۱۱۰	۱۰	گردے	گردے
۶۴	۱۶	تنفاس	نفاس	۱۱۴	۵	خلقی	خلفی

